[illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ

مثنوی لوح محفوظ

مرتبۂ فصاحت شعار زبدۃ الابرار عمدۃ الاخیار

مادح ائمہ اطہار شاعر شیریں گفتار سلالۃ السادۃ

الاطیاب خلاصۃ الانجاب جناب سید فیروز علی مرحوم

متخلص بہ آثر رحمہ اللہ خالق البشر

در سنہ [illegible] ہجری

بحلیۂ طبع مزین گشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہان اے اثر حمد رب جلیل
کہان اے اثر فکر عبد ذلیل

کجا عقل ناقص کجا کنہ ذات
کہ ہے عقل کل محو کار صفات

اگر پاو مین عمر خضر ہو تمام
یہ منزل نہ کاٹے کٹے ایک گام

جہان کے قوی ہیکل و پیل زور
ہین اس راہ مین اک خط پاے مور

کہان طبع نازک کہان وہ جلال
ہما خود ہے بال مگس پر و بال

زبان آوران جہان کہہ گئے
مگر آخر کار رہ رہ گئے

سوا عجز کے اور چارہ نہین
تعلی کا یارون کو یارا نہین

میں اک بندۂ ہیچکارہ ذلیل — وہ اک قادر کارسازِ جلیل

کہاں نعمتیں خاص عامی کہاں — عیاں ہی عیاں ہر اچہ سازم بیاں

کیا خانہ زاد نبیؐ و علی — کہوں کیا جو عزت غلامی میں دی

کچھہ آئینۂ دل میں ملحوظ ہی — بغل میں عجب لوحِ محفوظ ہی

گناہوں پہ حبِ علی چھا گئی — کہ اک آگ تھی لکڑیاں کھا گئی

فدای جناب علی ولی — شب و روز میں میر ماں باپ بھی

کہ تا قائم پاک آلِ عبا — امام زمان خاتم الاوصیا

مسیحا نفس ہیں میں اک جاں بلب — میں اک مور ہوں وہ سلیماں ہیں سب

مسیحا کجا و سلیماں کجا — گدا کو کہاں رتبۂ بادشا

کہ سب کرتے تھے انبیاے سلف — رجوع مہمات انکی طرف

ہمیں تو کیا رکھ لی عرفان میں بات — وہ کیا تھے نکرتے جو یہ التفات

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ حب علی یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب ۱۲

غلط اک بھی دامِ تردد میں تھے
ہدایت کے عقدے انہیں سے کھلے

نہیں سے آشنا ...
کریں بقدر شکر ہی کم سے کم

کریں کچھ عبادت کا حق ادا
کہ ادائے فرائض ہی شرطِ وفا

شیاطین سے ایمان بچاتے ہیں
ہمیشہ غم و رنج کھاتے رہیں

خصوص اس زمانے کا ہی وہ شعار
کہ مسدود ہی باب ہر کاروبار

امامِ زمان تک رسائی نہیں
یہ دو چار دن کی جدائی نہیں

زمانہ ہی فساق و فجار کا
زمانہ ہی حکام غدار کا

وہ ہی خلط ایسے کہ شیعہ عوام
بلا قید ہیں وقف فعلِ حرام

اگرچہ مسائل ہیں کچھ جانتے
پر احکام اکثر نہیں مانتے

جو غائب ہوئے ہیں امامِ زمان
تو برباد ہی کاروبارِ جہان

خصوصاً یہ اقلیم ہندوستان
نہیں لائقِ مسکنِ دوستان

تجاہل ہے بعضے بشر کا شعار ۔ تغافل میں کٹتی ہے لیل و نہار
نہ فکر آج کی کچھ نہ کل کی خبر ۔ دم نزع کی سختیان الحذر
نہ پیش نظر قبر کی روئداد ۔ نہ برزخ کی پروا نہ خوفِ معاد
نہ غیبت سے افسوس کچھ رسم و راہ ۔ نہ رجعت سے آگاہ گمراہ آہ
لہٰذا سمیِ امامِ ہدیٰ ۔ ولی خدا خامسِ اوصیا
جنھین مجلسی کہتے ہین خاص و عام ۔ کلام اونکا بے مثل ہے لا کلام
رسالہ ہین رجعت مین اک لکھ گئے ۔ خرد نے کہا نظم کر تو اوسے
مگر ہند کے روزمرے مین ہو ۔ کہ دیکھین سنین سب مضامین کو
جو دیکھے تو حاصل ہدایت کرے ۔ خدا کا نہ کفرانِ نعمت کرے
الٰہی بحبِ نبی فاطمہ ۔ آخر کار بالخیر ہو خاتمہ
دمِ پنجتن ہو دمِ واپسین ۔ کرے فضل و رحم ارحم الراحمین

سنو گفتگوے دل دوستان | سنو رجعت پاک کا یہ بیان
کہ مشرق سے آتا ہی جمع کثیر | مسخر کریگا زمین و زمان
رہیگا مگر قائم آل کی | رکاب سعادت مین جان بازیان

گروہ محدث مین جو ایک ہی | زمانے کے نیکون مین جو نیک ہی
کہ جسکا ہوا آب و گل اتقا | بالاتقاء و بالعلم و بالاتقا
محمد ہی وہ شیخ عالی گہر | سمی خلیل خدا کا پسر
نگہبان دین رسالت مآب | غرض اوسکی غیبت مین ہی اک کتاب
زبانی بو خالد کابلی | سند معتبر اوسمین ہی اک لکھی
کہ ابن علی خامس اوصیا | یہ اکبار ارشاد فرما ہوا

حضرت امام محمد باقرؑ

کہ گویا ہم اب آشکار و عیان | ہین اوس قوم کو دیکھتے بیگمان
کہ مشرق سے آکے فی الواقعی | کرین دعوتین دین اسلام کی

سنی النبی کر دین مخلوق جب — مکرر کرین دین حق وہ طلب

پر اس ختم حجت کے من بعد بھی — نمانین کسی طرح پھر مدعی

بڑھے رد و انکار مین جب سخن — تو اک قلزم قہر ہو موج زن

غضب کے اوٹھین جوش اوس قوم سے — دلیرون کو دین حق جو جنگ کے

جو برہم ہون یہ شیر اللہ کے — ہرن ہون ابھی ہوش روباہ کے

بدل جائین تیور جو اوس قوم کے — تو خود دارون پست ہون جو صلح کے

سر معرکہ ہون جو تیغین علم — رہے منکر دین کا نہ پھر دم مین دم

دلیران دین جب کہ ہون خشمگین — تو مخذول ہو ہو کے سب اہل کین

کرین دین حق بھی اگر اختیار — نہ پائین امان الامان زینہار

کرین تا بہ رغبت نہ باغی قبول — کہ فرمانروا ہون یہ قدرت کے پھول

مگر متبع فی الحقیقت بنین — تو وہ پادشہ ہے رعیت بنین

جوانانِ جنت میں تو ہیں سعید / یقیناً بلطفِ خدا ہیں شہید

زمانے میں اوس دن سے شام و پگاہ / اوسی قوم سے ہونگے سب بادشاہ

کسی کو نہ دینگے وہ یہ تخت و تاج / سلاطین عالم سے لینگے خراج

مگر ہاں جنابِ امامِ زمان ع / ہوں جس وقت رونق فزاے جہان

کریں سلطنت شہ کو تفویض سب / بصد اطاعت بصد ادب

سنو اک روایت میں تازہ کہوں / یہ میں نے سنا ہے کہ پہلے یہاں

کریں بادشہ آٹھ پیہم خروج / کئی بد کئی نیک تن حکمران

کریں پھر امامِ زمانہ ظہور / کہ ہو وہ شہنشاہ عالم نوان

اوسی نسخے میں شیخ موصوف نے / روایت یہ ہیں معتبر لکھ گئے

کہ ابن محمد شہِ بحر و بر (امام جعفر صادق ع) / امام ششم کہتے ہیں غور کر

کہ اک روز سبطِ پیمبر حسین ع / شفیع امم سرور مشرقین

یہ گویا ہوئے باپ سے یا علیؑ
زمانے سے کب ہونگے خارج شقی

کہا اس جہان کو نہ پروردگار
کرے پاک کفّار سے زینہار

یہانتک کہ جاری ہو خونِ حرام
بہت اس زمین پر دمِ صبح و شام

پھر ابنِ عمِ سیّد الانبیا
یہ تفصیل ارشاد فرما ہوا

کہ اولاد سفیان و عباسیان
فلان و فلان و فلان و فلان

جہان مین ہون فرمانروایان جور
جہان تک ہے خلق مین اونکا دور

شقی ظلم پر چست باندھین کمر
کرین نیک و بد کو وہ زیر و زبر

جو سب کر چکے شرح المختصر
تو فرمایا حیدر نے جانِ پدر

کہ جب دم خروج اک کرے پادشاہ
خراسان سے باشوکت و فر و جاہ

تو اوّل وہ ملتان و کوفے مین آئے
مسخر کرے اپنے قبضے مین لائے

پھر ابناے کاوان کا وہ ملک لے
جزیرہ جو ہے متصل بصرے کے

چڑھے ایک ہم مین سے گیلان پر
معین اوسکے ہو جائین اہلِ ابر

کرین اہلِ دیلم بھی اوسکی مدد
ادہر کی ہے اک استرآباد حد

پئے خاطرِ جان فرزندِ ما
کشاید ترکان نشان جابجا

غرض خوب اطراف عالم مین پھر
یہ اخبار ہو جائین جب منتشر

زمانے مین برپا ہو جنگ و جدال
ہر اک سمت فتنہ ہر اک سو قتال

یہانتک کہ بصرے مین ہو قتل عام
رہی صبح ہو صبح اور شام شام

کرے پھر خروج اور اک بادشاہ
شہنشاہ دین رتبہ و عز و جاہ

تو پھر بابِ علمِ رسولِ خدا
علیِ ولی سید الاوصیا

مفصل یہ احوال سب کہہ گئے
مگر راوی سے مضمون کچھ رہ گئے

مگر کہتے ہین شیخ موصوف نے
کہا پھر سنا سطرح شاہ سے

لشکر مہیا ہون جب فوج فوج
تلاطم کی ندی چڑھے موج موج

کرے قتل فوج اپنے فرزند کو — تو ناگہ پھر اک بادشہ اور ہو

کہ دعوی کرے خونِ مقتول کا — تہِ تیغ ہو جائین سب اشقیا

غرض تھوڑی مدت کے مابعد پھر — وہ غائب کہ ہین جسکے سب منتظر

امامِ زمان سیدِ کائنات — سمی نبی شاہراہِ نجات

بہت جسکے مقدم کا مشتاق ہین — جدائی مین دنرات ناچاق ہین

مگر بیشتر ہونگے ناقدردان — تفو باد بر ہیچو اہلِ زمان

کہ غفلت امامِ زمان سے کرین — زیان اپنا ایمان و جان سے کرین

نہ سمجھین فضائل کو اوسکے جہول — کہ اوقات ضائع کرین بو الفضول

جو اہلِ جہان اوسکے قائل ہون — شرف دین و دنیا کے حاصل ہون

کہ ہے سید انس و جان خود امیر — جہان مین پناہِ صغیر و کبیر

کہ ہے خاصۂ حضرتِ ایزدی — فضیلت اوسے جملہ عالم پہ دی

رسالت ہوئی مصطفےٰ پر تمام
امامت ہوا وس پیشوا پر تمام

علیؑ ولی نے جو پھر کی نظر
نشہ کربلا سے کہا اے پسر

نظیر اوسکا ہوگا نہ انصاف مین
مکرر ہوگا وہ تیرے اخلاف مین

صفت اوسکی ممکن نہین اے حسینؑ
نہین مثل اوسکا کہین اے حسینؑ

میان دو رکن حریم خدا
کرے وہ ظہور اے شہ کربلا

بہت کم ہون اوسوقت مردان دین
زمانے مین ہمراہ سلطان دین

وہ ہوسب پہ غالب مگر سربسر
جو قوم نبی جان جو نوع بشر

جہاد اوسکا ہو قاف سے تا بقاف
کہ روے زمین کافرون سے ہو صاف

زہے رتبۂ بندۂ خوش نہاد
کہ اوس عہد مین ہو شریک جہاد

حضوری مین حاضر ہو بیساختہ
رہے وہ رفاقت مین جان باختہ

کرین جبکہ سرکش اطاعت مین فرق
کرے آپ آہن مین اون سبکو غرق

یہان تک ترقی ہو اسلام کی — نہ باقی رہے کفر کا نام بھی

سنو نکتہ پرداز سرِّ خفی — حقیقت کرون اس جگہ کچھ بیان

بیانِ حروف سر سورہ ہا — جو قرآن مین وارد ہین معنی نہان

حدیثون مین وارد ہوا ہی تمام — مگر سب یہ ظاہر ہین دشواریان

ثقہ مین ثقاتِ محدث مین ایک — محمد بنِ شیخ مسعود نیک

یہ تفسیر مین اپنی ہین لکھ گئے — لبید خردمند کے باپ سے

کہ فرزند بیمار دشتِ بلا — سمیِ جنابِ رسولِ خدا

ملقب بہ باقر علیہ السلام — یہ ارشاد فرماتے ہین وہ امام

کہ وہ حرف حرف انتخاب — جو ہین اوّل سورہ ہاے کتاب

مرکب جو زنہار ہوتے نہین — مقطع جنھین کہتے ہین اہل دین

ہی اونمین نہان علم بے انتہا — وہ ہین حاملِ سرِّ قدسِ خدا

ہوا جبکہ نازل الٓمٓ
میانِ کتابِ خدائے علیم

بقر مین مع نُہ حروف یسین
تو اعدا دسے اوسکے یون ہی مبین

قولہ تعالیٰ ذلک الکتب

رسالت محمد کی ظاہر ہوئی
باکنافِ عالم خفی و جلی

یہ نورِ حقیقت ہوا جلوہ گر
ہوا نخلِ ایمان ہر اک بار ور

زبان زد شہادت ہوئی بالتمام
قوی ہو گیا دینِ خیر الانام

مگر خلق آدم سے اوس وقت تک
کہ پیدا ہوئے شاہِ جن و ملک

گئے سال جبکہ ہم برابر شمار
ہوئے سہ ٦١٠٣ یکصد و شش ہزار

کہا پھر شہِ دین نے یہ ماجرا
مفصّل ہے قرآن مین سب لکھا

حروفِ مقطع پہ کر تو نظر
کئی جا ہین سورون کی آغاز پر

گنے گر حروفِ مقطع کوئی
مکرر نہ آئے کوئی حرف بھی

تو آغاز سے لیکے تا اختتام
جہان پر ہوا اک مقطع تمام

ہر اک دور مجموع پر کرکے غور
نکالو ہر اک واقعہ کو بغور

مقطع کا جب دور ہو منتہی
عدد اونکے لیکر جو گن لے کوئی

کرے ایک بنی ہاشم اوس سال مین
خروج اس مین پر ہر اک حال مین

پھر ابنِ علی کے سب حالات سے
بہ تفصیل ارشاد فرمائے ہے

کہ ہے اولین سرورِ کائنات
شہِ تشنہ کامانِ نہرِ فرات

دوم اوّلِ شاہِ عباسیان
تو آخر جنابِ امامِ زمان

کہ ہے قائمِ آلِ خیر الانام
محیطِ جہان مرکزِ انتظام

بہ ترتیب یہ سب انہین حرفون سے
کرینگے خروج ایک دن بجبر

یہ سب راز مخفی ہے اے ذی شعور
سمجھکر چھپاتا اسے بالضرور

مؤلف کا ہے مدعا اختصار
مترجم نے بھی یونہین انجام کار

لکھا ہے عموماً کہ المختصر
احادیث مشکل سے ہے یہ خبر

نہین آجتک گوش زد یہ ہوا — کہ اسکو کسی نے نہین حل کیا

غرض اسکی تشریح دشوار ہی — کھلا ہی نہین کیا یہ اسرار ہی

سنو رہ نوردانِ راہِ نجات — کہ دنیا مین آئی بہارِ جنان

بابنِ سلیمان بردہ فروش — جو کہ سن چکین اپنی سب داستان

جناب ملیکہ یہ نرجس شہیر — چلین شکلِ گل جانبِ بوستان

بنِ بابویہ اور طوسی ہم — خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم

ہی اسطرح بشر سلیمان سے نقل — ذرا کھول لین مومنین گوشِ عقل

جناب امامِ دہم کا غلام — ہی کافور جس پاک طینت کا نام

حضرت امام علی النقی ع

طلبگار آکر جو میرا ہوا — تو مین شہ کے گھر ساتھ اوسکے گیا

جو پونہچا تو بعد درود و سلام — حضوری اقدس مین پایا مقام

مخاطب ہوے یون شہ بحر و بر — خوشا بخت اے بشر نیکو سیر

مقرب ہی تو آلِ انصار مین ۔۔۔ ہی یوسفِ محبت کے بازار مین
خریدارِ قرب الٰہی ہی تو ۔۔۔ حبیبِ رسالت پناہی ہی تو
ہمیشہ ہمارا مددگار ہی ۔۔۔ تو جنسِ ولا کا خریدار ہی
ہر اک طرح اے بشر نیکو سیر ۔۔۔ محبت مین پایا تجھے معتبر
تجھے اک شرف آج دیتے ہین ہم ۔۔۔ کہ تجھ سے عجب کام لیتے ہین ہم
کہ ہو کشورِ دین مین تو تاجدار ۔۔۔ ملے شیعون مین عزت و افتخار
ہمارے محبون مین نامی ہو تو ۔۔۔ شرافت کے گھر مین گرامی ہو تو
سن اک بات کہتے ہین اپنے نامور ۔۔۔ تجھے آج دیتے ہین ہم وہ خبر
کہ موقوف ہی جسپہ لیل و نہار ۔۔۔ زمین و زمان کا یہ سب کاروبار
وہ مخفی ہی اے بشر رازِ خدا ۔۔۔ پئے حجتِ خاتم الاوصیا
ملا تو ہی ہی اہل اس راز کا ۔۔۔ مفصل کہون تجھسے یہ مدعا

مجھے مول لینی ہوئے دی تمیز — تری معرفت ان دنون اک کنیز

پھر اک نامہ لکھکر دیا بید رنگ — بخطِ فرنگ و بلفظِ فرنگ

لفافے پہ مہر منور بھی کی — پھر اک مجکو ہمیان زر لاکے دی

کہ تھین دو صد و بست اشرفی — لبالب سراسر زرِ سرخ کی

کہا پھر کہ بغداد کو بیخطر — روانہ ہو جلدی پہونچنا مگر

بروزِ فلان اور وقتِ پگاہ — ٹھہر کر سرِ جسر کرنا نگاہ

یہانتک کہ ساحل پہ آئین وہان — وہ سب کشتیان جن پہ ہون لونڈیان

خریدار بھی پھر کثیر و قلیل — امیران عباسیان کے وکیل

عرب کے جوانون کے بعضے بشر — کنیزون کے ہون مشتری بیشتر

بس اسوقت بردہ فروشِ یمین — کھڑے ہوکے تکنا وہین چار سو

عمر ہے جو مشہور ابنِ یزید — وہ حصارین پاکے میل خرید

کہا کہ لایا ہون مین اک کنیز
بڑی صاحبِ عفت و باتمیز

کیا پھر یہ ارشاد وہان یاد رکھ
نہ اس فکر سے دلکو آزاد رکھ

کہ دو جامۂ گندہ ابریشمی
دوپٹہ ہی پردہ مین بیٹھی ہوئی

سنیگی خریدارون سے جب وہ نام
تو رومی بان مین کریگی کلام

غضب ہی ہوا حشر کیسا بپا
بس اب میری عفت کا پردہ اوٹھا

کہا یک خریدارون مین اک عرب
کہیگا عمر سے بلفظِ عرب

مین دیتا ہون لو تین سو اشرفی
یہ لونڈی مجھے دو کہ ہون مشتری

پسند آئی ہی اسکی عفت مجھے
کہان پھر ملیگی یہ دولت مجھے

تو بس وہ کنیزِ سعیدِ جہان
اوسکی زبان مین کہے اوس سے ہان

اگر ہو سلیمان کا تو مثل بھی
ملے اوسکی سب تجھکو شاہنشہی

نہین تجھسے راضی ہون ایمرد ہیچ
تو کیا جانے جو کچھ کہ ہی اسمین پیچ

عبث میری قیمت مین یہ مال و زر ‏ ‏ ارے بوالہوس تو نہ برباد کر

عمر اس سخن پر کہیگا بتا ‏ ‏ ترے بیچنے کی ہے تدبیر کیا

کسی مشتری پر اسیطرح تو ‏ ‏ جو راضی نہو گی کسیطرح تو

نہ بیچون تو مجھکو گوارا نہین ‏ ‏ سوا اسکے کچھہ اور چارا نہین

یہ سن سنکے بولیگی آخر کنیز ‏ ‏ نہ تعجیل کر اتنی اے بے تمیز

ذلیلون کا حامی ہے ربِ جلیل ‏ ‏ وہی ہوگا تو دیکھہ میرا کفیل

وہ خلاق ستار دانائے راز ‏ ‏ بڑا اپنے بندون کا ہے کارساز

مرا مشتری ہوگا پیدا یہین ‏ ‏ مرے قدردان کا وکیل امین

کہا شہ نے یہ سنکے تو سربسر ‏ ‏ او سیدم وہان جا نہ پھر دیر کر

عمر سے ملاقات ہو جب وہان ‏ ‏ یہی صاف کہنا کہ اے مہربان

بلفظِ فرنگ و بخطِ فرنگ ‏ ‏ ہم اک نامہ لائے ہین لو بیدرنگ

ہمارے موکل نے ہی لکھدیا | سراپا مہر و سخا و وفا

یہ لو ہم سے پونہچا دو سو کنیز | زبانی یہ کہنا کہ اے ذی تمیز

یہ خط پڑھکے راضی ہو بے گفتگو | تو اس صاحب خط سے اے نیکخو

کہ ہین اس جناب مقدس کے ہم | وکیل امین بندۂ بے درم

غرض جبکہ بغداد کو مین گیا | جو فرمایا تھا شہ نے واقع ہوا

یکایک جو نرجس نے خط لکھوا کر | بہ فرط تمناے دل کی نظر

بہت روئی مانند ابر بہار | جدائی مین تڑپی برنگ ہزار

قسم پر قسم دیکے بولی عمر | خدا کے لئے اب نہ تو دیر کر

اسیر م اسی صاحب خط کے ہاتھ | مجھے بیچ لطف و مروت کے ساتھ

اگر تو نہ بیچیگا اے مرد دون | تو ہوگا ابھی تیری گردن پہ خون

ابھی جان دونگی مین ہو کے ہلاک | نہ کچھ ہاتھ آئیگا جز مشت خاک

عمر نے یہ سنکر جو کی دلمین فکر — کیا مین نے بھی جا کے قیمت کا ذکر

رہین پہلے تو گفتگوئین کمال — مگر آخر کار بے قیل و قال

جو قیمت مین شہ نے مجھے تھا دیا — اوسی پر بس آخر ہوا فیصلا

غرض مین نے اوسدم عمر کو وہین — وہ یکمشت سب اشرفی گنکے دین

فرحناک اوٹھی کنیز سعید — وہ دن اوسکے حقمین ہوا روز عید

جو بغداد مین لے لیا تھا مکان — مرے ساتھ ساتھ آئی جس وہان

جو پہونچی تو پھر نامہ کو وا کیا — دیا بوسہ اور آنکھون پر رکھ لیا

ملاحظہ شہ اپنے تن پر کبھی — ملا کا کل پر شکن پر کبھی

کبھی روبرو رکھکے کرتی تھی یاد — کبھی کہتی تھی پائی دلکی مراد

کبھی بوسے لیتی تھی وہ خندہ رو — کبھی شکر کرتی تھی وہ مو بمو

تعجب سے مین نے یکایک کہا — تو اس خط کو کیون چومتی ہے بھلا

نہین صاحبِ خط کو دیکھا کبھی | ابھی تک یقیناً ہی تو اجنبی
یہ سنکر وہ کہنے لگی ایکبار | کہ اے شخص کم معرفت ہوشیار
مگر شاید ابتک تو آگہ نہین | یہ ہین عترتِ سیدالمرسلین
خدا کے ولی سب ہین مشکلکشا | یہ ہین اوصیائے شہِ انبیا
شرف انکے واللہ مخفی نہین | یہ غفلت کبھی دیکھہ اچھی نہین
مری بات پر دلسے تو کان دہر | کہ ظاہر ہو یہ راز اے بیخبر
جو ہو دستِ دانش مین دامانِ عقل | کرون اپنا احوال سب تجھسے نقل
ملیکہ مرا نام ہی اے عرب | سناؤن تجھے اب حسب اور نسب
یشوعا فرزندِ سلطانِ روم | مرا باپ ہی شہرۂ مرز و بوم
ہی مان دخترِ ابنِ شمعون مری | کہ عیسی بن مریم کا جو تھا وصی
خبر دون تجھے اب بامرِ عجیب | کہون سرگذشت عجیب و غریب

ہوئی عمر جب سیزدہ سال کی
تو چاہا مرے جد قیصر نے بھی

بھتیجے سے اپنے کرے سہرا عقد
کہ سودا ہر اک نفس کا ہے یہ نقد

بس آراستہ کر کے دولت سرا
وہیں بھیجدیں دعوتیں جابجا

حواری عیسی کی اولاد سے
ہوئے جمع سو سید جو عباد تھے

پھر اشراف و ذی منزلت اور بھی
ہوئے جمع سات سو آدمی

قبائل میں جو لوگ سردار تھے
جو لشکر کے افسر تھے اخیار تھے

وہ سب آئے ملکر وہاں ایکبار
ہزار و ہزار و ہزار و ہزار

تو پھر حسب حکم شہ تاجدار
سریر ایک لائے جواہر نگار

جو ایام شاہی میں وہ پیشتر
مکلل ہوا تھا بسیم و بزر

بہت پر تکلف نہایت وسیع
کہ چالیس پایہ تھے اوسمیں رفیع

کٹھہرے یہ اوس تخت کے جابجا
بتوں کو چلیپاؤں کو جڑ دیا

بھتیجے کو پھر اپنے بلوا لیا + سر تخت لیجا کے بٹھلا دیا

گستیشون نے پھر آ کے حسب الطلب ارادہ کیا عقد پڑھنے کا جب

اوٹھے لیکے انجیل کو کھولکر یکایک جو چاہا پڑھین بیخبر

چلیپا و بت ہوگئے سب سرنگون زمین پر گرے بے سبب سرنگون

ہلے پاے چالیسون ایکبارگی ہوا اوترگون تخت منحوس بھی

ہوا ہوگئے سب کے ہوش و حواس یہ طاری ہوا خوف و بیم و ہراس

بھتیجا وہ قیصر کا خوابیدہ بخت زمین پر گرا غشی مین زیر تخت

گستیشونکے بھی رنگ اوڑ اوڑ گئے ہوائی چھٹی رخ پہ دل کانپ اوٹھے

عجب طرحکے تہلکے پڑ گئے زمین خجالت مین گڑ گڑ گئے

غرض جبکہ کچھ افاقہ ہوا گستیشون نے قیصر سے کی التجا

بس ای شاہ کہتے ہین اصحاب صاف ہمین ایسے بدکام سے رکھہ معاف

کہ جسکی نحوست یہ ہے دیکھیے — کہ اب دین عیسی نہ باقی رہے

کرے جلد زائل خدا نے جلیل — نصارا ہون عالم مین خوار و ذلیل

یہ سنکر جو کی شاہ نے التفات — کہا چپ ہو فال ہے یہ بات

اوٹھو تخت کو پھر اوٹھاؤ تمام — چلیپا و بت پھر کرو نصب سب

بلاؤ بھائی کو بدبخت کے — یہ تزویج لازم ہے اوسکے لئے

بناچار وہ حکم لاے بجا — ہوا وہ جو تھا پہلے واقع ہوا

گرے بت ہوا تخت بھی اژگون — ہوے اپنے افعال پر سرنگون

کسی کو نہ قیصر نے رخصت کیا — جدھر جس نے چاہا ادھر چل دیا

عجب طرح کی مردنی چھا گئی — نحوست خطا کارونکو کھا گئی

تڑپنے مین بجلی تھا رونے مین ابر — جہان ہوگیا چشم سلطان مین قبر

نہ پھر کچھ کسی سے کہا یا سنا — وہ خاموش اوٹھکر محل مین گیا

خجالت سے عارض ہوا یہ حجاب — کہ منہ پر ندامت سے ڈالی نقاب

وہاں الغرض ہو گئی میری بات — مرے بخت بیدار نے کر دی رات

ادھر اپنی عادت پہ میں سو گئی — ادھر اور سے اور کچھ ہو گئی

شب قدر تھی یا شب عید تھی — وہ معراج کی شب شب دید تھی

یکایک یہ دیکھا بصد احترام — کہ شمعون و عیسیٰ علیہ السلام

اوسی قصر میں جلوہ افزا ہوے — حواری بھی حضرت کے ہمراہ تھے

بچھا اک منبر نور رکھا وہاں — جو رفعت میں ہم پایۂ آسمان

تو پھر حضرت سید الانبیا — ہوئے بزم شادی میں رونق فزا

وہ نام خدا ابن عم و وصی — امیر دو عالم علی ولی

مع زمرۂ عترت طاہرین — امامان دین رسول امین

بسان تن و روح ہمراہ تھے — نبی آفتاب اور سب ماہ تھے

مسیحا نے آمد جو دیکھی وہان — ہوئے پیشوائی کو اوٹھکر روان

بہ تعظیم لے آئے جب آپ کو — کہا مصطفی نے کہ بھائی سنو

جگر بند میرا یہ ابن علی — وہ بیٹھا ہی دیکھو حسن عسکری

اسے ساتھ لایا ہون مین یا اخی — ترے گھر مین بیٹی ہی شمعون کی

ملیکہ جہان مین جو مشہور ہی — مجھے اب یہی دلسے منظور ہی

یہ نسبت مناسب ہی نامِ خدا — یہی میرے آنے سے ہی مدعا

تو عیسی نے کی سمت شمعون نگاہ — کہا کیا ہی رتبہ ملا واہ واہ

ملا خاندان شہ انبیا — مبارک کہ گھر بیٹھے پایا خدا

سزاوار شمعون اب ہوگئے — شرف دونون عالم کی تیرے لئے

بس اپنے رحم کو بلا گفتگو — ملا آج آلِ محمد سے تو

کہا سنکے شمعون نے عیسی قبول — کیا مینے حضرت یہ رشتہ قبول

سب آتے مین اوس منبر نور پر
ہوے رونق افروز المختصر

وہین مشعر حمد و شکر و ثنا
محمدؐ نے اک خطبہ انشا کیا

مسیحا نے صیغہ پڑھے عقد کا
جناب حسن عسکریؑ سے پڑھا

حواری عظام و آل کرام
ہوے شاد حال اوسکے تمام

اودھر ہو چکا جب یہ سب کاروبار
ادھر خواب سے مین ہوئی ہوشیار

جو بستر سے مین آنکھ ملتی اوٹھی
تب ہجر جانان مین جلتی اوٹھی

وہ سو حسرتین نیم جان ایک مین
جھانکی وہ نیرنگیان ایک مین

دل زار پر ابر غم چھا گیا
کلیجا میرا منہ کو آ گیا

کسی سے جو کچھ کہ نہ سکتی تھی مین
تو سوی فلک چپکے تکتی تھی مین

غم ہجر جانانہ مین کھو گئی
کھلی آنکھ تقدیر جب سو گئی

اندھیرا سا آنکھون مین اک گھر گیا
زمین پھر گئی آسمان پھر گیا

نہ مونس نہ ہمراز کوئی کہین | ہوا خوف افشا جو روئی کہین
یگانے شب و روز بیگانہ وار | مرے منہ کو تکنے لگے بار بار
مین اک روز یون دل سے کہنے لگی | یہ عشق حقیقی نہین کچھ ہنسی
ہے ضبط مد نظر روز و شب | تصور مین دلدار سے لب بلب
دم سرد لب تک نہ آئے کبھی | مگر یہ تصور نجائے کبھی
نہ دیکھے کوئی دیکھ آنکھو مین نم | گوارا رہے رنج و درد و الم
جو خون جگر پیکے غم کھائیے | نہ فرقت مین زنہار گھبرائیے
ہے چند سے خزان فراق نگار | کوئی دم مین آتی ہے فصل بہار
وہی پھر چمن اور بلبل وہی | روش بیل پیڑ وہی گل وہی
وہی کھلکھلانا وہی چہچہے | ترنم وہی ہین وہی قہقہے
وہی رنگ و بو سب ہے آئین وہی | وہی ناز و غمزہ ادائین وہی

نسیم بہاری چمن در چمن
خیابان خیابان سمن در سمن

وہی سنبلِ زلف کی نکہتین
وہی تخلئے اور وہی صحبتین

کٹے عیش مین عمر باغ و بہار
نہ پہلو سے زنہار سرکے نگار

جو یہ راز مین نے کیا سب عیان
تو مانند جان دل نے رکھا نہان

اقارب سے تھا خوف جو قتل کا
نہ یہ خواب ہرگز کسی سے کہا

ہوا ضبط سے اور تغیر حال
دو چندان ہوا اور شوقِ وصال

ہوئی عاشقی آتش افروز اور
دکھائے تبِ ہجر نے سوز اور

دیا تاب و طاقت نے آخر جواب
لیا ضعف نے رنگ حسن شباب

وہ جوڑا مرا ارغوانی لیا
یہ خلعت مجھے زعفرانی دیا

مری روح تھی جسم لاغر پہ بار
زمین کو مرا سایہ تھا ناگوار

ہوا کوہِ غم سنگِ جانِ حزین
کہ سٹ پاین تک عصی لگ گئین

اگر بیٹھے بیٹھے کبھی سانس لی ۔ جگر پر سنانِ الم چل گئی

ہوا ساتھ اشکو نکے آنے لگا ۔ مرا تن بدن سنسنانے لگا

ہوی ترک آب و غذا ایکبار ۔ تصور مین جانان سے تھی ہمکنار

خموشی خوش آتی تھی لیل و نہار ۔ کہ آنکھو نمین پھرتی تھی شکل نگار

کسی نے جو کچھہ بات کی چھیڑ کر ۔ تو پتھر سا دلبر لگا الحذر

عزیزو نمین جب خوب چرچے ہوے ۔ تو ملکر سب آے مجھے دیکھنے

کسی نے کہا ہاے یہ کیا ہوا ۔ یہ حسن شباب اور یہ عارضا

گہن چاند کو لگ گیا دیکھیے ۔ دکھاتی ہے تقدیر کیا دیکھیے

الٰہی ابھی کیا سے کیا ہو گیا ۔ پری کا گذر اسپہ یا ہو گیا

یہ تپ ہے یہ تعب الامان الامان ۔ کہ ہے بات کرنی بھی اسکو گران

کہا مجھسے پھر کچھہ تو دلکی کہو ۔ کہو اتبو ہے کیا گذرتی کہو

بھلا کچھ تابِ سخن کیا ہمین
جو کہتے ہین ہم سنتی ہو یا نہین

اگر باتین کرنی ہون تمکو محال
کبھو کچھ اشارون ہی مین دلکا حال

بس اتنے مین وُہ تو ہوا بیحواس
جو قیصر بھی وارد ہوا میرے پاس

تڑپکر وہ نالے کئے متصل
کہ حضار کا ہل گیا جس سے دل

ہوئی شور ماتم سے ہشیار مین
ہوئی خواب غفلت سے بیدار مین

جو پوچھا کہ کیا تھا یہ شور و فغان
کہا سب تمھین پر تو ہین نوحہ خوان

خدا نے یہ صورت دکھائی ہمین
پھر آواز پیاری سنائی ہمین

بفرمانِ قیصر اوسی دم ہمین
طبیبونکو سب لائے میرے قرین

دوائین بنا کر پلانے لگے
تب دل سے لیکن نہ آگاہ تھے

غرض ہر طرح روم کے ملک سے
جہانتک اطبائے حاذق ملے

سبھون نے دوا میری کی بیشتر
ولیکن ہوا کچھ نہ مجکو اثر

نصیحت نہ مطلق افاقہ ہوا | کڑا کے کا فاقہ پہ فاقہ ہوا
تو رو رو کے قیصر نے مجھسے کہا | کہو کچھ تو اے نور چشم حیا
دل زار کیا چاہتا ہی بتا | مہیا کرون کونسی شے بتا
جہان مین جو ہو آرزو کچھ تجھے | علانیہ آگاہ کردے مجھے
کہین خاک چھانونگا تیری لئے | جہان خاک چھانونگا تیری لئے
یہ تقریر قیصر نے جو ختم کی | مجھے اپنی جان حزین کی پڑی
کہین اوس سے وہ خواب کہتے اگر | تن زار پر پھر نہ رہتا یہ سر
وہ ملحد تھا مرتد تھا بے شتباہ | مجھے بھیجدیتا سوے قتل گاہ
یہی بات مین نے بنا کر کہی | کہ باقی ہی میری ہوس اک یہی
مسلمان جو ہین تری قید مین | رہا کردے ای جد اگر تو اونھین
ہے دلکو ہی یہ بھروسا بڑا | کہ عیسی و مریم بمہر و عطا

ابھی یہ دوا چاہین اچھا کرین — دوبارا مجھے زندہ گویا کرین

یہ سنکر کیا قیدیون کو رہا — تو مین نے کچھ اظہارِ صحت کیا

تمنا دل کیا مین نے اوٹھکر طعام — ذرا چلنے پھرنے لگی صبح و شام

جو قیصر پہ آثارِ صحت کھلے — تو خوش ہو گیا بڑھ گئے حوصلے

ہمیشہ اسیرانِ اسلام کی — تہِ دل سے تعظیم و تکریم کی

مگر جاگتے سوتے لیل و نہار — ادھر تھا وہی وصل کا انتظار

کھلی آنکھ باطن مین ظاہر مین بند — تصور مین جانانۂ حق پسند

اوٹھی صبحدم ڈھونڈھتی شاہِ وصل — لیا بالشِ خواب سے کامِ وصل

طلب مین تجسس مین سر تا بسر — ہوی چودھوین رات بھی جب بسر

تو مانندِ ماہِ شبِ چاردہ — ہوئی چاندنی نور کی خوابگہ

کھلی چشمِ باطن تو ظاہر ہوا — کہ بنتِ رسولِ خدا فاطمہؑ

مجھے دیکھنے کو بصد غنج و ناز — ہوئین جلوہ فرمائے بزم نیاز

ہے مریم بھی خدمتمین حاضر بکار — کنیزان جنت لئے اک ہزار

مرے حال خستہ پہ کی جب نظر — تو مریم یہ بولین کہ اے بیخبر

نہین تو نے پہچانا ابتک اسے — یہ ہے کون آئی تجھے دیکھنے

یہ ہے رونق بوستان بہشت — یہ ہے مادر سیدان بہشت

بلکہ یہ ہے تیرے شوہر کی ماں — تو کر اپنا حال اس سے بیان

یہ سنتے ہی با سینۂ چاک چاک — لیا تھام رو رو کے دامان پاک

کہا آپ سے حال مین کیا کہون — اگر چپ رہون کسطرح چپ رہون

غم و رنج کھایا کرون کب تلک — جناب حسن عسکری اب تلک

کبھی دیکھنے بھی نہ آئے مجھے — غضب ہے نہ جلوے دکھائے مجھے

کہا فاطمہ نے وہ کسطرح آئے — تجھے کسطرح اپنی صورت دکھائے

خداوندِ یکتا سے دل مین خفی   تجھے شرک ہے اے ملیکہ ابھی

ہے ترسا کے مذہب پہ اے مہ لقا   بہن میری مریم ہے تجھسے خفا

اگر تجھکو منظور ہو اندنون   کہ عیسیٰ و مریم رضامند ہون

حسن عسکری میرا لختِ جگر   تجھے دیکھنے آئے آخر شب سیر

تو کر بے تامل بصدق و صفا   تہِ دل سے اقرار ربّ العلا

رسولون کا ہے فخر میرا پدر   رسالت کا یون اُسکی اقرار کر

کہ مین اس سخن پر ہون بیشک گواہ   نہین ہے خدا کوئی غیر از الٰہ

محمد ہے جو فاطمہ کا پدر   رسولِ خدا ہے وہ کل خلق پر

یہ سنتے ہی بس خوش ہوئی مین کمال   ادا باشرائط کیا یہ مقال

تو خیر النسا نے مجھے ایکبار   لیا اپنے سینے سے لپٹا کے پیار

کہا پھر کہ اے راحتِ جانِ جان   خدا میرا رکھے تجھے شادمان

مبارک ہو تجھکو وصالِ نگار
پھلے گا مزا دوحۂ انتظار

ملیکہ تو رہنا نہ ہرگز اداس
کہ مین بھیجدونگی اسے تیری پاس

یہ کہہ سنکے رخصت ہوئین فاطمہ
یہان خواب سے اوٹھی یہ خادمہ

کٹا انتظار دنمین رو رو امید
شبِ وصل جانان کی دیکھی نوید

اودھر کا چھپا غرب مین آفتاب
ادھر خوابگہ مین مجھے اضطراب

بس اکبار بسمل ہوا مرغِ دل
قفس مین تڑپنے لگا متصل

چڑھا نشۂ بادۂ انتظار
ہوا پائے جان وقفِ خارِ خمار

سراپا جو سروِ چراغان بنا
خلیلِ خدا کا گلستان بنا

جو تھا وعدۂ وصل مدنظر
وہ شب مجکو اک عید تھی تا سحر

تصور نے پہلے جگایا مجھے
تو پھر کچھ سمجھکر سلایا مجھے

ادھر شوق نے بند آنکھین جو کین
اودھر گرمجوشی کی راہین کھلین

حجابِ جدائی ہوا برطرف ہوا جلوۂ نورِ حق ہر طرف

بہارِ گلستانِ جان پروری فدای قدومِ حسن عسکری

سراپا مین شمشاد کی سی پھبن خیابان خیابان چمن در چمن

وہ صورت کہ ہر مین جسکی پھر تجلی طور آنکھہ سے گر گئی

کہا مین نے صاحب کیا بات تھی کہ اتنک نہ آکر ملاقات کی

کہا سرورِ دین نے ای جان طلب نہ آنیکا میرے یہی تھا سبب

کہ مشرک تھی کافر تھی گمراہ تھی نہ تو مذہبِ حق سے آگاہ تھی

مگر ہان مسلمان ہوئی ہے تو اب ترے پاس اب آؤنگے ہر شب

یہانتک کہ خلاقِ لیل و نہار ملائے ہمین اور تجھے ایکبار

پھر اوس دن سے بستر اتنک کبھی جدائی مین گذری نہ اک شب مری

مرے گھر بلا ناغہ ہر شب امام ہوے رونق افروز شاہِ انام

یہ سن سنکے پھر بشر نے کہا ہوئی کسطرح قید تو پھر بتا

کہا شہ نے تھا مجکو آ کہ کیا کہ قیصر کا لشکر براے وغا

بروز فلان و بوقتِ فلان سوے اہلِ اسلام ہوگا روان

مگر خود بھی وہ فوج کو بھیجکر روانہ ہوا میدوارِ ظفر

خبردار اوسوقت اے بیقرار کنیزون مین شامل ہو تو ایکبار

پر اسطرح چھپنا نہ ٹوکے کوئی نہ پہچانے ہرگز نہ روکے کوئی

چلی جا فلان راہ بیخوف و بیم کہ حامی ہے تیرا خداے کریم

عرض مین یہ ارشاد لائی بجا یہانتک کہ وہ لشکر اسلام کا

یکایک اوسی راہ مین ملگیا مجھے قید کرکے جو پوچھا تبا

کہا مین نے نرجس مجھے کہتے ہین کنیزون مین ناچیز وادنی ہون مین

کہین اسمین تھا اک کہن سیر مرد مجھے بس غنیمت مین بعد از نبرد

دیا اوسکی قسمت مین ہی یہ — غنیمت مین آئی غنیمت ہی یہ

ابھی تک سوا تیرے کوئی بشر — نہین میرے احوال سے باخبر

کسیکو نہین یہ گمان بالعموم — کہ ہو نمین حزین دختِ سلطانِ روم

کہا بشر نے اے ملیکہ ابھی — تعجب مجھے ایک ہی اور بھی

کہ قومِ نصاری مین اے سیم تن — بلفظِ عرب تو ہوئی حرف زن

کہا مجھپہ قیصر کی تھی التفات — مدام اوسکو مد نظر تھی یہ بات

کہ آدابِ نیکو سکھائے مجھے — معلم پڑھائے لکھائے مجھے

تو فرطِ محبت سے لیل و نہار — کیا ایسی عورت کو مامور کار

زبانِ فرنگ اور لفظِ عرب — کما حقہ جانتی تھی جو سب

مجھے رات دن وہ سکھاتی رہی — بٹھاتی پڑھاتی لکھاتی رہی

یہانتک کہ مین خوب ماہر ہوئی — زبانِ عرب پر بھی قادر ہوئی

ہوا بشر یہ سنکے گرم سفر | کیا دونون نے سامرہ مین گذر

ہوا سامرے مین گذر تو گئی | حضور جناب علی نقی

امام ہدیٰ نے کیا یون خطاب | ہوا کسطرح تجھپہ کہ فتح باب

یہ عزت و شرف دین اسلام کا | یہ شوکت یہ اعزاز خیر الوریٰ

یہ سب اونکی عترت کے رتبے قدر | یہ دین نصاری کی ذلت یہ غدر

کھلا کسطرح تجھپہ ای ذی شعور | کہا اوسنے مین کیا کہون ای حضور

جو حالات ہون منکشف آپ پر | کہین مجھسے بہتر شہ بحر و بر

تو حضرت نے فرمایا سن ای کنیز | مجھے اب ہوئی تو نہایت عزیز

تجھے اب ہی دو چیز و مین اختیار | ابھی چاہے لے اشرفی دس ہزار

مین دون یا بشارت بخیر ابد | کہ جس سے ملے قرب رب صمد

کہا سنکے ای شاہ جن و بشر | نہین مجھکو درکار کچھ مال و زر

وہ خیر ابد کیا ہی فرمائے — وہی دیجئے لائے لائے

کہا شہ نے ای نرجس خوش سیر — تجھے ایسا اک دیگا خالق پسر

کہ ہوگا وہ عالم کا فرمانروا — امام زمان خاتم الاوصیا

جب آخر کو دنیا مین لیل و نہار — بہت ظلم ہو جور ہو بیشمار

کرے حکم وہ غرب سے شرق تک — بعدل و بانصاف زیر فلک

کہا سنکے نرجس نے فرمائے — خدا کس سے دیگا یہ بیٹا مجھے

کہا شہ نے اوس سے کہ جس سے ترا — رسول خدا نے تھا خطبہ پڑھا

عیسیٰ نے تجکو ذرا یاد کر — دیا عقد مین کس کے ای باخبر

وہ بولی جناب حسن عسکری — ہی شوہر مرا سے علی نقی

یہ پوچھا ملیکہ سے پھر آپ نے — کہ تو خوب پہچانتی ہی اوسے

کہا اوس نے ہان جب سے خیر النسا — مسلمان مجھے کرچکین برملا

کوئی رات دس شب سے گذری تھی | کہ شوہر مرا ہو نہ میرے قرین

کہا پھر تو کافور سے شہ نے جا | ہماری حکیمہ بہن کو بلا

حکیمہ ہوئیں داخلِ انجمن | کہا سرورِ دین نے دیکھو بہن

ہمیشہ ہیں جسکی رہتی تھی فکر | ہم اکثر کیا کرتے تھے جسکا ذکر

وہی جاریہ ہے بہن یہ وہی | ہے آرامِ جانِ حسن یہ وہی

حکیمہ نے چھاتی سے لپٹا لیا | کہا مرحبا مرحبا مرحبا

بہت پیار کرکے دعا دی اسے | خدا راس لائے یہ شادی اسے

ہوئے پھر تو گویا شہِ بحر و بر | کہ لیجائے اب اسے اپنے گھر

کرو جا کے تعلیمِ خلق و ادب | شریعت کے سب واجب و مستحب

مسائل عبادت کے سکھلائے | توجہہ بدل اسے فرمائے

کہ ہے یہ عروسِ حسن عسکری | زمانے میں ماں صاحب العصر کی

الا عجلہ آرائے بزم طرب ۔ عروسی کی ہوئی ہین تیاریان
چلی لیکے نرجس کو شوہر کے گھر ۔ حکیمہ ہین او سب بیبیان ہمرہان
مبارک ہو شادی یہ شادی ہوئی ۔ وہ تشریف لائے امام زمان

کلینی و طوسی بہم ۔ خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم
جناب حکیمہ سے فی الواقعی ۔ کہ اک دن جناب حسن عسکری
مرے گھر قدم رنجہ فرما ہوا ۔ ثمر دار نخل تمنا ہوا
کیا کام جب نرگسی چشم سے ۔ تو گلہاے تقدیر نرجس کھلے
طرف اسکے دیکھا کئی بار جب ۔ کیا عرض مین نے بحد ادب
اسے بھیجدون آپکے گھر ابھی ۔ جو ارشاد ہو ابن ابن ابی
کہا شہ نے عمہ یہ تکنا مرا ۔ نگاہ تعجب سے تھا مطلقا
کہ نرجس سے اب خالق انس و جان ۔ مجھے اک پسر دیگا ذی عز و شان

زمین ہو گی جب ظلم سے پائمال — کریگا وہ عدل اس جہان مین کمال

کہا مین نے پھر بھیجدون مین ابھی — ادب سے تیری خدمتمین ابن اخی

کہا پہلے والد سے تم پوچھ لو — رضامند ہون جو رضا اونکی ہو

یہ کہ سنکے فوراً مین اوٹھکر گئی — حضورِ جناب علی نقی

ادب سے کیا مین نے جھک کر سلام — کیا تھا نہ مین نے ابھی کچھ کلام

کہا شہ نے اعجاز سے یون خطاب — کہ جا ای حکیمہ یہانسے شتاب

ابھی بھیج نرجس کو ای بنت آب — ترا ہے حسن عسکری بے طلب

کہا مین نے اے سیدِ کائنات — مجھے آج مدِ نظر تھی یہ بات

اسی کام کو آئی تھی مین یہان — عیان ہے عیان کو کرون کیا بیان

یہ سنکر کہا شاہ نے اے بہن — تجھے کارسازِ زمین و زمن

کریگا شریکِ ثوابِ جزیل — کہ اس امر مین تو ہوئی ہے کفیل

یہ ارشاد سنکے مین ایکبار
ہوئی گھر مین آتے ہی مصروفِ کار

بنی نرجس گلبدن جب دلھن
جما رنگِ شادی چمن در چمن

ہزاروں نمین مجھکو یہ چرچے ملے
گلِ حسرتِ چشم جو زار کھلے

ستارے جو تھے ماند ہو ہو گئے
یہ جُھک جھک کی دیکھا کہ کھو کھو گئے

نگاہیں جو افشانسے لڑ لڑ گئین
رخِ ماہ پر چھائیان پڑ گئین

زمین سے جو زہرہ کو پہونچی نوید
ہوسناک ہوکر ہوئی روسپید

غرض کس مزے کی رہین صحبتین
کبھی ہونگی ایسی نہین صحبتین

ادھر کے تکلف رہے سب ادھر
زفاف اسکا واقع ہوا میرے گھر

فدائے عروسِ حسن عسکری
شبِ وصل تھی یا شبِ قدر تھی

یونہین الغرض چند شب چند روز
رہی میرے گھر دونون رونق فروز

تو ہمراہ لیکر انھین ایک دن
گئی مین حضورِ شہِ انس و جن

وہین کچھ زمانہ سکونت رہی | یہانتک کہ آخر جناب اخی
جہان سے گئے سوئے دار السلام | ہوا جانشینِ پدر وہ امام
مگر مین بسر عادتِ دائمی | بسانِ زمانِ علیؑ نقی
ہمیشہ رہی حاضرِ بارگاہ | امام زمان کی رہی خیرخواہ
پھر اک روز نرجس نے آتے ہوئے | کہا مجھ سے بی بی ادھر آئیے
مرے پاس بیٹھین آپ رونق فزا | کرون کفش تا پاؤن سے مین جدا
کہا مین نے مخدومۂ مہ جبین | یہ ترکِ ادب مجھ سے ممکن نہین
مناسب ہی میرے لئے ہان مگر | کہ خدمت کرون تیری آٹھون پہر
حسن عسکری نے یہ سب گفتگو | جو سن لی کہا مجھ سے اے عمہ تو
سزاوارِ قربِ الٰہی ہوئی | معینِ رسالت پناہی ہوئی
تو مین جاکے نزدیک ابنِ اخی | وہین تا دمِ شام بیٹھی رہی

مگر شام ہوتے ہی دی اک صدا
کنیزک کو اپنی کہ چلتی ہون آ

ہوئے سنکے گویا شہنشاہ دین
کہ رہجاے آجکی شب یہین

کہ ہے آجکی شب ولادت کی رات
شب عید ہے کہئے کہ لیل برات

سپہر امامت کا ماہ تمام
کریگا زمین پر طلوع و قیام

جہان مین خداوند لیل و نہار
کریگا سپرد اوسکو سب کاروبار

زمانے مین جو ہوگا جور و نفاق
کریگا وہی دور بالاتفاق

کہا مین نے اے سید خوش سیر
تبا کس سے ہوگا وہ پیدا پسر

کہ نرجس سے اب تک ہون مین بیخبر
نہین حمل کا دیکھتی ہون اثر

کہا شہ نے نرجس سے ہوگا عیان
تولد وہ فرزند ذی عز و شان

یہ سنکر مین نزدیک نرجس گئی
نہ پایا اثر کچھہ تو حیران ہوئی

تبسم کیا اور شہ نے کہا
دم صبح عمہ یہ کھلجائیگا

یہ نرجس ہے مانند اُسکے کلیم
اسیطرح تھا اسکو بھی خوف و بیم

جہانتک کہ موسی نہ پیدا ہوے
اثر حمل کے کچھ نہ پیدا ہوے

ولادت سے کوئی نہ آگاہ تھا
تجسس مین فرعون گمراہ تھا

سنا جسکو اوسنے کہ ہے حاملا
شکم بے خطا چاک کروا دیا

کہ تا حمل مین بھی ہو موسی اگر
ہلاک اوسکو کر ڈالئے بے خطر

اسیطرح اس میرے فرزند کا
بعینہ بلا شبہ ہے ماجرا

مگر اک روایت مین ہین لکھ گئے
حکیمے سے یون ہے لو یا مو

کہ ہم سب ہین پیغمبرون کے وصی
نہین بطن مادر مین رہتے کبھی

جگہ اپنی ہے پہلوے مادران
رحم سے نہین ہوتے ہرگز عیان

ولادت بدستور ہے ران سے
کہ ہم نور ہین خالق پاک کے

خدا نے کیا ہمسے زائل تمام
کثافت کو اے عمۂ نیک نام

گئی پاس نرجس کے جب یہ سنا — سنایا جو کچھ حکم تھا شاہ کا

کہا اونسے ابتک اثر حمل کا — نہین مجھکو معلوم ہوتا ذرا

غرض رات بھر مین رہی اوسکے پاس — ہر اک لمحہ اوٹھکر کیا کی قیاس

جب اوٹھی تو سوتی ہی پایا اوسے — ادب سے نہ ہرگز جگایا اوسے

مین اوس شب کو معمول سے بیشتر — نماز تہجد کو اوٹھی مگر

ادا اوسکی جب وقت کرنے لگی — تو نرجس بھی اوٹھی تڑپتی ہوئی

سراسیمگی مین وضو کر لیا — نمازِ تہجد بھی لائی بجا

نمودار جب صبح کاذب ہوئی — یقین تھا بقول حسن عسکری

ولادت سے دلمین مرے شک پڑے — کہ آثار اوسوقت تک کچھ نہ تھے

یکایک مربیِ دین پروری — امامِ دوعالم حسن عسکری

ہوئے اپنے حجرے سے یون تر زبان — بس اے عمہ لازم نہین یہ گمان

یہ شبہہ ترے دل میں ہی بے محل ‌ ‌ یہی وقت ہی میرے کہنے پہ چل

یہ سنتے ہی مجکو جو آیا حجاب ‌ ‌ ہوئی لب بلب دم بخود لا جواب

تو نرجس کے بشرے سے پھر ناگہان ‌ ‌ ہوا اضطراب ایک مجھپر عیان

لیا گود مین دوڑ کر پھر وہین ‌ ‌ ہے یہ حل مشکل دعائین پڑھین

کیا حجرے سے شاہ دین نے خطاب ‌ ‌ کہ پڑھ سورۂ قدر اسپر شتاب

کہا مین نے نرجس سے اظہار کر ‌ ‌ گذرتی ہی کیا تجھپہ بتلا خبر

کہا کیا کہون حال درد نہان ‌ ‌ جو مولا مرا سید انس و جان

خبر دیچکا ہے اوسیکا اثر ‌ ‌ ہوا مجھپہ ظاہر مگر بیخبر

جو پھر سورۂ قدر مین نے پڑھا ‌ ‌ تو دی بطن سے طفل نے بھی صدا

باواز پہلے کہا السلام ‌ ‌ میرے ساتھ سورہ پڑھا پھر تمام

زبس مجھکو حیرت پہ حیرت ہوئی ‌ ‌ سمایا عجب خوف دہشت ہوئی

شہ دین نے پھر اک صدا دی مجھے
تعجب ہوا کیا امر حق مین مجھے

بنا گاہ غائب ہوئی ایکبار
مری آنکھ سے نرجس نامدار

تو وحشت زدہ اور گریہ کنان
گئی مضطرب نزد شاہ زمان

کہا دیکھکر مجکو جا پھر وہین
یہ سنکر گئی جب مین اندوہگین

جہان مجھسے نرجس ہوئی تھی نہان
وہین بیٹھی پایا بصد عز و شان

عجب نور نرجس سے تھا جلوہ گر
کہ جھپکی پلک ہوگئے خیرہ نظر

جو نزدیک پہونچی تو دیکھا یہی
کہ سجدہ مین ہے رو بقبلہ صبی

اوٹھائی شہادت کی دو انگلیان
گواہی کی خاطر سوئے آسمان

فصاحت سے بولا کہ ہو تمین گواہ
نہین کوئی اللہ غیر از اِلٰہ

میرا جد امجد شہ انبیا
یہ تحقیق ہے وہ رسول خدا

اسیطرح پھر مومنونکا امیر
مرا باپ ہے دست رب قدیر

گواہی کی خاطر پھر اوس طفل نے ‌‌ ‌ ائمہ کے اسما زبان سے لیے

یونہین گن گیا نام وہ باپ تک ‌ ‌ ‌ یہانتک کہ پہونچا وہ طفل آپ تک

تو کہنے لگا وہ صبی یا خدا ‌ ‌ ‌ جو نصرت کا وعدہ ہے کر دے وفا

کر اب امر امامت کو میرے تمام ‌ ‌ ‌ ہوا عدا پہ ثابت میرا انتقام

زمین سارے عالم کی معمور کر ‌ ‌ ‌ مرے عدل و نصفت سے اے داد گر

روایت ہے یون شاہ کی عمہ سے ‌ ‌ ‌ کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے

وہ اک نور ساطع ہوا جسم سے ‌ ‌ ‌ کہ آفاق گردون منور ہوے

وہین پھر فلک سے قطار و قطار ‌ ‌ ‌ ہوے طائران سفید آشکار

بدن پر سر و روے معصوم پر ‌ ‌ ‌ فدا ہوکے مس کر کے سب بال و پر

اوڑے اوج گردون کی جانب وہ طیر ‌ ‌ ‌ مین بیٹھی ہوئی دیکھتی تھی یہ سیر

کہ پھر حسب حکم حسن عسکری ‌ ‌ ‌ اوسے گود مین دے بروے لے گئی

جو دیکھا تو مختون پایا اوسے | ملا صاف ناف و کثافات سے
عبارت یہی ساعد راست پر | لکھی تھی بخطِ قضا و قدر

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

کہ یعنی اب آیا حقِ مستقل | ہر اک طرح باطل ہوا مضمحل
نظر جب پڑی یک بیک باپ پر | جھکا اونکی تسلیم کو وہ پسر
لیا باپ نے گود میں شادمان | ملی دونوں انکھوں پر اپنی زبان
دہن اور کانونمیں بھی ہر طرف | برابر پھرآی زبان شرف
کفِ دست جب پر بچھایا اوسے | دھر اسر پہ ہاتھہ اور گویا ہوے
کہ اے میرے فرزند بے گفتگو | ابھی باتیں کر قدرتِ حق سے تو
وہیں صاحب الامر گویا ہوا | کیا استعاذہ پڑھا تسمیہ
خوشا قدرتِ خالقِ صبح و شام | یہ آیت پڑھی با فصاحت تمام

وَنُرِيدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَ نُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ

کہ یعنی یہ منظور ہے اب ہمیں
ضعیفوں پہ اظہار احسان کریں

کریں انکو ہم پیشوایان دین
کریں انکو ہم وارثان دین

زمین و زمان پر مسلط کریں
ہر اک طرحکا اقتدار انکو دیں

نہ فرعون و ہامان پہ رکھیں نہان
کریں دونوں کی لشکر و نیز عیان

اماماں دین کی وہ عزت و قدر
مدام اوس سے تھے پر حذر اہل غدر

خبردار اے سامعین خبر
ابوبکر عمر

غرض بعد اذکار رب ودود
ہوئے آپ مصروف ذکر درود

محمدؐ سے پھر اپنے والد تلک — پڑھا خوب جسل علی یک بیک

وہین آکے اکبار طائر وہان — ہوئے آس پاس اونکے حاضر وہان

حسن عسکری سلیمان مکان — یہ گویا ہوئے ایک طائر سے ہان

حفاظت سے اس طفل کو لیکے جا — ہر اک چلے کے بعد پھر لیکے آ

یہ جب سن چکا طائر حق نیوش — لیا اپنے راکب کو بالاے دوش

اوڑا ناز کرتا ہوا باغ باغ — گیا اور بھی آسمان پر دماغ

جو طائر وہان اور باقی رہے — تو وہ بھی سوے آسمان اوڑ گئے

یہ گویا ہوے پھر امام کریم — کہ اے جان جان تجھ پہ فخر کلیم

جسے اوسکی مادر نے سونپا تھا جب — اوسیکو تجھے سونپتا ہون مین اب

سنا یہ جو نرجس نے ارشاد شاہ — لگی رونے اک کھینچکر لمبے آہ

کہا شہ نے خاموش اے بیحواس — کوئی دم مین پھر لائینگے تیرے پاس

کسی اور کا دودھ تیرے ہوا
پیئے گا نہ ہرگز ترا مہ لقا

ملا ماں سے پھر جس طرح تھا کلیم
کہ قرآن مین فرما چکا ہی کریم

جدا تجھسے ہو گو کہ یہ نازنین
ملائیگا خلاق چرخ و زمین

حکیمہ نے حضرت سے پھر یہ کہا
جواب صاحب العصر کو لیگیا

وہ طائر ہی کون اے خدا کے ولی
کہا شہ نے روح القدس ہے یہی

موکل ائمہ پہ حق نے کیا
اونھین تا کہ حاضر رہین دائما

بدی کے محافظ رہین عمر بھر
کرے علم و حکمت کا مفتوح در

حکیمہ سے مروی ہی مین ناگہان
گئی بعد چالیس دن کے وہان

جو دیکھا تو اک طفل رشک قمر
خرامان ہی گھر مین ادھر اور ادھر

کہا مین نے حضرت سے ای ابن اخی
ہوا دو برس کا مگر یہ صبی

کہا مسکرا کر کہ اے عمہ سن
نہین تجھکو معلوم کیا یہ سخن

اماموں کے پیغمبروں کے پسر | مگر جو کہ ہین جانشین پدر
زمانے کے اطفال سے مطلقا | وہ بالعکس پاتے ہین نشو و نما
وہ کما ہے یکسالہ دکھلائی دین | سنین بطن مادر مین باتین کرین
وہ قرآن پڑھین بطن مین ہر اتمان | خدا کی عبادت کرین ہر اکدن
بسوے صبی امام و رسول | ملائک کرین آسمان سے نزول
رضاعت مین اونکی اطاعت کرین | غلاموں کی مانند خدمت کرین
حکیمہ سے مروی ہے معمول پر | یونہین بعد چلہ تھا میرا گذر
مگر ایکدن مین جو وارد ہوئی | تو دیکھا کہ پیش حسن عسکری
ہے ایک مرد سنجیدہ بیٹھا ہوا | لڑکی مین نہ پہچانا جو مطلقا
کہا شہ نے عمہ ادھر آئیے | اسی کے قرین جلسہ فرمائیے
تعجب سے مین نے یکایک کہا | کہاں آپ بٹھلاتے ہین واہ وا

کہا شاہ دین نے نہیں اجنبی ۔ یہ فرزند نرجس ہی میرا وصی

جدائی ہی اب میری مت سے قریب ۔ مری جا پہ ہو یہ خدا کا حبیب

اطاعت مین اوسکی تامل نہ ہو ۔ کہے یہ جو کچھ گوش دل سے سنو

جو یہ منع کردے نکرنا کبھی ۔ جو دے حکم اوسمین نہ کرنا کبھی

غرض بعد چندے ہوا اک ملال ۔ حسن عسکری نے کیا انتقال

بدستور ہر روز ہر صبح و شام ۔ ہوئی حاضر بارگاہ امام

رہی خدمت صاحب العصر مین ۔ کیا کی بجان و بدل طاعتین

جو مین چاہتی تھی کرون کچھ سوال ۔ خبر دیتے تھے آپ قبل از مقال

حکیمہ سے راوی یون لکھ گئے ۔ کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے

گئی بعد ۳ روز پھر مین وہان ۔ کہا کہتے ہی میرا مولا کہان

کہا شاہ نے اوسکو سونپا اوسے ۔ احق ہی جو ہم تم سے اوسکے لئے

اگر سا تو ین دن پھر آئینگی آپ
یہان اوسکو البتہ پائینگی آپ

جو مین روز ہفتم گئی پھر وہان
تو گہوارہ مین تھا امام زمان

وہ گہوارہ وہ طفل روشن جہان
ہوا اک بدر گویا سیان ہلال

ہنسا دیکھکر مجھکو وہ مہ لقا
چٹکنے لگے غنچے وہ گل کھلا

کہا بلبل دل نے یہ گلعذار
گلستان ایجاد کی ہی بہار

کہا شہ نے پھر مجھسے عمہ اسے
ادھر لائے آپ ادھر لائے

جو مین لیگئی اوسکو پیش حضور
لیا گود مین پھر بفرط سرور

دہن مین زبان شاہ نے پھیر دی
کہ اک پنکھڑی غنچہ مین کھل گئی

کہا پھول منہ سے جھڑین ایسی
نمایان ہون درج دہن سے گہر

رہے کور وکر چشم و گوش حسد
یہ تکلم یہ جب ہوا گوش زد

کیا حجت کبریا نے کلام
شہادت اداکی بس اول تمام

نبی پہ درود اور اماموں پہ بھی | پڑھا اولسے بسم اللہ آغاز کی

وہ آیت سنائی جو ہین لکھ چکا | کہا پھر یہ پڑھنے لگا اسم خدا

سنا دو وہ جبریل سے جو سنین | خدا نے جو بھیجین پئے مرسلین

یہ سنتے ہی کھولی زبانِ جواب | فصاحت بلاغت نے پایا خطاب

صحیفے سے آدم کے کی ابتدا | بالفاظ سریانی اوسکو پڑھا

پھر ادریس کی نوح کی ہود کی | کتابین پڑھین اور صالح کی بھی

خلیلِ خدا کا صحیفہ تمام | پڑھا حرف حرف آپنے لا کلام

تو پھر بعد توریت معجز ظہور | پڑھی لحن داود مین سب زبور

جو انجیل عیسیٰ کو ازبر پڑھا | تو قرآن اللہ اکبر پڑھا

رسولونکی ازبر حکایات سب | وہ اعجاز و ادیان رنج و طرب

بیان کردئے چشم دیدہ کیطرح | سنائی یہ در گوش شنیدہ کیطرح

حسن عسکری نے کہی پھر یہ بات ۔ کہ عمہ جو خالق نے کی التفات

مجھے عہد میں امت اوس نے دیا ۔ تو پھر دو ملک کو موکل کیا

کہ لیکر گئے اوسکو بالاے عرش ۔ دو بالا ہوا نور سیماے عرش

مخاطب ہوا اوس سے رب العلا ۔ کہا آفرین مرحبا مرحبا

کہ پیدا کیا میں نے تجھکو یہان ۔ پے نصرت دین حق بیگمان

مری شرع تا تجھسے پاے رواج ۔ تری ذات پر ختم ہون احتیاج

مرے بندون مین سرفرازندہ ہے ۔ ہدایت ترے نام سے زندہ ہے

ترے مرتبہ سے جو آگاہ ہو ۔ زمانہ مین تجھ جیسے رہ نہو

ہم اوسپر ہمیشہ کرینگے عذاب ۔ جو تیری اطاعت کرین دین ثواب

شفاعت سے جس جسکا حامی ہو تو ۔ اوسے بخشدین ہم بلا گفتگو

ترے حکم سے جسکو انکار ہو ۔ وہ بندہ معذب ہو فی النار ہو

عجب لطف کر ساتھ رہتا تھا | پھر اون دو فرشتون نے گویا کہا
کہ لیجاؤ ابا وسکو والد کے پاس | پاس وہ امانت بصد حفظ و پاس
کہو میری جانب سے اوسکو سلام | سنا دو یہ پھر روح پرور پیام
کہ ہم اسکے حافظ ہین ناصر ہین ہم | نہ دیکھے گا یہ دشمنون کے ستم
یہانتک کہ ظاہر کرین ہم اسے | کہ تا دین حق کو یہ برپا کرے
ہم اسکے سبب سے میان جہان | کرین اہل بطلان کے زائل نشان
ہمارے لئے یہ بروے زمین | مروج کرے دین حق ہر کہین
جناب حسن عسکری کا غلام | نسیم خردمند کا ہی کلام
کہ جب صاحب الامر پیدا ہوا | ہزارون کا دل اوسپہ شیدا ہوا
بس اک جھنک آئی تو نام خدا | ہوا اسطرح حرف زن مرحبا

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ

کہا پھر یہ ہی ظالموں کو گمان
مٹائینگے ہم حجتِ حق کو یان

مگر جب مجھے حضرتِ کردگار
ذرا باتیں کرنیکا دے اختیار

تو ہوں سینۂ ظلم و کین برطرف
یقین ہو یہین ہر کہین ہر طرف

یہ کہتا ہی پھر وہ غلامِ امام
ولادت سے گذری اک شب تمام

کہ ناگاہ اک چھینک آئی مجھے
کہا شہ نے حق رحم تجھپر کرے

بشارت میں دیتا ہوں اس چھینک کے
نہیں موت سے تین دن تک خطر

شنو ہوشمندانِ اربابِ علم
مناسب ہی ردِ مخالف یہان

سوالات ہرچند تھے بے محل
جوابات ہیں آخرِ داستان

ہر اک حرف گویا ہی مہرِ سکوت
ہوئے بند اوس سے دریدہ دہان

محمد بنِ بابویۂ خبیر
محدث کئی اور بھی بے نظیر

روایت یہ کرتے ہیں ایمرد نیک
سند معتبر سعد قمی سے ایک

سنا کہ اک شخص مجھسے اولجھنے لگا — بہت آیا وہ سب سمجھنے ذرا

بہت بات میں نے پہلے تو اک بحث کی — پھر آخر کہا تجھسے پوچھوں ذرا

روافض کیا کرتے ہیں سب کے سب — کہا جو یہ انصار پر طعن سب

یہ منصب چھپا ہی نہ یہ ہو تہا — کہ بوبکر پہلے سے پیدا ہوا

اسی وجہ سے سید الانبیا — اٹھے وہ شب کو تھے سب سے سوا

اسی واسطے لیگئے سوے غار — شناسا سمجھ کر کچھ اپنا مرا

کہ ثابت تھا حضرت پہ فی الواقعی — کہ میرے بعد ہوگا خلیفہ یہی

اگر مار ڈالیں گے اعدا اسے — تو پائیگی امت خلیفہ کسے

علی کو حوالہ کیا رخت خواب — اگر قتل بھی ہو تو ہو وہ جناب

غرض میں نے اس بات کے سب حساب — دیئے اوس مخالف کو فوراً جواب

ولیکن نہ ساکت ہوا وہ ذرا — کہا بغض ہی تمکو او سنیئے ذرا

عمر اور ابوبکر کو بس مدام
منافق سمجھتے ہو تم لاکلام

شب عقبہ جنہین ہی مفتوح قاف
خلیفہ کو مرتد کہا صاف صاف

دلائل قیاسی تراشا کرو
ہم اک بات کہتے ہین تم سن تو لو

بتاؤ کہ اسلام شیخین کا
رضا سے تھا یا جبر سے مطلقا

کیا شہ نے اندیشہ اس بات پر
ہوئی فکر مجکو کہ اس سے اگر

کہونگا برغبت مسلمان ہوے
کہے گا نفاق اونہین پھر کس لئے

اگر مین کہونگا ہوے جبر سے
تو مجھکو جواب اوسکا یہ دیجے

کہ مکہ مین اسلام تھا کب قوی
جو کفار پر جبر کرتے نبی

سمجھکر یہ دلمین ہوا مین خموش
اوٹھا ابر سا خود بجوش و خروش

لکھا گھر مین آتے ہی مین نے یہ حال
زیادہ تھے چالیس سے وہ سوال

ارادہ تھا بھیجون اسے مین ابھی
حضور جناب حسن عسکری؏

مع ابنِ اسحاق احمد بنام ‌ ‌ ‌ وکیلِ امام علیہ السلام

مگر یہ سنا جب تجسس کیا ‌ ‌ ‌ کہ وہ سامرے کو روانہ ہوا

یہ سنتے ہی مین اوسکے پیچھے چلا ‌ ‌ ‌ کہا راہ مین ماجرا جب کہا

وہ بولا کہ چل تو بھی حضرت کے گھر ‌ ‌ ‌ مطالب جو مطلوب ہون عرض کر

مرا کوکب بخت تابان ہوا ‌ ‌ ‌ تو ہمراہ اوسکے شتابان ہوا

تو تقدیر مشتاق تھی رو براہ ‌ ‌ ‌ رسائی ہوئی تا درِ بارگاہ

اجازت ملی جب بصد احترام ‌ ‌ ‌ ہوا داخلِ خانقاہِ امام

مری آنکھ جب شاہ پر پڑ گئی ‌ ‌ ‌ نگہ چشم خورشید سے لڑ گئی

عجب چشم بد دور دیکھا جمال ‌ ‌ ‌ زہے قدرتِ خالقِ ذوالجلال

وہ نورِ منور کا نور و ضیا ‌ ‌ ‌ وہ چشم مطہر کا طور و صفا

نظر آیا اک لمعۂ لاجواب ‌ ‌ ‌ فلک نے بھی پایا نہ جسکا جواب

پسر ایک دامن پہ تھا جلوہ گر — بنی جس پہ تصویرِ شمس و قمر

اوسے جسکہ نورِ مجسم کہا — تو [illegible] ماہِ کامل کہا

اگر اوسکو کہیے گلِ ماہتاب — کہاں اون میں [illegible]

صنوبر سے اعلیٰ وہ بوٹا سا قد — گلِ نرگس اک چشم و گوش

وہ فرقِ مبارک وہ کاکل کا پیچ — وہ گلدستۂ تر پہ سنبل کا پیچ

کتابت میں مصروف تھی شاہِ دین — خط اک لکھ رہے تھے کسیکو کہین

حضورِ رخِ سید نامدار — طلا کا تھا رکھا ہوا اک انار

بڑا بیش قیمت بہت پر ضیا — سراسر مرصع سراسر صفا

بزرگانِ بصرہ سے باصد سرور — کسی نے وہ بھیجا تھا پیشِ حضور

کسی دن جو وہ کودکِ محترم — رقم کرنے دیتا نہ تھا اک قلم

تو رکھ دیتے تھے شاہِ دین وہ انار — قرینِ طفل کے تا کہ دیکھے بہار

جو طفل اوسکی جانب کو ہوا رجوع
لگا بات کو پھر آپ کرنے شروع

بس اک کیسہ پھر ابن اسحاق نے
زمین پر دھرا روبرو شاہ کے

کہ سب اکسو ساٹھہ مین لے گنین
زر و سیم کی تھیلیان اوسمین تھین

وہ بھیجی ہوئی تھین پی شیعیان
تھی ایک ہر پر مہر نا دریان

کہا شاہ نے طفل سے اے پسر
ہدایا اوٹھا لے یہ سب دیکھکر

بحسب رضا و بحسب سرور
کر اسمین تصرف تو اب بے قصور

کہا اے پدر کب روا ہے بھلا
کسیطرح یہ دست طاہر اوٹھا

کہ ہے میل اب سو سے مال حرام
کہ ہے تحفۂ رجس و باطل تمام

کہا شاہ نے ابن اسحاق سے
کہ تو خود نکال اسکو تا دیکھیے

کرین ہم جدا سر بسر بالتمام
بحکم شریعت حلال و حرام

کیا کیسہ سے ایک صرہ عیان
کہا صاحب الامر نے ناگہان

کسی شخص نے نذر بھیجا ہو زر — ہو قیم کے فلانے محلے میں گھر

کہا اسنے فقط آئین ہیں اشرفی — چلی پیچ قیمت ہے میراث کی

ہوئے باپ اوسکے جو پوتے تھے — وہ اوس نے مجھے بیچ کر بھیجے اب

مگر جو وہ اسمین ہیں ویسے نہیں — کہ ہیں سیات جانتے سمجھکر

کہا لے سے ہیں اسمین ڈالے کبھی — سن ہجری اسحاق تین اشرفی

کہا شاہ نے سچ ہے جو کچھ کہا — مگر کے ہیں آئین تراسم اب بتا

جدا اسنے یہ تاکہ اونکو کرے — کہا حضرت صاحب الامر نے

کہ ایک اشرفی اسمین سن ایجوان — ہے مشکوک و معتبر و بد فلان

منقش ہیں اعداد تاریخ بھی — یہ آدھی مٹی اور آدھی کھلی

ہے اک اشرفی اور بھی دیکھنا — کہ مقراض سے نقص اوسمین ہوا

کمی نقص مقراض سے جب ہوئی — رہی وزن میں ڈیڑھ دانگ اشرفی

بس اس صیرفی کا پولا مال حرام | یہی دونون دینار مین ناتمام

مگر انکی حرمت کا سن ماجرا | کہ تھا سال وہ جب مہینا وہ تھا

تو اس مالک صرہ کا ریسمان | کہین اوس جلاہے پہ تھا ناگہان

جو ہمسایہ مین اسکے رکھتا تھا گھر | مگر ایک مدت ہوئی جب بسر

جو تھا ریسمان چور سب لیگئے | جولاہے کو رنج و الم دیگئے

کہی اوسنے مالک سے یہ واردات | کہا مجھکو یاد رہنین تیری بات

اگر تو نہ دیگا وہ ریسمان | عوض لونگا مین دوسرا ریسمان

کیا بہت شور و غوغا کیا | غرض ہر طرح اوس سے تاوان لیا

جو رشتہ کہ چوری گیا اوسکے گھر | لیا سوت اوس سے بھی باریک تر

ستم پر ستم اور برپا کیا | کہ اوتنا ہی سب تول کر لے لیا

کہین اور بنواکے بیچا اوسے | یہ دو قرص زر اوسکی قیمت سے تھے

یہ تھی وجہ حرمت کہا ہاں سنا
سنا اور صرہ کیا اوسنے وا

کھلا صرہ نکلین وہ دو اشرفی
اوسی وضع کی اور وسی طرح کی

جدا کین وہ جب دونون تھی ما بقی
ہوئین نذر پور حسن عسکری

کیا دوسرا صرہ بھی پھر برون
کہ اب صاحب الامر کو یہ بھی دون

تو فرمایا لیجا مین کہتا ہون رد
فلانے بشر کا ہی یہ مال بد

بسر قم مین کرتا ہی عمر و معاش
فلانے محلے مین ہی بود و باش

نہ لونگا مین زنہار مال دغل
نہین اسکی حرمت مین شک کا محل

ہی دینار سب اسکے اندر پچاس
تو لیجا اسیطرح سب اوسکی پاس

کہا مینے کیا وجہ تو یہ کہا
یہ ہی جو فروش اور گندم نما

یہ اون کے ہونگا ہی پول حرام
جو تھی مشتری قیمتو نمین تمام

ہوا اپنے حصے یہ جب اسکو میل
تو افزودنا پیے مین بھر بھر کی کیل

غرض مال اون حصہ دار ونکا بھی — شریک اوسکے اس مال مین ہین ابھی
کہا شاہ دین نے یہ سب ماجرا — اسیطرح ہی اے پسر سچ کہا
ہوا حکم پھر ابن اسحاق کو — کہ لیجاؤ مالک کو واپس کرو
کہو اوس سے اون حصہ دار ونکا مال — حوالے کرے سب بلا قیل و قال
ہمین مال ایسا نہین چاہیئے — تغلب کا ایسا نہین چاہیئے
کہا پھر شہ دین نے وہ جامہ دے — جو اوس پیرزن نے ہی بھیجا مجھے
کہا ابن اسحاق نے اے حضور — وہ رکھا تھا خرجی مین مین نے ضرور
مکانپر مگر سہو سے رہ گیا — ابھی جا کے لایا یہ کہکر اوٹھا
گیا وہ تو کی اسطرف کو نظر — یہ فرمایا مجھسے چلے تم کدھر
وہانسے یہانتک کیا کیون مرور — کہا مین نے بہر لقائے حضور
کہا جو سائل تھے ہمرہ وہ اب — کہان ہین کہا مین نے حاضر ہین سب

اشارہ یہین تسہ نی کہا کر شروع ‏ مگر صاحب الامر سے کر رجوع

سوالات کرتا میرا نور عین ‏ جوابات وہ دے کہ ہو دلکو چین

یہ سنکر کہا صاحب الامر سے ‏ سن ای ابن مولا و مولا امری

روایت یہ پہونچی ہی تا گوش جان ‏ محمد نے بہر طلاقِ زنان

علی ولی کو دیا اختیار ‏ تو حیدر نے روز جمل ایکبار

روانہ کیا قاصدِ خوش مقال ‏ کرے جاکے تا عائشہ سے سوال

کہ اسلام کو اہلِ اسلام کو ‏ ہلاکت مین اب تو نے ڈالا ہی جو

تو ہی مادرِ مومنان وہ خلف ‏ نکر جان و ایمانِ مومن تلف

اگر اب بھی باز آے اس کام سے ‏ تو بہتر و الا ابھی مین تجھے

بحکمِ پیمبر بوجہہ نفاق ‏ خبردار رہنا کہ دونگا طلاق

کہا صاحب الامر نے جب سنا ‏ کہ ہان سعد ہی تو نہین یہ ماجرا

خدا نے پیمبر کے ازواج کا
تکریم عالی کیا مرتبا

مقرب ہوئیں جب معزز ہوئیں
ملی حرمت مادر مومنین

نبی نے کہا اپنی حین حیات
علی ولی سے کہی تھی یہ بات

کہ حق نے بزرگی جو دی ہیں انھیں
وہ سب مرتبے اور سب عزتیں

جبھی تک ہیں باقی کہ ہر روز و شب
رہیں یہ خدا کی اطاعت میں سب

پران باوفاؤں میں جو ہو وفا
کرے بعد میرے گناہ خدا

ہو تجھ سے مہیا سے جنگ و جدل
طلاق اوسکو دیدینا تو برمحل

کرانا اوسے اس شرف سے علی
تو مالک ہے میری طرف سے علی

یہ کہتا ہے پھر سعد فخر اناس
کیا صاحب الامر سے التماس

کہ تفسیر اس آئے کی فرمائے
کہا تھا جو موسی سے اللہ نے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

کہ یعنی کرو دور نعلین پا — یہ صحرا ہے وادالمقدس طوے

مورخ کتابون مین ہین لکھ گئے — جو نعلین موسے تجھے پہنے ہوے

بنی تھی وہ مردار کی پوست سے — کیا اس لئے منع انکو سے

کہا صاحب الامر نے چپ رہو — کہ کہتے ہین ایسا جو مین ہرزہ گو

وہ موسے پہ کرتے ہین اک افترا — نبوت کو جاہل سمجھتے ہین کیا

یہ دو حال سے سعد خالی نہ تھا — روا تھی نماز اوسمین یا نا روا

اگر اوسمین جائز تھی اونکی نماز — تو وادی اقدس مین تھا بھی جواز

اگر تھا نہ اوسمین جواز صلات — تو موسی پہ بہتان ہے یہ واہیات

نہ تھا اونپہ ثابت حلال و حرام — مگر کفر ہے جاہلون کا کلام

کہا مین نے پھر اے امام زمان — کرین آپ تفسیر اسکی بیان

کہا اے خبر سوے دشت طوے — جو موسی قدم رنجہ فرما ہوا

کہا یا الٰہی محبت تری | مرے دلمین اسوقت خالق ہوئی

سوا تیرے اب غیر کی یاد سے | مبرّا کیا دلکو تیرے لئے

ابھی تک مگر تھا یہ باقی خیال | کہ لیجائے آگ بہر عیال

تو خالق نے یہ بات اوس سے کہی | عبارت تھی نعلین سے بس یہی

ہوا حکم نعلین اپنی اوتار | خیال اونکا دلمین نہ کچھ زینہار

علایق جو ہین بس نکھا اونکا غم | ہو میری محبت مین ثابت قدم

روایت مین یون ہی کہ کہتا ہی سعد | کہا مینے پھر شاہ سے اسکے بعد

کہ قرآن مین ارشاد رب العباد | جو یہ کاف ہا یا ہی پھر عین صاد

مجھے اسکی تاویل تبلائیے | یہ کیا راز ہین آپ فرمائیے

کہا سنکے یہ پانچ حرف ابجا | ہی تحیے نبی کے پدر کی دعا

کہ حق نے پئے سید المرسلین | لکھے درمیان کتاب مبین

یہ تفصیل و تصریح سن ماجرا — یہی اوس نے خالق سے کی تھی دعا

کہ اسمائے آلِ عبائے کرام — کرے اوسکو تعلیم ربِ انام

شدائد مین تا کام آئین یہ حرف — بلا و غمین کرے دین یہ کار شگرف

تو جبرئیل نے حسب ایمائے پاک — سکھائے اوسے آکے اسمائے پاک

وہ جب تک کہ منجملہ پنجتنؑ — محمدؐ علیؑ فاطمہؑ یا حسنؑ

زبان سے کیا کرتا تھا اپنا ورد — بھٹکتا نہ تھا رنج و غم دل کے گرد

مگر نام پاکِ امام حسینؑ — جو آتا تھا لب پر تو جاتا تھا چین

یہ ہوتا تھا جوشِ بکا و الم — سماتا نہ تھا اوسکے سینہ مین دم

غمِ دل گرفتہ نکلتا نہ تھا — دل اوسکا سنبھالے سنبھلتا نہ تھا

کیا آخرکار حق سے سوال — کہ آگاہ کر مجھکو اے ذوالجلال

کہ مین چار ناموں سے ہوتا ہون شاد — مگر اسکو جسوقت کرتا ہون یاد

غم و رنج کا مجھپہ ہوتا ہی جوش ... ہوا ہے مصیبت اوڑاتی ہی ہوش

وہ ہوتا ہی اک جوش رقت مجھے ... نہین ملتی رونے سے فرصت مجھے

خدا نی شہادت کا سب واقعہ ... وہ غربت وہ کربت وہ جور و جفا

کہی وحی مین اوس سے سب روئداد ... سر کاف ہا او ریا عین صاد

کہ ہی کاف سر سر کربلا ... تو ہی بعد اوسکے ہلاکت کی ہا

ہی یا سے یزید ستمگر مراد ... عطش صبر ہی عین ہی حرف صاد

وہ جبرئیل سے سن چکا جب خبر ... چلا غم کا اک ارہ بالا سے سر

رہا کعبہ دلمین اسدرجہ سونز ... نہ مسجد سے باہر گیا تین روز

کسیکو نہ آنے دیا اپنے پاس ... اکیلا ہی رویا کیا بیحواس

مثال ابر کے اشکباری رہی ... فزون برق سے بیقراری رہی

کبھی مرثیہ پڑھکے رویا کیا ... یہ کہکر کبھی جان کھویا کیا

خدایا دل سیدِ انس و جان — کہاں اور یہ دشتِ غربت کہاں

غضب ہے یہ آفت یہ رنج و بلا — پئے خاطرِ اشرفِ انبیا

بہتر وہ صدمے وہ اک جانِ زار — وہ سوکھا گلا اور خنجر کی دھار

وہ شدت کی دھوپ اور بچوں کی پیاس — عزیزوں کی لاشیں پڑیں آس پاس

وہ شبخون کا دھڑکا وہ پاسِ خیام — وہ لاکھوں کے جرگے وہ اک تشنہ کام

وہ گردن وہ سینہ وہ جبہ وہ سر — وہ تیغ و سنان و خدنگ و تبر

یہ بیداد اللہ اکبر یہ طور — یہ اک بھوکے پیاسے پہ یہ ظلم و جور

کٹیگی جو خنجر سے وہ بوسہ گاہ — محمد کا احوال کیا ہوگا آہ

غمِ قتلِ فرزند مین زار زار — وہ روئیگا مانندِ ابرِ بہار

خدایا یہ آفت علی کے لئے — مصیبت یہ اپنے ولی کیلئے

دلِ خستۂ فاطمہ اے خدا — مصیبت مین یون جیتے جی ہو مبتلا

تڑپکر زمین پر گری کبھی | وہ نالون پہ نالے کری کبھی
جو لختِ جگر کا تن چاک چاک | وہ دیکھی کہ کیونکر نہو لی ہلاک
کبھی لیکے خونِ شہید حزین | لگا لیتی بالائے روئے جبین
یہ کیا غم ہی یارب یہ کیسا الم | سنا بھی نہ تھا ابتک ایسا الم
کوئی دم مین جاتا ہی سودا مجھے | نہین تاب اب غم کی صہا مجھے
خلش کیون نہ دلکو ہو مدنگاہ | مجھے ایک نشتر ہی ہر آمد آہ
دمِ تیغ ہی یا دم سرد ہی | ہوئے دل کے ٹکڑے غضب درد ہی
پڑی اس مصیبت پہ جسدم نگاہ | ہوا میری آنکھون مین عالم سیاہ
کوئی چیز عالم کی بھاتی نہین | یہ آب و ہوا اب خوش آتی نہین
بجھا کر جلاتا ہی سوزِ درون | بتا یا الٰہی مین اب کیا کرون
تسلی دل زار پاتا نہین | الٰہی مجھے صبر آتا نہین

پہ اک ہر ہوا حسرت آلودگا
کبھی شکل بسمل تڑپنے لگا

کبھی خوب دل کھولکر زار زار
وہ رونے لگا شکل ابر بہار

جو آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے
تو مردم سراپا ٹپکنے لگے

وہ جاتھا ڈالے گئے متصل
کہ بل ہل گئے سننے والوں کے دل

کہا پھر کہ اے خالق ذوالجلال
ڈھلی وہ پہر اور آیا زوال

بہار جوانی خزاں سے بدلی
تصور بندھا سرگرانی ہوئی

بڑھاپے میں کر میرے دلکو جوان
پسر دے کہ ہو انبساط جہان

تر و تازگی باغ امید پائے
کہ نخل کہن سے ثمر ہاتھ آئے

سراپا ہو رشک گل سر بسر
پھڑک جائے مثل عنادل پدر

عطا کر وہ الفت بہم یکدگر
کہ یک جان دو قالب کہیں سب بشر

جدائی نہ باہم ہو شام و سحر
رہیں شکل آئینہ پیش نظر

ہر اک وقت دیکھوں رخِ رشکِ ماہ — کہ پیری میں بڑھ جائے نورِ نگاہ

غرض اوس سے بیحد و بے انتہا — محبت ہو اس بندہ کو اے خدا

عطا ہو جب ایسا پسر گلعذار — تو اوسپر مصیبت پڑے بیشمار

کہ ہو یہ دلِ نوحہ گر پاش پاش — مرا بے چھری ہو جگر قاش قاش

کہ جسطرح اکدن محمد رسول — پئے قتلِ فرزند ہو دل ملول

اوسیطرح مجھکو بھی داغِ پسر — کرے مبتلا غم میں شام و سحر

ہوئی ختم جب یہ دعا ایکبار — ہوا نخل امید کا باردار

جو خالق نے یحیے کو پیدا کیا — تو ماں باپ کو اوسنے شیدا کیا

یہانتک کہ یحیے علیہ السلام — پے ابنِ زہرا علیہ السلام

شہید جفا و ستم ہو گیا — پدر مورد درد و غم ہو گیا

مطابق تھے یحیے کے حالات بھی — بحالاتِ ابنِ علیِ ولی

رہے بطن میں چھ مہینے تلک — حسینؑ اور یحییٰؑ ہیں اسمیں شریک

کیا عرض پھر صاحب الامر سے — کہ امت امام اپنا کسو واسطے

مقرر نہیں کرتے اے شاہ دین — دلیل اس تعرض پہ ہے یا نہیں

کہا شہ نے مجھ سے کہ اے نیکنام — بنائیگی امت جسے خود امام

وہ مصلح ہو یا مفسدِ عالمین — وہ ہو نیک یا بد بروی زمین

کہا شہ نے ہو جس سے صلاحِ حال — کہا شہ نے ممکن نہیں یہ محال

کہ امت کریگی جسے انتخاب — نہیں اوسکا معلوم عیب و صواب

نہیں اوسکے انجام سے آگہی — نہیں علم غیب آشکارا کبھی

نہیں جانتے مطلقاً بے خبر — کریگا وہ دنیا میں کیا عمر بھر

یہ امت پہ کسطرح ثابت ہوا — بھلا کسطرح یہ کھلا مدعا

کہ ہے کون سی بات میں کد اوسے — ہے مد نظر خوب یا بد اوسے

کہا حق کسے بین پیغمبر ہے
جو ہی اوسکے دلمین نہین جا

یہان اک کام ایسے بھی ظاہر ہوے
کہ مصلح ہر ایک نے جب جہان

کیا برگزیدہ نبا یا امام
مگر دیکھ لے سعد فعل عوام

وہی آخر کار مفسد ہوا
نیا تھا جو اجماع سے پیشوا

ہے تعیین امت مین علت یہی
سن اک اور بھی تو دلیل قوی

کرے عقل تیری جسے تو قبول
جہان مین جو خالق نے بھیجے رسول

انھین سارے عالم سے افضل کیا
کیا اونکو اون سب کی اکمل کیا

کیا وحی سے پھر انھین سرفراز
کھلے سب ہدایت کے اوپر نیاز

انھین اپنی امت کا ہے اختیار
یہ امت سے بہتر ہین دانا ے کار

از انجملہ موسی و عیسی اگر
کسیکو سمجھکر جو مومن بشر

تمام اپنی امت سے بہتر صواب
برغبت کرین اختیار انتخاب

کسیکو بھلا پھر ہوگا یقین — کہ نکلے منافق وہ مرد گزین
کہان بچے ہونگا نہ ہرگز گمان — منافق ہو مختار نکلا یہان
کہا شہ نے جب سعد نے یہ سنا — کہ موسی نے از روے وحی خدا
یہ چاہا جنہے اپنی دانست مین — بخوبی سمجھتا ہو مومن جنہین
کہ تا ساتھ لیجاے وہ طور پر — بحکم خداوند شام و سحر
غرض ہر طرح جملہ افراد سے — تمامی قبائل کے زہاد سے
چنے ابن عمران نے شیر جوان — نہ تھا سقم کا جنپہ ہرگز گمان
مگر عاقبت ہی یہ مشہور عام — کہ وہ سب منافق تھے مومن بنام
خدا نے یہ سب قصہ المختصر — ہی فرمایا قرآن مین بہر خبر
غرض اونکے دل کا ضلال و نفاق — نہ موسی پہ ثابت تھا بالاتفاق
جنھین نیک کردار سمجھے کلیم — سراپا وہ بدکار نکلے لئیم

پیمبر کے جب منتخب ہون خراب
پھر اجماع امت کا کیا انتخاب

کر احوال دلسے کسی کے کبھی
نہین کوئی آگاہ فی الواقعی

حقیقت بہر حال آئینہ تھی
بند صاحب تصور تو قلعی کھلی

کرے وہ معین امام زمان
جو ہے واقف آشکار و نہان

کہا سعد سے شہ نے اے متقی
مباہات سے تھا جو کہتا تہی

کہ ہمراہ اپنے رسول خدا
جو بوبکر کو غار مین لے گیا

یہ مد نظر تھا کہ مارا نجائے
خلافت مرے بعد تا ہاتھ آئے

مگر تو نے اس افترا کا جواب
دیا کیون نہ اے سعد وسکو شتاب

تمھین کہتے ہو کہ گئے تھے نبی
کہ مدت خلافت کی فی الواقعی

مرے بعد دنیا مین ہے تیس سال
کریگا کم و بیش کم ذو الجلال

عدالت سے تمنے وہ تیس کی
ہی چارون خلیفہ یہ تقسیم کی

تمہارے ہی دل مین ہی ظن عجب | کہ چارون خلیفہ تو برحق ہین سب
تو پھر کیون شب غار مین مصطفےٰ | نہ ہر ایک کو ساتھ لیکر چھپا
نظر اپنے کہنے پہ کر تو سہی | مذمت پیمبر کی ثابت ہوئی
کہ تینون خلیفہ جو باقی رہے | قصور اونکے حق مین نبی نے کیے
سبک جانکر اونکے حق سب کے سب | عداوت سے ضائع کئے بے سبب
کہا پھر کہ ای سعد نیکو صفات | مخالف جو تیرا یہ کہتا تھا بات
عمر کے ابوبکر کیواسطے | برغبت تھا اسلام یا جبر سے
نہ کیون سعد تونے یہ اوس سے کہا | برغبت تھا پر طمع کے ساتھ تھا
جو باطن مین تھے پیروان یہود | طمع اونکو عارض ہوئی بہر سود
یہودونے حال شہ مرسلان | سب اونسے کیا تھا جو مخفی بیان
یہودونکا صدق اونپہ حالی ہوا | دم بعثت سید الانبیا

بظاہر مسلمان ہوئے اسلئے — کہ ہمکو کہیں کی حکومت ملے

لگی ہاتھ جنت جو تھے پر غلاف — ہوا دل کا آئینہ ہرگز نہ صاف

حکومت کہیں کی نہ جب ہم ملی — تو وہ جوہر نکالے کہ قلعی کھلی

ملے جا کے اشرار سے بیخطر — کیا قصد آزار خیر البشر

سفر کو ہمراہ اہل نفاق — جہاں پیسکے ڈھکا ہو بالاتفاق

کہ تا اشتر شہسوار براق — کرے رم گریں احمد بے نفاق

وہیں خالق عالم الغیب کا — ہوا حکم جبرئیل کو جلد جا

بچا شر اعدا سے کر حفظ تو — نہ پہونچائیں ایذا کہیں زشت خو

یہ سنتے ہی جبرئیل مانند طیر — ہوئے حکم خلاق سے گرم سیر

کہا صاحب الامر نے کر نگاہ — عجب انکا اسلام ہے واہ واہ

یہ دونوں ہیں مانند طلحہ زبیر — طمع ہی طمع نام ایمان بخیر

ادھر ہو گئے شہ نفع دار فنا | تھی جس طرح کی بیعت مرتضیٰ

میسر نہ جس دم حکومت ہوئی | نہیں پھر گئے نقض بیعت ہوئی

خروج و جدل کی ہوئے مرتکب | گئے دین و دنیا سے وہ مضطرب

یہانتک رہا باب ارشاد باز | کہ ہمراہ والد پڑھائی نماز

ہوئے صاحب الامر ذوق فزا | میں اپنے مکان کو وہانسے چلا

ملا ابن اسحاق مابین راہ | پریشان و گریان بحال تباہ

کہا میں نے کیا حال ہے اے جوان | سبب آہ و زاری کا کر تو بیان

کہا میں وہ جامہ جو لینے گیا | بہت چھان مارا نہ پایا پتا

وہ ہدیہ جو تھا پاس گم ہو گیا | میں کھویا گیا جب سے وہ کھو گیا

کہا میں نے ہرگز نہ تو فکر کر | یہ آقا سے جا کر ابھی ذکر کر

گیا ابن اسحاق گریاں بحال | کھڑا پایا ہنستا ہوا خوش خصال

پئے آلِ اطہار خیر الانام | زبان ہو وقفِ ذکرِ درود و سلام

کہا دیکھ آیا ہون جا جا وہی | تہِ پاے اقدس ہے بچھا وہی

اوسی پر ہین مشغول و محوِ نماز | قدم سے ضعیفہ ہوئی سرفراز

یہ سنکر کہا مین نے شکر خدا | مگر جب تلک سامرے مین رہا

ہوا حاضرِ بارگاہِ امام | بلا ناغہ ہر وقت ہر صبح و شام

رہا صاحب الامر سے فیضیاب | زیارت مین پائی شرف بے حساب

مگر وقتِ رخصت جو پیشِ حضور | گیا مین مع احمدِ ذی شعور

تھے اور ساتھ میرے دو مردِ کہن | خردمند دیندار قمی وطن

کہا پہلے احمد نے بعد از سلام | کہ مین کیا کہون ابن خیر الانام

یہان سے مرا کوچ نزدیک ہی | جہان میری آنکھون مین تاریک ہی

ہوا ہی بہت شاق دوری تری | کہان مین کہان پھر حضوری تری

خدا سے یہی مدعا و مرام | کہ بھیجے ہمیشہ درود و سلام

ترے جد امجد پہ شام و سحر | ترے والدِ ماجدِ پاک پر

محمد سرور سرورِ مرسلین | علیؑ ولی شاہ دنیا و دین

تری والدہ پر ترے باپ پر | حسن پر حسینؑ پر جو ہین والا گہر

جو ہین بہترین جوانانِ خلد | بہارِ عذارِ خیابانِ خلد

ترے جملہ آباے اطہار پر | اماماں اولاد خیر البشر

اسیطرح پھر تجھپہ اے شاہ دین | پسر پر ترے پھر ہمیشہ یونہین

خدا سے طلبگار ہون مین یہی | رہے اوج پر شانِ نعمت تری

ہمیشہ ترے دشمنون کو خدا | کرے ذلت و حزن مین مبتلا

مرا دیکھنا یہ نہو آخری | نہو فوت مجھسے زیارت تری

جو ہو سکی زبانی سنا یہ کلام | جھڑی لگ گئی ایسا روئے امام

ہوئی اشک جاری علی الاتصال | کہا ابنِ اسحاق سے یہ مقال
مگر بس دعائین زیادہ طلب | کہ تو اس سفر مین بفرمانِ رب
کریگا یقیناً جہاں سے سفر | ترا دارِ رحمت مین ہوگا گذر
مقرر تو مر جائیگا اے سعید | شب قبر ہوگی تجھے روزِ عید
سنا جب یہ احمد نے انجام کار | ہوا پہلے بیہوش وہ بیقرار
ذرا غشی سے جب افاقہ ہوا | کہا شاہ سے اے مرے مقتدا
برائے خدا بہرِ خیر الورا | یہی آپ سے ہے مری التجا
سرافراز و ممتاز فرمائیے | کفن مجھکو یا شاہ دلوائیے
وہین ہاتھ لیجا کے مسند تلے | دئے اوسکو تیرہ درم شاہ نے
کہا خرچ مت کر کچھ اسکے سوا | سفر مین یہی زادہ ہے ترا
مگر تو کفن کا جو طالب ہوا | تجھے وقت پر وہ پہونچ جائیگا

کبھی اجر نیکوں کا رب انام | نہیں کرتا ہے ضائع اے نیکنام
چلے شاہ سے ہوکے رخصت جو سب | رہے تین فرسخ پہ چلوان شب
ہوا تب سے احمد کا تغیر حال | ہوئی یاس و امید سہل و محال
بلایا اوسے جلد اپنے قرین | جو تھا مرد قمی وہانکا مکین
کہا بعد ساعت کہ جاؤ اوٹھو | مجھے اب اکیلا یہیں رہنے دو
وہانسے بس اکبار ہم سب اوٹھے | جہان تھی جگہ اپنی اپنی گئے
رہا رات بھر انتظار سحر | دم صبح کا نور آیا نظر
جناب حسن عسکری کا غلام | سر و افسرنگ کافور نام
کہی آتے ہی یہ ہم سبسے بات | تمہیں صبر دے خالق کائنات
کیا ہی جو غم ابن اسحاق کا | تمہیں عاقبت اجر دیگا خدا
جو ہیں اوسکو غسل و کفن دیکے با | چلو لگکے سب دفن کر دو ذرا

کہ تھا جسم موتی مین منظور وہ
یہ کہکر ہوا جلد کافور وہ

اوٹھے ہم غم رنج کھاتے ہوے
کیا دفن احمد کو جاتے ہوے

سنو طفل اشک غم و خرمی
ازل سے ہے شادی و غم توامان

حسن عسکری نے کیا انتقال
ہوا مسند آرا امام زمان

الہی حجاب جدائی اوٹھے
کہان مور پائے سلیمان کہان

محمد بن بابویہ اس مثال
زبانی بو الادیان لکھتے ہین حال

کہ پیش جناب حسن عسکری
مین رہتا تھا حاضر پئے چاکری

لکھا کرتا تھا خط جو آقا مرا
وہ لے لے کے جاتا تھا مین جابجا

یہانتک کہ اک روز پیش امام
گیا حسب عادت مرا ہے سلام

تو دیکھا کہ ہین اوس مرض مین حضور
کیا جسمین محنت سے سرامرور

اطاعت مین سرگرم پاکر مجھے
کئی خط مدائن کو لکھکر دئے

کہا پندرہ روز کے بعد تو — کریگا سوے سامرہ اپنا رو

وہاں سے پلٹ کر جو تو آئیگا — سنیگا مرے گھر سے شور و بکا

سمجھنا یہ سنکر وہ شور حزین — مجھے غسل دیتے ہین اندوہگین

کہا میرے سید مین تجھپر فدا — بھلا ہوگا واقع جو یہ واقعا

تو پھر اس امامت کا سب کار و بار — زمانے مین پائیگا کس پر قرار

کہا شہ نے ہوگا وہی کامیاب — طلب جو کرے ان خطونکو جواب

وہی ہو وہی ہو امام زمان — وہی ہو وہی پیشواے جہان

کہا مین نے اے شاہ فرمانروا — کوئی دوسری بھی علامت بتا

بتایا اوسے شاہ دین نے یہ راز — پڑھیگا مری نعش پر جو نماز

کہا مین نے کچھ اور فرمائیے — تشفی بہر طور فرمائیے

کہا شہ نے جو کوئی دے یہ خبر — کہ ہے تیری ہمیان مین یہ نقد زر

یہ سن سنکے مین غم سے مر گیا ۔ وہ عبرت سی چھائی کہ در در گیا

جو پھر یعسب غالب اسقدر ۔ نہ کچھ پوچھنے پایا بار دگر

کہ ہمیان وہ کونسی ہی بتا ۔ امام زمان دیگا جسکا پتا

چلا دم بخود مین برنج و تعب ۔ دئے نامے اہل مدائن کو سب

لئے سب جواب اولٹے پاؤن پھر ۔ ہوا سامرہ مین گذر جب مرا

تو تھا روز ماتم وہی حسب حکم ۔ تحیر مین مین ہوگیا صم و بکم

جو وارد ہوا تھا در بارگاہ ۔ سنا گھر سے اک نالہ و شور آہ

در پاک تھا مجمع شیعیان ۔ عزادار مشغول آہ و فغان

وہ جعفر ہی کذاب جسکا لقب ۔ بظاہر غمین باطناً با طرب

زبس فارغ البال بالائے در ۔ ہجوم موالی مین تھا جلوہ گر

کہ ہر شیعہ نے کرکے اوسکو سلام ۔ دئے انتقال امام انام

اوسے جب برادر کا پرسا دیا — امامت کی بھی تہنیت کی ادا

یہ سنکر کیا مین نے آخر خیال — امامت کا یارب ہوا کیا مآل

امامت کے لایق یہ فاسق نہ تھا — کہ دیکھا ہی مین نے اسے بارہا

بشغل قمار و بشرب خمر — کٹی ناچ گانے مین شام و سحر

غرض مین بھی نزدیک اوسکے گیا — کیا تعزیت تہنیت کو ادا

ولیکن نہ اوس نے کیا کچھ خطاب — نہ پوچھا نہ مانگے خطونکے جواب

کہ اتنے مین خادم ہوا اک پدید — شہیر و مسمّٰی باسم عقید

ہوا آکے جعفر سے گرم سخن — کہ چل شہ کو پہنا چکے اب کفن

یہ سنکر مع زمرۂ حاضرین — ہوا داخل خانۂ جعفرِ لعین

جو پہونچا تو تابوت آیا نظر — کہ تھا اک طرف صحن مین جلوہ گر

اوسے دیکھتے ہی بہت خوش ہوا — بنا آتے ہی آتے خود مقتدا

کیا قصد تکبیر اوّل کہی — کہا بخت نے دلکی دلمیں رہی

برآمد ہوا پردے سے ایک طفل — امامت کے لائق عجب نیک طفل

وہ نام خدا گندمی رنگ و — وہ دندان کشادہ وہ پیچیدہ مو

کہا دوش سے بس ردا کھینچکے — خبردار ای عموے بے خبر

نہیں اس امر کا ہوں سزاوار اب — تو پیچھے کھڑا ہو بحدّ ادب

یہ سنکر اوڑا روی جعفر سے رنگ — کہ داب امامت سے ہو ہو گئی تنگ

نہ کچھ کہہ سکا وہ نہ کچھ کرسکا — ہوا سرنگوں پیچھے ہٹ کر کھڑا

پھر اوس طفل نے باپ کی نعش پر — نماز جنازہ پڑھی بے خطر

کیا دفن پھر تربت اک بن گئی — بہ پہلوے قبر علی نقی

ہوئی دفن سے جب فراغت اوسے — کیا مجھ سے ارشاد اب مجھکو دے

جو ہین پاس تیرے خطوں کے جواب — دئے مین نے سب بے تامل شتاب

کیا دل نے میرے یہ وسوسہ بیان — بتائے تجھے حضرت نے جو جو نشان

کیا اوسمین سے دو امر ظاہر ہوئے — پر اک بات باقی ہے اب دیکھئے

تفکر مین تھا مین بفکر تامل — تو مین باہر آیا تو دیکھا یہ حال

یکایک ہوئی کثرت شیعیان — ہوے اہل قم وارد آستان

گئے سب بہم جویای حال امام — ہوئے سنتے ہی انتقال امام

جو پوچھا امامت ہے اب کسکی ہاتھ — اشارہ کیا سب نے جعفر کے ساتھ

وہ سب تعزیت پہلے لائے بجا — امامت کی پھر تہنیت کی ادا

کہا پھر کہ اے جعفر با خبر — ہے کچھ مال کچھ خط ہے لیکے مگر

بتا پہلے کس کس نے ہین خط لکھے — وہ سب مال کتنا ہے بتلا تو دے

سنی جبکہ جعفر نے ایسی گھڑی — ہوا زرد بس چہرۂ جعفری

ندامت سے بولا کہ یہ کیا کہا — مجھے مفت لوگون نے رسوا کیا

کہین پوچھتے غیب کی واردات
گذرا تنے مین اتفاقاً ہوا
کیا اوس نے آکر نہان کو عیان
وہ ہمیان جسمین زر وے شمار
بلمع کی بے شبہ اوسمین ہین دس
تو سب نے بلا وقفہ وہ خط و مال
کہ تو جس کسی کا فرستادہ ہے
بولا دیان یہ کہتا ہی مین نے کہا
غرض دیکھہ سنکر یہ سب ماجرا
خوشان گیا معتمد کے تئین
سنایا سب احوال فریاد کی

سنا تا ہون نبتی نہین کوئی بات
وہان خادم صاحب العصر کا
وہ خط ہی فلان کا وہ خط فلان
ہزار اشرفی لائے ہو سکہ دار
سراسر حوالہ کرو مجھکو بس
دیا اوسکو سب بھر کیا یہ مقال
امام زمان اب وہ شہزادہ ہے
کہ اب تیسرا امر بھی کھل گیا
وہانسے وہ کذاب جعفر چلا
جو اوسوقت تھا بادشاہ زمین
ہوا خوب برہم وہ سلطان بھی

کئی خادمون کو معین کیا ۔
امام زمان کا تجسس رہا

مگر اتفاقات سے چھپ گئی
کنیز جناب حسن عسکریؑ

کہ جس صاف طینت کا صیقل تھا نام
دل آئینۂ روئے حبِ امام

کہا معتمد نے یہ کر کے طلب
بتا ہی کہان صاحب الامر اب

کیا اوسنے انکار اظہار سے
مگر حفظِ خانِ حزین کیلئے

پئے رفعِ ظن و زبان ضرر
کہا کچھہ تو قہر الٰہی سے ڈر

مری قتل کا تو نکر حوصلہ
کہ مؤمن اپنے آقا سے مین حاملہ

کہا معتمد نے یہ سب سے کہ ہان
ہی ابن شوارب جو قاضی یہان

وہان لیکے جاؤ کہو بے خطر
اسے بعد وضع جنین قتل کر

بجا لائے یہ حکم سب تابعین
ہوئی قید قاضی کے گھر وہ حزین

زہ یحیی کا فرزند عبد اللہ ایک
جو تھا معتمد شہ کا دستور نیک

که تھا معتمد کا بڑا معتمد — سفر کر گیا سوے دار ابد

پھر اتنے مین بصرہ مین سلطان زنگ — ہوا فوج آراے عزم جنگ

سنا اوسکو جس دم وہان مستعد — ہوا دست پاچہ یہان معتمد

زبردست وہ تھا تو یہ زیردست — کہ تھا نشۂ بادہ زر سے مست

نہ بن آئی تدبیر آیا وبال — پھری اوسکی تقدیر چھایا زوال

ہوا ہو گئے ہوش سبکے تمام — گئی اپنے گھر وہ کنیز امام

روایت یہ ہے پھر شیخ طوسی سے ہے — رشید خردمند فرخندہ پے

بیان مجھسے کرتا تھا انجام کار — مجھے اور دو شخصونکو ایکبار

بلا کر خلیفہ نے فرمان دیا — تم اصطبل سے دو دو یابو لو

چڑھو ایک پر ایک کوتل رہے — ہوا بادپائی مین بیدل رہے

بہ تعجیل ہو سامرہ کو روان — فلانے محلے مین ہے اک مکان

وہ درگاہ حضرت حسن عسکری ۔ بتاؤن نشانی سنو دوسری

در پاک پر اک غلام سیاہ ۔ ہو دربان درگاہ گردون پناہ

جلو ریز جس وقت ہونچو وہان ۔ تو اندر چلے جاؤ بیخوف جان

جسے گھر مین جاتے ہوئے پاؤ تم ۔ کٹے واسطے اوسکا سر لاؤ تم

تو ہم تینون فوراً بجا لائے کام ۔ گئے جانب سامرہ تیز گام

غلام سیہ ایک در پر ملا ۔ کہ بیٹھا تھا بیٹھا ہوا

کیا ہم نے جاتے ہی اوس سے سوال ۔ کہ ہے کون گھر مین بتا جلد حال

کہا صاحب خانہ ہوگا یہان ۔ ہوا التفات پھر نہ کچھ وہ جوان

یہ کچھ سنکے ہم گھر مین داخل ہوئے ۔ کمین کی مجلس پہ مائل ہوئے

جو آگے بڑھے ہمکو آئی نظر ۔ عجب بارگاہ پسندیدہ تر

زمین نور کی ایسی دیکھی نتھی ۔ کہ ہے جسکو عرش علا عرش بھی

عجب کچھ سراپردۂ نور تھا
وہ اک پردۂ دیدۂ حور تھا

کہ کھاتے کسی کی نہ چشم خیال
جہاں میں نہ تھا ہوا وسکی مثال

سراپا ہر ایک جواہر نگار
کواکب جیسے فلک نوربار

جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا
نہ تھا گھر میں کچھ غیر نام خدا

در خاص تک لیگئی سرگشتگی
جو پردہ اوٹھا تو حقیقت کھلی

کہ اک بحر حیرت میں غواص ہوش
کہ اک بحر ذخار کرتا تھا جوش

جو کی حجرے کی منتہا پر نگاہ
ہوئی عقل حیران کار الٰہ

سر آب بچھا ہوا بوریا
کھڑا اوسپہ اک عابد بے ریا

شہ دین و دنیا و دانا ے راز
حضوری سے مشغول صرف نماز

بڑھا ہم میں سے ایک ناآشنا
ہوا داخل حجرۂ پر ضیا

بہت ڈوبا اوچھلا جو جانے لگا
قدم رکھتے ہی غوطے کھانے لگا

عجب تہلکے مین پڑا تھا یہ پھر
ہٹے ہاتھ ہاتھ اوسکا آیا نظر

رفیق دوم بھی یہ ناگاہ پھر
ہوا داخل حجرۂ شاہ پھر

اوسیطرح بے دست و پا ہو گیا
گرفتار موج بلا ہو گیا

اوسیطرح پھر ہاتھ نا آگیا
بچا ڈوبتے ڈوبتے مبتلا

ادھر ہم پریشان بحال تباہ
اودھر مطمئن شاہ گیتی پناہ

تھکے جب کہ ہم فکر و تدبیر سے
ہوئی معترف اپنی تقصیر سے

ہوئے عذرخواہی مین رطب اللسان
کہا اے خدیو زمین و زمان

نہ تھا ہمکو معلوم انجام کار
حقیقت سے آگہ نہ تھے زینہار

نہ حضرت کو ہرگز تھے پہچانتے
خدا جانتا ہے نہ تھے جانتے

کہ جاتے مین بیساختہ کسکے پاس
سراپا خطا بے ادب بے ہراس

پشیمان و نادم ہین آتی ہین ہم
شہنشاہ دین توبہ کرتے ہین ہم

بہت تمنے باتین بنائین مگر
کسی طرح وہ سید بحر و بر

سر مو نہ تمسے مخاطب ہوا
رہا دل سے مشغول ذکر خدا

کیا پہلے ہم سب نے ملکر خروش
ہوے رعب مین آکر آخر خموش

نہ ہیبت سے باقی رہا دم مین دم
بمشکل کیا ہوش کیطرح رم

خلیفہ کے پاس آیے چلے کر کے راہ
کہ تھا چشم بر راہ وہ روسیاہ

جو دیکھا سنا تھا بیان سب کیا
کہا اوس نے اب یہ بتاؤ ذرا

کسی آدمی سے یہانتک کہین
ہوئی تھی ملاقات بھی یا نہین

جو دیکھا ہی تمنے کہین کچھ کہا
وہ بولے کہ اتبک نہین کچھ کہا

خلیفہ یہ بولا کہ ہرگز کبھی
زبان تک نہ آئے کوئی حرف بھی

خبردار کرنا تم اخفاے راز
اگر ہو گیا کچھ بھی افشا ہی راز

نہ تم سب بچوگے کہین زینہار
کرونگا تمھین قتل انجام کار

غرض جب تلک شاہ زندہ رہا — نکر سکتے تھے ہم بیان ماجرا

کلینی مین یہ اوسی ہین لکھہ گئے — کہ عباسون کے سپہدار سے

سنا مین نے اک شخص سیما تھا نام — خلیفہ کے بند و نمین تھا جو غلام

حسن عسکری سرور انس و جان — پھانسے گئے جبکہ سوئے جنان

وہ آیا در خانۂ شاہ پر — گرایا در پاک کو توڑ کر

امام زمان حجت کردگار — خدیو جہان صاحب اختیار

یکایک نظر آئے اس شان سے — کہ تھے ہاتھ مین اک تبرزین لئے

یہ فرمایا سیما سے کیون اے شریر — ہوا کسلئے میرے درپے شریر

لرزنے لگا رنگ رخ اوڑ گیا — کہا مین تو واللہ واقف نہ تھا

یہ کذاب جعفر کی تھے افترے — کہ اب آپ کے والد پاک سے

نہین کوئی فرزند باقی رہا — مین جاتا ہون یہ گھر ہی گھر آگیا

یہ کہکر ہوا اپنے گھر کو روان
علی ابن قیس اب ہی گریان

سرِ راہ اک روز مجھکو کہین
ملا خادمِ شاہِ دنیا و دین

کہا اوس سے تحقیق یہ ماجرا
کہا سنتے ہی تجھہ سے کسنے کہا

کہا اک خلیفہ کا تھا لشکری
یہ روداد سب مین اوسنے سنی

اونسنے یہ مجھسے کہی سرگذشت
کہا واقعی ہی یہی سرگذشت

حقیقت سے آگہ ہین دیوار و در
کہ مخفی نہین رہتی کوئی خبر

سنو مین علاماتِ رجعت لکھون
سراپا چھپا دو تسے اڑجا ہی جان

زمانے مین جب تک ہو مد نظر
تماشاے عہد امامِ زمان

حدیثِ مفضل سے ہو جا بباغ
دماغِ سبک وحی داستان

بصائر مین ابن سلیمان حسن
یہ تصریح و تفصیل ہی جعفرن

کہ گویا ہوا راوی معتبر
جناب مفضل عمر کا پسر

گیا ایکدن مین حضورِ امام ملے مجکو صادق علیہ السلام

کہا مین نے حضرت سے فرمائیے مجھے رازِ مخفی یہ بتلائیے

کہ وہ قائمِ آلِ خیر الانام جو ہے دورۂ آخرین کا امام

کہ سب لوگ ہین جسکے امیدوار بہت جسکے آنیکا ہے انتظار

وہ مہدی ہین ہادی انس و جان جو ہے صاحب العصر آخر زمان

کریگا وہ کب بعد غیبت ظہور کوئی وقت ہوگا معین ضرور

تو مجھسے یہ گویا ہوے شاہِ دین کہ زنہار تعیین ممکن نہین

خدا نے کبھی از پئے امتحان نہ فرمایا وقتِ معین بیان

وقوعِ قیامت مین جو آیتین بیان کی ہین خالق نے قرآن مین

ظہور اوسکا ہے سب سے ظاہر تمام ولیکن نہ مانے مین جو مرد خام

معین کرے وقت اوسکا ذرا شریکِ خدا ہے تو مشرک ہوا

مفضل نے سنکر کہا اے حضور | سنون کچھ تو حالِ شروعِ ظہور
کہ کسطرح پر ہو گا ظاہر کہاں | زمانے مین پہلے امامِ زمان
کہا شاہ نے دفعتاً سب بے خبر | نمودار ہو گا وہ رشکِ قمر
فلک سے منادی بجدِ ادب | بتا دیگا سب نام کنیت نسب
خلایق پہ اتمام حجت کرے | وہ حجت کہ ہمنے خدا کے لئے
ہر اک طرح کی لازم و اختیار | مفضل مشرع پہ چلے آشکار
جو حالات تھے سب بیان کر دے | علاماتِ رجعت عیان کر دے
کیا نام و کنیت کا اکثر بیان | بسانِ جنابِ شہ مرسلان
کوئی شخص تا یہ نہ گا ہے کہے | کہ نام و نسب ہم نہ تھے جانتے
خدا سب پہ حضرت کو غالب کرے | مثال اسکی ثابت ہے قرآن سے

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

که آئے محمد با ٓئین حق
مسلط ہو تو سب پہ با دین حق

وہ سب گو کہ مشرک ہون یعنی زبین
کراہت لئے بیٹھے رو و زبین

خداوند عالم کی دیکھو کتاب
کیا دوسری آئے مین بھی خطاب

قاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله

کہ یعنی کرو جہد و کوشش مدام
پئے قتل اعدا کرو اہتمام

نہ تا فتنہ و کفر باقی رہے
کہ ہو دین بالکل خدا کیلئے

کہا شاہ نے پھر خدا کی قسم
جو غیبت سے رکھیگا باہر قدم

کریگا وہ ہر دین مذہب سے دور
ہر اک طرح سے اختلاف و فتور

رہے دین حق ساری عالم مین ایک
ہو نیک بین بد نہ بد بین ہو نیک

زمین مذہب حق سے معمور ہو
نفاق جہان یکقلم دور ہو

بجز دین حق پھر سمی رسول
نہ دین اور کوئی کریگا قبول

یہ قرآن سے ہمکو ثابت ہوا | کہ فرماتا ہی اسطرح سے خدا

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

کہ یعنی اگر کوئی غفلت شعار | کری غیر اسلام دین اختیار
ذلیل اور مردود ہوکر فضول | نہ ہو دین اوسکا وہ ہرگز قبول
خطا وار وہ ہی جو قاصر رہے | بروز قیامت وہ خاسر رہے
یہ پوچھا مفضل نے پھر یا امام | کہ غیبت مین وہ شاہ معجز کلام
شبا روز کس سے کریگا خطاب | وہان کون اوس شہ کو دیگا جواب
وہ بولے فرشتے کرینگے کلام | دیا مومن جن وانسان تمام
جو ہین نائب ومعتمد آپ کے | سنین گے وہ سب امرونہی آپ سے
کہ پہونچائین تا شیعونکو جا بجا | یہ ہے امر یہ نہی ہی مطلقا

کہا پھر مفضل خدا کی قسم
ہم اوس وقت گویا بلا بیش و کم

وصی خاتم الاوصیا کو ہین
مگر دیکھتے ہین بچشم یقین

کہ برد جناب رسول امین
ہی زیبندۂ دوش شاہ مبین

جو سر پر عمامہ ہو زرد آپ کے
تو نعلین احمد ہین پہنے ہوئے

وہی دست اطہر مین ہے جلوہ گر
عصا کف پاک خیر البشر

لئے ہین جلو مین کئی بکریان
ہوتا کسی اجنبی پر عیان

غرض ان نشانون سے شاہ زمن
جو کعبہ مین ہو جا جلوہ فگن

وہان آکر اتنا کرے وہ قیام
کہ تا رات ہو سوئین ہر خاص و عام

تو جبرئیل و میکال پھر اوس طرف
صفوف ملایک لئے صف بصف

کرین او سپہ حکم خدا سے نزول
کہے بڑھ کے جبرئیل مجرا قبول

کہ آقا مری ہی تری بات بات
پسندیدۂ خالق کائنات

یہ جاری ہی شام و سحر ۔۔۔ زمانے میں ہر کل یہ ہر شکوہ بسر
زمانہ تمہارا ۔۔۔ حکایت کو سنا ۔۔۔ پھر ائیگا وقت مبارک یہ ہاتھ

سنے گا کہ لازم ہی شکرِ خدا ۔۔۔ کیا او سنے وعدہ ہمارا وفا
زمینِ بہشتِ برین کو ہمین ۔۔۔ سراسر دیا ملک و میراث مین
جہان دل میں آئے کرین تا قیام ۔۔۔ زمین و زمان مین ہم اپنا قیام
پئے مردم دوستدارِ خدا ۔۔۔ زبس نیک ہی مردکارِ خدا
یہ ارشاد فرما کے پھر وہ امام ۔۔۔ کھڑا ہوکے ما بینِ رکن و مقام
کہ جس جا پہ ہی سنگ اسود عیان ۔۔۔ مقامِ خلیلِ خدا ہی جہان
با آواز ارشاد فرماے گا ۔۔۔ کہ اے زمرۂ شیعیان مرحبا
سنو او دیکھو تم سب کہ اللہ نے ۔۔۔ کیا خلق دنیا مین میرے لئے
ذخیرہ کیا پیش یہ روزِ ظہور ۔۔۔ کرو تم اعانت مری اب ضرور

جو شخاص جبر جاہا ہوں جس کا نام | وہ اکبار کہنا ہے ابر سنین

[illegible] ہوں تجھ [illegible] ہیں غرض | یکایک طرفہ [illegible] باہر ق

مشرف ہوا [illegible] باہر کو مقام | الاہم زمانے با عزام

باہر خدا انکھیں یکایک وہاں | زمین سے عمود اک سوے آسمان

عجب شان سے تا فلک ہو بلند | ضیا بار شمس و قمر سے دو چند

جہانمیں جہان تک وہی زمین | قیام اپنا رکھتے ہوں سب مومنین

سب اپنے گھروں میں بس اکبارگی | نگہ بھر کے دیکھیں وہ سب روشنی

پر انوار دیکھیں جو دیوار و در | فرخناک ہوں پر نہو کچھ خبر

کہ سمجھیں نہ زنہار اسباب نور | نہ ہرگز کریں وہ گمان ظہور

یہانتک کہ ہو صبح صادق عیان | تو فوراً لطی زمین تہ زمان

وہ مردان مقبول پروردگار | جو سب سیصد و سیزدہ ہوں شمار

حضوری میں جا حضرموں شاد و شاد بصد شوق و مشتاق بحکم جہاد

امام زمان شاہِ گیتی پناہ کرے کعبہ پاک کو تکیہ گاہ

یکایک کرے دست اپنا بلند عجب نور عالم میں ہو سر بلند

کہ پہلے فرزن دست موسیٰ سے تھی پھر چار سو دفعتہ روشنی

کرے پھر یہ ارشاد ہر ایک سے جو اس ہاتھ پر آکے بیعت کرے

تو کی اوس نے بیعت خوشا مرحبا خدا سے بصدق و صفا مرحبا

یہ سنکر جو مشتاق سبقت کرے بڑھے چوم لے ہاتھ بیعت کرے

بنے پیرو سیدِ حق طلب وہ جبرئیل ہوگا سراپا ادب

کریں سب ملک پھر بچشم قبول شرف بیعتوں کی سراسر حصول

نجیبانِ جن پھر سب آکر وہاں کریں بیعت اور انس و جان

کریں بیعتیں پھر نقیبانِ شہ وہ ہیں سب بشر سیصد و سیزدہ

کہین اہل مکہ یہ باہم مگر
الٰہی ہر کوئی جنبی یہ بشر

کہ اطراف کعبہ مین ظاہر ہوا
رفاقت مین ہر شخص حاضر ہوا

رفیق اوسکے ہین کون کیا جانئے
وہ تدبیر ہو جس سے پہچانیے

کرین سنکے بعضے صدایون بلند
کہ ہے یہ وہی صاحب گوسفند

کہین پھر بہم کوئی ہم مین بھلا
اتنا سا بھی ہے اوسکے اصحاب کا

پکار اوٹھین بعضے بیٹھے ہوئے
کہ ہم آٹھ شخصونکو ہین جانتے

مدینے کے چار اور مکے کے چار
ہے نام ونسب اونکا سب آشکار

یہ بیعت ہو وسوقت واقع وہان
ہو خورشید جسوقت طالع وہان

بلندی یہ جب آئے مہر فلک
سنین مومنین جہان یک بیک

کہ پیش رخ قرص مہر منیر
منادی کرے اک ندائے کبیر

سنو اہل گردون وغبرا تمام
یہ ہے مہدی آل خیر الانام

حسن عسکری ہی جو ابن علی | علی جو ہے ابن محمد تقی

اسیطرح پھر سب ائمہ کے نام | وہ لے تا علی علیہ السلام

کہے پھر اسی سے کرو بیعتیں | جو حاصل ہو خطِ ہدایت تمھیں

خلافِ اطاعت نکرنا کبھی | کہ مردود کر دیگی برگشتگی

غرض اس ندا پر ملک ایکبار | کہیں پہلے لبیک بے اختیار

پھر اگر پہچان سکے مومنین | یہ دعوت کریں سب اجابت وہیں

وہ سب سیصد و سیزدہ پھر خواص | امامِ زمان نقیبانِ خاص

کہیں ہاں بگوش یقین سب سنا | اطاعت بدل ہمنے کی یا خدا

پہنچ جائے گھر بیٹھے ہر ایک جا | جو ہر صاحبِ ہوش کو یہ صدا

تو اکبار فی الفور سب خاص و عام | کریں قصد سعیٔ امام انام

ہر اک شہر و دریا و صحرا سے سب | رواں ہو خلایق بپائے طلب

مگر راہ مین ہون وہ جویاے حق — کہ ظاہر ہو مغرب سے رنگِ شفق

جو پہنچے قریبِ غروبِ آفتاب — تو چلاے ابلیس خانہ خراب

تمھارے خدا نے کیا اب ورود — ہی وادیِ الیاس جاے فرود

کرو اوس سے تم چلکے بیعت وہین — کہ تا ہاتھ آئے ہدایت کہین

نہ زنہار پھر کوئی گمراہ ہو — نہ غافل کوئی کار آگاہ ہو

ملایک اجنہ نقیبانِ شاہ — یہ سنتے ہی گویا ہون کیون روسیاہ

سنی ہمنے تیری صدا ایس خموش — یہ گندم نمائی نہ کر جو فروش

نکر ہمسے عیاری عیاریان — نکر ہمسے مکار مکاریان

تجھے ہم بخوبی ہین پہچانتے — جو کہتا ہی تو وہ بھی ہین جانتے

خدا جسکو کہتا ہی تو اے لعین — وہ فرزند عثمان کا ہی لعین

وہ ملعون ہی سفیانی بیحیا — یزیدی نسب ہی سگِ خود نما

دوبارہ سنین جب یہ اہل ستم
یکایک اوسی سمت کر جائین ہم

ادھر وہ خلیل خدا بے جلیل
باعزاز دن بھیر بسان خلیل

کئے تکیہ کعبے کی دیوار پر
کہے ہان جو چاہے کرے اب نظر

سوے آدمؑ و شیثؑ یا نوحؑ و سامؑ
خلیل و ذبیح علیہ السّلام

سوے موسے و یوشع نامدار
مسیحا و شمعون ذی افتخار

مجھے دیکھ لے خوب وہ حق طلب
کہ ہین مجھہ مین علم و کمال انکی سب

اگر کوئی چاہے کہ دیکھے ابھی
بسوے محمدؐ بسوے علیؑ

حسنؑ کی حسینؑ حزین کیطرف
تمامی امامان دین کیطرف

نظر میری جانب کرے وہ بشر
سوالات مجھسے کرے بے خطر

کہ ہے علم سبکا مجھے بالیقین
خدا کی قسم ہون مین حبل المتین

نہ لکھی تھی جو مصلحت وقت کی
خبر اون بزرگون نے سبکو ندی

سب اخبار مین تمپہ ظاہر کرون | ہر اک راز سے تمکو ماہر کرون
اگر ہو تمھین آج مد نظر | سماوی کتابین پڑہون سربسر
یہ فرما کے پھر حضرت امام ہدا | صحیفہ پڑہے آدم و شیث کا
کہی امت آدم و شیث سب | کہ واللہ باللہ اے حق طلب
یہی ہے ہماری یہی ہے کتاب | نہین دخل تغیر اسمین جناب
سنین بلکہ گا ہے نہ تھین اسقدر | سنائین ہمین آپ نے جسقدر
صحیفہ پڑہین نوح کا پھر جناب | خلیل خدا کی پڑہین پھر کتاب
پھر انجیل و توریت پڑھکر حضور | پڑہین لحن داؤد مین سب زبور
ہر امت کے عالم سنین جب تمام | کہین اب نہین ہمکو جاے کلام
کتابین یہ جسطرح نازل ہوئین | اوسیطرح اب آپ سے سب سنین
ہوئی تھین جو ہمکو فراموش بھی | نہ پہنچین تھین یا اپنی ہمکو کبھی

پڑہین سب حضرت نی ہمنے سنین ‏ سنین ہمنی حضرت نے ارشاد کین

پڑھین یہ جناب امام ہدے ‏ یہ قرآن جس طرح نازل ہوا

نہ تبدیل و تغییر ہو پھر نام ‏ ہوی بعد ختم الرسل جیسے کام

ہو خدمتمین حاصر پھر اک مرد پیر ‏ عجب شکل و صورت مسمی بشیر

ہو منہ جانب پشت اوسکا پھرا ‏ کہے شاہ سے یا امام ہدا

مجھے اک فرشتے نی بھیجا یہان ‏ کرون سرگذشت اپنی تا کچھ بیان

یہ سنکر کرین اوس سے حضرت سوال ‏ کہ تو اپنا اور اپنے بہائی کا حال

بتفصیل لوگون سے کہہ بر ملا ‏ کہے وہ کہ مین اور بہائی مرا

تھے سفیان کے لشکر مین دونون بہم ‏ شب و روز مصروف جور و ستم

جہان ہم گئے کردیا سب خراب ‏ جہان مین نہوگا ہمارا جواب

دمشق اور بغداد سے تا بسر ‏ مع کوفہ غارت کیا بے خطر

مدینے مین جا کر کیا قتل عام | گئے توڑ کر چور منبر تمام

ہماری سواری کی سب جانور | بندھے مسجدِ نبی مین میانِ سفر

نہ تعظیم و تکریم باقی رہی | خر و اشتر و اسپ نے لید کی

مدینے مین جب کر چکے لوٹ مار | تو کعبے کیجانب بڑھے راہوار

کیئے قتل عام و بنے گیر و دار | تمام اہل لشکر تھے سیصد ہزار

حوالی یثرب مین ہے اک مقام | مگر اوسکا صحرا ہے بیدا ہی نام

وہان اوترے پچھلے کو جب بے گزند | صدا آسمان سے ہوئی یہ بلند

کہ اے دشت بیدا انھین تو ابھی | نگلجا کہ مقہور ہین یہ شقی

زمین شق ہوئی دفعتہً سربسر | سب اسباب سب فوج سب جانور

ہوئے داخل قعر قہر خدا | نہ روے زمین پر نشان تک رہا

مگر ایک مین ایک بھائی مرا | کہون کیا کہ بس مرتے مرتے بچا

ملک ایک آیا ہمارے قریب
پھری اپنی تقدیر پلٹے نصیب

پھر آیا سو پشت اے دین پناہ
بکیا رہم دونونکے منہ کو آہ

مین جس شکل و صورتمین ہون باریاب
کہون کیا کہ خود دیکھتے مین جناب

ہوا میرے بجائی کو یا ملک
کہ جالے نہ ذیر اب تو سفیان تلک

میانِ دمشق اوسکو دی یہ خبر
کہ مہدی آلِ محمد سے ڈر

کیا اب زمانے مین اوسنے ظہور
ہوا نور ایمان کا پھر اب وفور

خبر یہ اوسے جلد دیجا ابھی
کہ بیداز لشکر کو نکلا ابھی

لگا مجھسے کہنے سروش خبر
یہانسے روانہ ہو تو اے بشر

ملاقات کر حجت حق سے جا
کہ مکے مین ہے اب وہ رونق فزا

نوید ہلاکِ ستم پیشگان
شہِ دین سے کر ہو بہو تو بیان

پئے عفو جرم و خطا توبہ کر
کہ ہے رحم حضرت کو مد نظر

یہ سنکر شہنشاہ ملک نجات
جو دستِ مبارک بصد التفات

پھرا آئینِ رخِ مسیح تواب پر
تو ہو صورتِ اولین جلوہ گر

بصد شوق بیعت جو کرنا بشیر
تو رہنا شریکِ سپاہ امیر

مفضل نے جب یہ مفصل سنا
کہا یہ تو ارشاد ہو اب ذرا

کہ انسان و جن و ملک سے امام
بظاہر ملینگے کرینگے کلام

کہا اے مفضل خدا کی قسم
ملاقات اکثر کرینگے بہم

کوئی جسطرح زندہ احباب سے
مجالس مین مصروفِ صحبت رہے

کرین انسے وہ بھی بڑا اختلاط
بڑھی رفتہ رفتہ بہم ارتباط

کہا پھر کہ ای سید انس و جان
یہ سب ہونگے ہمراہِ شاہِ زمان

کہا ہان یہ واللہ سب لا کلام
مع قائمِ آلِ خیر الانام

یہ سب ملک کعبے سے ہجرت کرین
نجف اور کوفیکے میدان مین

ملایک بھی حضرت کی انصار و یار
سب اوس وقت ہونگے چہل شش ہزار

بنی جان ہونگی چہل شش ہزار
لکھا شش ہزار ایک نے بیشمار

یہ سب ملکے عازم ہون سوے جہان
خدا فتح دے انکو جائین جہان

مفضل نے پھر عرض شہ سے کیا
کرے وہ سلوک اہل مکہ سے کیا

کرے پند پھر دین کی دعوت کرے
تو دعوت کی ہر اک اطاعت کرے

تو جنکر پھر اک شخص کو آل سے
کرے حاکم وقت اونکے لیئے

کہا پھر مفضل نے فرمائیے
کریگا وہ کیا خانۂ کعبہ سے

کہا منہدم کرکے یہ سب بنا
بنائیگا کعبے کو بالکل نیا

بسانِ بنائے ذبیح و خلیل
رفیع و متین و عظیم و جلیل

عراقِ عرب تا عراقِ عجم
ہر اقلیم سے سب بنائے ستم

کرے سربسر وہ تباہ و خراب
بنائے نئے سر سے سب لاجواب

یہ مسجد بھی کوفے کی ڈھا کر بنائے — اساسِ قدیمی پہ پھر اسکو لائے

کرے منہدم قصر بھی کوفے کا — کہ جسنے بنایا وہ ملعون تھا

جو پوچھا کہ مکے مین ہوگا مکین — کہا شاہ نے رکھہ کے وہ جانشین

جو بیرون مکہ ہو رونق فزا — یہان بعد اوسکے بجور و جفا

کرین قتل اوس جانشین کو لعین — تو پھر راہ سے وہ پھر آئے وہین

دوبارہ جو مکے مین وارد ہو شاہ — تمام اہلِ مکہ بحالِ تباہ

ندامت زدہ سرنگون بیحواس — حضوری مین حاضر ہوئے با صد ہراس

کہین توبہ ہی اے شہِ دوسرا — خدارا بحل ہو ہماری خطا

کرین آپ توبہ ہماری قبول — خطا عفو ہو اور زاری قبول

یہ سن شہ کے آخر امامِ ہمام — کرے پہلے پند و نصیحت تمام

عقوبات عقبے دکھائے اونھین — عذابِ خدا سے ڈرائے اونھین

پھر اک شخص کو اہل مکہ ہی سے — پئے ختم حجت مسلط کرے
روانہ ہو جب کر کے یہ بندوبست — کرین قتل حاکم کو پھر خود پرست
یہان اپنے ہمراہیون سے امام — نقیبون کو انصار حق کو تمام
اوسی دم روانہ کرے مکے کو — کہ جا کر کہین جسکو منظور ہو
کرے توبہ ایمان لائے ابھی — امان قتل ہونے سے پائے ابھی
نہ لائیگا ایمان جو بدشیم — کرین گے اوسے آج چورنگ ہم
عجب ہی کہ ایمان نہ لائے مگر — یہ سنکر بھی سو سو مین اک اک بشر
نہ نکلے وہان بلکہ دس سو مین ایک — کبھی نام کو مومن و مرد نیک
کہا پھر مفضل نے فرمائے — مکان حجت حق کا بتلائے
کہین ہوگا آقا کہان وہ مدام — کہا یہ مومنین جمع ہونگے مدام
کہا پائے تخت امام زمان ع — اسی شہر کوفہ مین ہوگا عیان

پئے مجلس محکمہ واقعی ۔ یہی مسجد کوفہ ہوگی یہی
تو پھر واسطے جمع اموال کے ۔ غنائم کی تقسیم کیواسطے
مقرر کریگا ہمارا وصی ۔ یہی مسجد سہلہ بیشک یہی
پئے خلوت خاص بیت الشرف ۔ مقرر کریگا مقام نجف
کہا پھر مفضل نے سب مومنین ۔ اسی کوفہ مین ہونگے دائم مکین
کہا شاہ نے ہان خدا کی قسم ۔ نہوگا کوئی مومن محترم
نگر ہوگا کوفے مین جاگزین ۔ و یا گرد کوفے کے ساکن ہین
سوے کوفہ یا اونکا مائل ہو دل ۔ کہ رہئے وہین چلکے اب متصل
بلکہ کوفہ مین جا بلا اشتباہ ۔ کہ جتنے مین اک برگی ہو خوابگاہ
یہ دو الف درہم بلا قال و قیل ۔ بس آباد ہو چار و پنجاہ میل
کہ ہوتی ہین اٹھارہ فرسخ یہ میل ۔ بڑا شہر بس جا طول و طویل

مکانات کوفے کی حد و زمین — حدِ کربلا سے بہت ہو قرین

خداوندِ عالم بہ عزّ و بجاہ — کرے کربلا کو مقامِ پناہ

ملک اور سب مجمعِ مومنان — کریں آمد و شد ہمیشہ وہان

کرے کربلا کو عطا ذو الجلال — عجب رفعت قدر و شان کمال

یہان تک ہوے دریا رحمت کو جوش — اگر دفعتہً مومن سر فروش

دعائیں ہوں سائل تو پروردگار — کرے مرحمت ایسی دنیا ہزار

یہ فرما کر اک آہ بھر کر کہا — زمینون نے باہم تفاخر کیا

تو کعبے نے بھی اس بنا پر کہین — تفاخر کیا کربلا پر کہین

کہا حق نے اے کعبہ خاموش بس — نکر فخر کی کربلا پر ہوس

یہ بقعہ ہے وہ بقعۂ نامدار — جہان نخلۂ پاک سے ایکبار

علانیہ انّی انا اللہ کا — کلیم ابن عمران نے فقرہ سنا

یہ ہے وہ زمین مفتخر آسمان
کہ مریم کو ہمنے جگہ دی جہان

سر سبط خیر الوریٰ کو یہان
شہادت کی ہونی پہ دہو یا جہان

خدا نے جو عیسیٰ کو پیدا کیا
یہین غسل مریم نے اونکو دیا

کیا غسل مریم نے خود بھی وہین
یہ بقعہ ہی بقعوں سے بہتر کہین

یہین سے عروجِ حبیبِ خدا
شبِ وصل معراج واقع ہوا

بہت خیر و رحمت مفضل یہان
رہیگی ہمیشہ پئے شیعیان

یہان تک رہی خیر و برکت دوام
کہ ظاہر ہو قائم علیہ السلام

مفضل نے پھر عرض کی مین فدا
امام ہدا خاتم الاوصیا

وہانسے ہو روانہ فرا پھر کدہر
گیا جانب شہر خیر البشر

جو پہنچے مدینے مین شاہ غیور
عجائب غرائب ہون ظاہر امور

ہوئی فرحت و شادیِ مومنان
گرفتار ذلت ہون کافر وہان

کہاں وہ عجایب غرائب ہین کیا | گیا قرب قبر رسول خدا

جو پہنچے کرے خلق سے وہ خطاب | یہی ہے مزار رسالت مآب

مرے جد اطہر کی یہ قبر ہے | خدا کے پیمبر کی یہ قبر ہے

کہین سنکے حضار ہان کے امام | یہی ہے یہی قبر خیر الانام

کہے قائم آل پہر خلق سے | یہان اور یہ کون دو ہین کھڑے

کہین سب یہ اوسکے مصاحب ہین دو | بڑے اوسکے دلسوز نائب ہین دو

یہ دونون ہین دو عورتونکے پدر | وہ دونون ہین ہمخواب خیر البشر

ابوبکر ہے اک عمر دوسرا | یہ قبرین ہین اونکی شہ دوسرا

غرض سنکے مخلوق سے یہ سخن | سپاہئے مصلحت پہر امام زمن

کہے پہر یہ سب بتاوے مجھے | عمر اور ابوبکر یہ کون تھے

کہ منجملہ مردمان جہان | کیا خاص کیون دفن انکو یہان

بھلا یہ تو بتلا وہ ہمکو ذرا
یہان اور بھی کوئی مدفون ہوا

کہین وہ کہ اے شاہ جن و ملک
نہین کوئی مدفون ہوا آجتک

کیا دفن انکو یہان اس لئے
کہ دونون خسر پیمبر کے تھے

کہین شاہ دین تم سے اب بھلا
کوئی انکو دیکھے تو پہچانیگا

کہین سب بلاریب پہچانینگے
نہین اب بھی ہم انکے اوصاف سے

کہا پھر کہ ایشاہ یان ہے کوئی
کہ رکھتا ہو شک دفن مین واقعی

کہین سب نہین حجت حق نہین
ہمین شک نہین دفن مین وہ نہین

غرض بعد پھر تین دن کے امام
سراسر بلا قید دین حکم عام

کہ قبرین ہر اک سمت سے توڑ کر
نکالین اونھین قبر سے بیخطر

نکالین تو دیکھین کہ تازہ ہین تن
بدن اونکے سالم ہین سالم کفن

وہی صورتین ہین نہ مطلق ڈھلین
نہ بوسیدہ تن ہین نہ لاشین گلین

شجر ایک خشکیدہ ہوگا وہان ‏ ‏ بحکم جناب امام زمان

اوسی نخل پر پھر ہر اک خاص عام ‏ ‏ اونھین کھینچ دے چلئے قصہ تمام

پیئے امتحان سبز ہو وہ شجر ‏ ‏ نکل آئین پتے نئے سبز سبز

ادہر ٹہنیان اوسکی شاداب ہون ‏ ‏ ادہر معتقد اونکے احباب ہون

کہین سب شرفا بہوے آشکار ‏ ‏ قسم ہے ہوے آج ہم رستگار

ہوے انکی الفت سے ممتاز ہم ‏ ‏ سزاوار ہی جو کرین ناز ہم

غرض یہ خبر جبکہ مشہور ہو ‏ ‏ محلومین شہرونمین مذکور ہو

جو رکھتے ہون دلمین محبت کا جوش ‏ ‏ چلین اپنے گہر سے بجوش وخروش

وہین آکے سب جمع ہون ایکجا ‏ ‏ تو شہ کا منادی کہے یون ندا

جو ہو دوستدار اونکا وہ ہو الگ ‏ ‏ ندا سنکے یہ غول ہون دو الگ

گروہ ایک اونکے ہوا خواہ ہونگا ‏ ‏ تو اونکے مخالف کا ہو دوسرا

جو بھلا گروہ اونکا ہی خیر خواہ
اوسی سے یہ ارشاد فرمائین شاہ

کہ تم انسے بیزار ہو اب شتاب
نہین تو سہو اب خدا کا عذاب

نہین وہ کہ معلوم جبتک نہ تھا
یہ سب مرتبہ اونکا پیش خدا

ہوے انسے جب بھی بیزار ہم
کرین آج کیون انسے انکار ہم

کھلا ہمپہ انکی کرامات سے
خدا خوش تھا انکی ہر اک بات سے

نہ ہم انسے بیزار ہونگے کبھی
ہین بیزار پر تجھسے ہم واقعی

جو انکے عدو دوست ہین جو ترے
نکالا ہی جسنے انھین قبر سے

شجر پر انھین جسنے لٹکا دیا
تہ دلسے ہم سب ہین انسے خفا

سنین جب یہ باتین امام زمان
کرین حکم بادسیہ کو کہ ہان

وہین آئی اک ایسی آندھی سیاہ
کہ برباد ہو جن سب وہ گمکردہ راہ

اوتروا کے دونونکو پھر دار سے
کھین زندہ فرما کے حضار سے

کہ باواعظ کیواسطے پائیں جائیں ۔ ازل سے ابد تک کا غصہ سنائیں

جو عالم میں گذرے ہیں رنج و تعب ۔ وہ سب او نشانات ہیں آج سب

وہ سلمان کا مارنا بے خطر ۔ جلانا در پاک کا الحذر

کہ تا اہلبیت رسول زمن ۔ علی و بتول و حسین و حسن

جلیں جسکے سب آگ سے گھر و بیت ۔ نہ باقی رہیں نام کو اہلبیت

جناب حسن کو پلانا وہ زہر ۔ وہ شبیر پر روکنا آب نہر

وہ جسم مبارک وہ تیر و سنان ۔ وہ فرق مبارک وہ گرز گران

جوان مرگ اکبر وہ پیش نگاہ ۔ تڑپنا وہ اصغر کا ہاتھونپہ آہ

وہ جلتی زمیں اور قاسم کی لاش ۔ وہ گھوڑوں کے سم وہ تن پاش پاش

ابا الفضل عباس صف شکن ۔ دلاور جری ثانی بوالحسن

وہ نیزے وہ سینہ وہ تیغیں وہ سر ۔ وہ خنجر وہ گردن وہ تیر و جگر

وہ عون و محمد کی خون ریزیاں
وہ سب اتباعِ حسن لالان

وہ قتلِ عزیز و احبا تمام
وہ تنہا حسین اور انبوہِ عام

وہ جلتی ہوئی ریگ و جسمِ نیاں
وہ شدت کی پیاس آہ وہ بحرِ عیان

وہ تیغ اور احمد کی وہ بوسہ گاہ
وہ شمشیر وہ خنجر خدا کی پناہ

وہ خیمے جلانا وہ قیدِ ستم
وہ غارتگری اور اہلِ حرم

وہ رسی وہ ذریتِ مصطفیٰ
وہ بیڑی وہ بیمارِ دشتِ بلا

بناحق زمانے میں ہوتا رہا
جو آلِ محمد کا خون بر ملا

رہے اہلِ عصمت ہمیشہ تباہ
اوٹھاتے رہے ظلم شام و پگاہ

جہانتک ہوا قتل و خون بے سبب
خلایق رہی مبتلائے تعب

خلافِ شریعت ہوے جو جو کام
جہانتک کہ گذرے ہیں فعلِ حرام

غذائے حرام اور اخذِ ربا
وہ ذردی وہ بہتان کذب و زنا

نفاق و فساد و فریب و فتور — کیا حجت حق نے جنکا ظہور

یہ تصریح و تفصیل اک اک کہے — کہ یہ فعل عالم مین تمنے کیے

کہین سنکے ارشاد یہ شاہ کا — کہ ہان سب ہمین سے یہ واقع ہوا

خلافت اگر بعد خیر الانام — نہ ہم غصب کرتے ہوتے یہ کام

نہ کہتے خلق سے پھر امام زمان — قصاص اپنے ان فرزندون سے لو یہان

یہ سنتے ہی آمادہ ہوون مومنین — کرے جسکے دلمین جو آئے وہین

بہم کے جو جلسے ہمین یاد آئین — تو پھر نقل کی اصل سے لطف اوٹھائین

جمے رنگ تو شاعرِ بے نظیر — چلین لکھنؤ سے وہ حضرت مشیر

جو مشتاق کی ہو چکی راہ طے — کبھی اگلی پچھلی بھی کچھ یاد ہے

شب عقبہ کہئے کٹی کسطرح — سقیفے مین عیزان مٹی کسطرح

یہ پھر مٹائے مٹے گا کبھی — وہ در کا گرانا وہ محسن کشی

یہی دور تھا ہمکو مدنگاہ — اسی دن کی مدت سے تکتے تھے راہ

ہمین اپنے ساقی کا تھا انتظار — اُٹھو ہمنشینو اُتارین خمار

بلا قید بس دیکھکر دمبدم — عزازیل کو بد نصیبے برم

سر مو نہ کوئی کرے درگذر — مشیخت ملی خاک مین سر بسر

کہان ذوقِ عصیان کہان یہ مزا — کہان وہ جفائین کہان یہ سزا

بتولِ حزین کا دلِ داغدار — بھلا کسطرح کیجئے پائے قرار

کہان تازیانہ کجا فاطمہؑ — مگر تجھی گنہگار کیا فاطمہؑ

خدایا تری ذات اقدس کی قسم — تجھے دیتے ہین اب قسم پر قسم

ہماری ہوس سے طلب سے زیاد — زیادہ اپنے قہر و غضب سے زیاد

وہ نازل عذاب الیم اسپہ کر — نہ بھیجا جو تو نے کسی اور پر

غرض حسبِ فرمانِ فریاد رس — خدیو جہان خسروِ داد رس

وہ تو انکو پچھے کھینچ دین — تو حضرت زمین کو اشارہ کرین

زمین دہین آگ ہو سر بسر — جلین اور تپین مثال سپند

جو تھا اتحاد انکے شجر بھی تمام — ہوا کو ہو پھر حکم شاہ انام

کہ خاکستر انکی وہان اوڑا کے — کسی بحر زخار مین جا بہا کے

مفضل نے حضرت سے سنکر کہا — یہی ہے عذاب اخیر اتنا کیا

کہا آپ نے یہ سزائین ہین کم — مفضل یقین کر خدا کی قسم

وہ سید الانبیا مصطفے — وہ صدیق اکبر علی مرتضے

وہ بنت محمد بتول رشید — حسن مجتبے و حسین شہید

مفضل اسیطرح باقی امام — زمانے مین زندہ ہون سب لاکلام

رکھتے ہون ایمان خالص جہان — جو ہون محض کافر میان جہان

وہ اکبار سب زندہ ہو کر اوٹھین — وہ سب خواب غفلت سے ہو کر اوٹھین

اماماں دین کی طرف سے وہیں
صف مومنین کی طرف سے وہیں

بدر دو بلا و بہ قہر و عتاب
سر اسیمہ ہونے لگے وہ عذاب

کہ وہ صبح سے صبح تک الف بار
مریں اور زندہ ہوں لیل و نہار

جہاں چاہے رکھے انھیں بحکم خدا
بانواع قہر و غضب مبتلا

یہ سب ہو چکے جب وہاں انتظام
تو مہدی ہادی علیہ السلام

بحکم خداوند کون و مکان
یکایک ہوں کوفے کی جانب روا

سر راہ اک روز منزل کریں
نجف اور کوفے کے مابین میں

ملایک برابر چہل و شش ہزار
بنی جان یکسر چہل و شش ہزار

نقیب آپکے سیصد و سیزدہ
یہ اوس وقت سب ساتھ ہوں آپکے

مفضل نے کی عرض ارشاد ہو
کہ اوس وقت کیا حال بغداد ہو

کہا شاہ نے اے مفضل وہ شہر
رہیں اندنوں مورد لعن و قہر

محل عتاب خدا کی جہان — تاسف ہوا وسپر ہی جو وہان

خدا کی قسم ہی کہ اوس شہر پر — عذاب ایسے نازل ہوں شام و سحر

جو ہر امت ماسلف کی لئے — ازل سے زمانے مین واقع ہوے

ہوے اور تازہ عذابونکا جوش — کہ حیران ہو جس سے ہر چشم و گوش

جو طوفان ہو بغدادیون کی لئے — وہ دی شبہہ ہو آب شمشیر سے

خدا کی قسم شہر بغداد بھی — ہوا ایسا کچھہ اکبار آباد بھی

سراپا وہان پر مکان ہو بہشت — زمین ہو بہشت آسمان ہو بہشت

جوان لڑکیان سب جو حوران خلد — ہر اک گھر ہو گویا کہ ایوان خلد

کرین اون دنون بس یہی سب گمان — کہ امتہ نے رو نمے بندگان

نہ ہرگز کہین اور تقسیم کی — اسی شہر پر منحصر ہو گئی

خدا و پیمبر یہ اوس شہر مین — کرین فخری اور بہتان کہین

وہاں حکم ناحق یہ جاری رہے
بناحق شہادت سے خواری رہے

ہین جتنے برے کام سب وہان
شرابونکا پینا زناکاریان

وہ کہانا بلا شبہہ مال حرام
بہم خون ناحق بہانا مدام

شب و روز ہو قتل و خون اسقدر
ہو جملہ عالم مین بہی جسقدر

غضبناک ہو جاے رب جلیل
رہے امن کی پہر نہ کوئی سبیل

بڑہے فسق فساق جب بیشمار
اوجڑ جاے ایسا وہ شہر ایکبار

جو پہونچے مسافر کہے راہ جی
زمین ہے یہی شہر بغداد کی

کہا شہ نے پہر ایک شخص جوان
حسینی نسب سرور سروران

برآمد ہو دیلم سے قزوین کی سمت
کرے اک ندا مردم دین کی سمت

کہ آل محمد مددگار ہو
مین بیچارہ ہون دادخواہی کرو

کرے طالقان ایسی دعوت قبول
کہ نکلین مطیع خدا و رسول

شجاعت مین بیمثل جرأت مین فرد | دلیری مین یکتا ہی وز نبرد
لڑائی بھڑائی کا اک دھنی | بنا اوسکی شمشیر صید افگنی
سواری مین ہوا رستم سرخ رنگ | حسین نیک تن صف شکن شوخ و شنگ
لشکر جو سب اوسکے ہمراہ ہو | یہانتک کرے قتل کفار کو
کہ ہو پاک اکثر زمین کفر سے | تو کوفہ مین جا کر اقامت کرے
یکایک یہ پہنچے برابر خبر | کہ مہدی ہادی شہ بحر و بر
مع فوج خود کوفہ کے متصل | وہ وارد ہوا جیسے پہلو مین دل
حسینی جو یہ بات پیہم سنے | تو سنتے ہی حضرت کو پہچان لے
کہ ہی قایم آل ختمی مآب | امام زمانہ وہ عالیجناب
بظاہر مگر اپنے اصحاب سے | کہے کون ہے دیکھیے آئے
بدل تا سب اوسکے ہوا خواہ ہون | سب اصحاب حضرت سے آگاہ ہون

غرض جبکہ سب ملنے آئے وہان / حسینی جوان بہشتی شاہ مان

ادب سے کھڑا ہو کہے واقعی / جو ہین آپ مہدیٔ آلِ نبی

دکھا دیجئے ہمکو دیکھین بھلا / عصائے جنابِ رسولِ خدا

کہان ہی وہ بُرد اور انگشتری / زرہ وہ جو فاضل سے موسوم تھی

نبی کا عمامہ کہان اے جناب / کہ کہتے تھے سب لوگ جسکو سحاب

کہان شہ کا گھوڑا ہی یربوع نام / کہان ناقہ غضبان نام ای امام

جو تھا نام دلدل وہ اشتر کہان / حمارِ مبارک کہان ہی یہان

لیا کرتے تھے شاہ گردون خرام / اوسیکا براق اور یعفور نام

کہان ہی وہ قرآن بلا بیش و کم / یداللہ نے جو کیا تھا رقم

یہ سنکر جنابِ امامِ زمانؑ / منگائین وہ مذکور چیزین وہان

یہانتک کہ فوراً امامِ ہدا / منگائین عصا آدم و نوح کا

جو بھیر ترکہ ہو وصالح منگائے | خلیل خدا کا بھی مجموعہ آئے

تو وہ صاع یوسف بلا شک و ریب | وہ کیل و ترازو ہے حضرت شعیب

وہ تابوت موسیٰ وہ انکا عصا | وہ داؤد کی بھی زرہ پر ضیا

سلیمان کی انگشتری اور تاج | وہ اسباب عیسیٰ پہ ہے احتیاج

جو میراث پیغمبروں کی تمام | منگا کر دکھاوے امام انام

تو لیکر عصائے حبیب خدا | کرے سخت پتھر مین نصب اسکو جا

عصا ہو وہین اک درخت کلان | رہے جسکے سایے مین فوج گران

یکایک وہ مرد حسینی کہے | کہ اللہ اکبر یہ مقصود تھے

بڑھا ہاتھ ابن رسول خدا | کرون بیعت اب تجھپہ ہو مومنین فدا

امام زمان سید بے نیاز | کرے دست اطہر پہ سنکر دراز

تو مرد حسینی مع یاوران | کرے بیعت خسرو کامران

مگر ہونگے زیدیہ ناکار ۔ جو ہمراہِ لشکر وہان چل ہزار

حمائل ہون گردن مین قرآن پاک ۔ کرے یہ کلام آکے بیخوف و باک

کہ اب ہمیہ جو کچھ ہویدا ہوا ۔ نیرا سحر کا کارخانہ یہہ تھا

امام زمان شاہ جن و بشر ۔ نصیحت کرین انکو آ پھر پھر

بہت معجزے پھر دکھائین جناب ۔ پر ایمان نہ لائین وہ خانہ خراب

رہی گفتگو تین دن تین رات ۔ کرے حکم پھر شاہ قدسی صفات

کہ ان سبکو بے تامل ہین ۔ کہ قتل تاخیر لازم نہین

مفصل نے سنکر یہ سب ماجرا ۔ کہا کہئے اے نائب مصطفے

وہان کیا کریگا کہا شاہ نے ۔ کہ سفیان کی تسخیر کیواسطے

روانہ کرے فوج کو ایکبار ۔ تو سفیانی بھیجا نابکار

بحسب مقدر میانِ دمشق ۔ ہوا ایکدن مسخر میان دمشق

کہ بیت مقدس کی سخری یہ تھی ‌ ‌ ‌ ‌ کرے تن سے اوسکے جدا اوسکا سر
مفصل ہے شہ ذکہی پھر یہ بات ‌ ‌ ‌ ‌ کہ اوس وقت ظاہر ہو شاہ فرات
امام سوم پور مشکل کشا ‌ ‌ ‌ ‌ جگر گوشۂ سید الانبیا
بتول ستمدیدہ کے دلکا چین ‌ ‌ ‌ ‌ غذائی کا مالک امام حسینؑ
جلودار صدیق بارہ ہزار ‌ ‌ ‌ ‌ سواری مین مانند ابر بہار
بہتر ستمدیدۂ کربلا ‌ ‌ ‌ ‌ رکابِ سعادت مین ہون برملا
کہ رجعت کو ہی اس سے بہتر نہین ‌ ‌ ‌ ‌ بحکم خدا و پیمبر نہین
محمدؐ کا بے فاصلہ پھر وزیر ‌ ‌ ‌ ‌ وہ صدیق اکبر جنابِ امیرؑ
امامِ ہدا سید الاوصیا ‌ ‌ ‌ ‌ علیؑ ولی زوج خیر النسا
وہان رونق افزا ہون با احتشام ‌ ‌ ‌ ‌ ہر اک سمت ہونے لگے اہتمام
نجف مین ہو اک قبہ ذیشان بنا ‌ ‌ ‌ ‌ ہون اوس قبے مین چار ارکان بنا

نجف اور بحرین مین ملکے وو
یمن مین ہوا یک اک دین [illegible]

کہا شہر دین دیکھتا ہون عیان
وہ قندیلین شب چراغان یہان

کہ روشن کیا مثل شمس و قمر
ہر اک نے زمین آسمان سر بسر

پھر آئین یہان سید کائنات
جناب محمد علیہ الصلوٰۃ

مہاجرین انصار مین وہ بشر
جو لائے تھے ایمان بدل آ [illegible]

وہ مومن ہوے اور وجہ شہید
ہو خدمت مین حاضر وہ ہر اک [illegible]

گئے جائین پھر زندہ وہ بہشتی
جو حضرت پہ ایمان لائی کبھی

جو کرتے تھے تکذیب قول نبی
جو کرتی تھے بہتان دیوانگی

جو کہتے تھے کاہن ہی ساحر ہی یہ
جو ملعون کہتے تھے کافر ہے

جو لائے تھے ایمان بے طمع مال
جو کرتی تھے حضرت سے جنگ و جدل

سرا با جلین آگ مین بیجیا
رہین تا ابد قہر مین مبتلا

پھر اکبار سب تا امامِ زمان — ائمہ ہوں رونق فزای جہان

مع یاورانِ ولایت شعار — مع کافرانِ عداوت شعار

سب احیا خوشحال مسرور ہون — جو کافر ہین متخذول مقہور ہون

کہ جب ہووے قیامت کا ہنگامہ تیز — تو ہووے اوس سے پہلے ہی یہ رستخیز

اوس آیت کی تاویل ہووے عیان — ہوا ترجمہ جسکا سابق بیان

مفضل نے پوچھا اوس آیت مین کیا — ہے فرعون و ہامان سے رمزِ خدا

کہا سمجھو اوس سے تم — ہے فرعون اول تو ہامان دوم

کہا یہ مفضل نے پھر یا امام — نبی و علی علیہ السلام

بھلا ہونگے ہمراہ شاہ غیور — کہا سب زمین پر کرینگے عبور

یہانتک کہ جائین سر کوہ قاف — کرین سیر ظلمات بے اختلاف

وہ سب طے کرین دشت و دریا تمام — کہ ہو عرصۂ شش جہت ایک گام

جہان مین نہ باقی رہی کوئی جا — جہان پرنجائین پہیلے اعدا

مروج کرین ہر جگہ دین حق — جہان سے وہان تک نظم ونسق

کہا شاہ دین نے وہ سامان نیک — لگا ہونے مین پھرتا ہی ایک ایک

کہ گویا کہ ہم سب ائمہ تمام — کھڑے ہین قریب رسول انام

گلا کرتے ہین امت زشت کا — کہ بعد آپکے یا شفیع الورا

انہون نے انہون نے ستایا ہمین — مصیبت مین ڈالا رولایا ہمین

ہر اکدن نئی ہمپہ بیداد کی — نئی اک جفا روز ایجاد کی

کبھی ہمکو فاقے پہ فاقہ دیا — کبھی ہمپہ بند پانی کیا

کبھی بے سبب گالیان دین ہمین — صریحاً کبھی ہمپہ کین لعنتین

حرم سے نکالا بصد جور و قہر — پھرایا بذلت ہمین شہر شہر

ہمین کہتے تھے کاذب و مفتری — یہ کہتے تھے اعجاز کو ساحری

کبھی ہم پہ غیبت میں طعنہ زنی
کبھی منہ پہ کرتے تھے روئے سخن

کیا ذبح گاہے بجور شدید
کیا زہر دیدیکے گاہے شہید

نیا رنج ہر دم دیا یا نبی
کبھی قید ہمکو کیا یا نبی

یہ سنکر بہت روئیں خیر الانام
کہیں میرے فرزند یونہیں مدام

ہوئے مجھپہ بھی انسے ظلم و ستم
سہے ہمنے پہلے ہزاروں ہی غم

یکایک ہیں پھر جناب بتول
کہیں باپ سے کیا کہوں یا رسول

فدک جو دیا تھا مجھے آپنے
کیا غصب دونوں نے کس جبر سے

وہ ہنستے رہے سنکے نالے مرے
کیا پر نہ ہرگز حوالے میرے

مجھے جو ہبہ نامہ جا سند
دیا آپنے تھا برائے سند

وہ غاصب نے چھینا مرے ہاتھ سے
مہاجر کے انصار کے سامنے

کہ واقف ہیں اسوقت کے خاص و عام
ہبہ نامہ پر اوسنے تھوکا تمام

کیا پارہ پارہ کیا چاک چاک | تو ناچار مین دل جلی دردناک

دہان سے ندامت زدہ میری | گئی آپکی مرقدِ پاک پر

کہی سب جو بہہ جور و جفا آپ سے | سر قبر گر کر وہ نالے کئے

کہ مرقد مین کی آپنے بھی بکا | زمین ہلگئی آسمان ہلگیا

مگر وہ نہ پہنچے مری داد کو | سنا بھی نہ بیکس کی فریاد کو

انھین دونون نے ملکے کیا ایکا | سقیفے مین جاکر کیا شور و شر

منافق کئی ساتھ لیکر گئے | کہ غصب خلافت کے تھے مشورے

اذیت بہت میرے شوہر کو دی | خلافت بزورِ ظلم چھین لی

طلب بعدہ بہر بیعت کیا | تو حیدر نے انکار حضرت کیا

مری گھر کے دروازے پر شاہ دین | لعینون نے بھر لکڑیان جمع کین

کہ تا آگ مین آپکے اہلبیت | جلین سب کے سب دفعتہً گھر سمیت

عجب مجکو وسوسہ ہو اضطرار — کہا ایک سے جب ہو بیقرار

خدا پر رسول خدا پر جلا — یہ کیا ظلم ہے کچھ سمجھ تو ذرا

کہ آل پیمبر کو اے بے خبر — جلاتا ہے تو آگ میں بیخطر

یہ گھر ہے خدا کا پیمبر کا گھر — کہ ہے فخر کعبہ پہ سب گھر کا گھر

یہاں بے اجازت نہ آئے ملک — اسی آستان پر جھکا ہے فلک

لٹے نام ایسی سیاست کرے — تو جسطرح چاہے ریاست کرے

یہ کہنے لگا سنکے وہ بیخبر — کہ خاموش ہو فاطمہ مجھسے ڈر

محمد کہاں ہیں جو لائیں ملک — کوئی امر یا نہی اب خلق تک

امان ہے اگر آکے باہر علی — کرے ہمسے بیعت وگرنہ ابھی

ترا ہم جلائیں گے گھر فاطمہ — خلیفہ ہیں ہم ہمسے ڈر فاطمہ

کہا میں نے اس ظلم پر اے الٰہ — گلا کرتی ہوں تجھسے منا گواہ

پیمبر جو تیرا جہان سے گیا
ستانے لگے اور ہمکو سوا

یہ کافر ہوئے اوسکی امت مین سب
ہمارے کئے غضب حق نے

یہ سنکر غضبناک ہو کر کہا
نہ کر احمقانہ سخن فاطمہ

وہین تازیانے سے بھر آہ آہ
مجھے اوسنے مارا خدا کی پناہ

جو کوڑا ستم کا پڑا ہاتھہ پر
مرا ہاتھہ بس رہگیا ٹوٹکر

نہ اس پر بھی ہو ہو گیا اکتفا
دیا اور اک صدمۂ جانگزا

جلا کر در خانہ پھر اے پدر
گرایا مرے جسم کا ہیدہ پر

بچانا نہ زنہار ممکن ہوا
کہ ساقط شکم سے یہ محسن ہوا

مین ہر روز کے فریاد کرتی رہی
بہت آپکو یاد کرتی رہی

پکارا کی مین اے رسالت پناہ
کرو دیکھو بیٹی کا حال تباہ

یہ صدمہ یہ جور و ستم الغیاث
الم پر الم غم پہ غم الغیاث

یہ غم اور یہ جان شیرین مری — خدایا بہت تلخ ہے زندگی
مصیبت کا مجھپر ہوا خاتمہ — وہ کہتا تھا کاذب ہے تو فاطمہ
مجھے تازیانے سے مارا کبھی — کہوں اپنی روداد کیا ای نبی
غرض جب ہوئی مین بہت بیقرار — ارادہ کیا پھر تو بے اختیار
کہ بس اپنے گیسو وہان کھولدون — بہ پیش خدا استغاثہ کرون
یکایک یہ حالت مری دیکھکر — علی ولی نے وہین جلد تر
مجھے منع فرمایا اور یہ کہا — کہ اب فاطمہ بس برائے خدا
ترا باپ ہے رحمۃ العالمین — خدا کی قسم ہے تجھے اے حزین
کہ تو مقنعہ کو نہ زنہار کھول — جہانتک کرین جبر ہرگز نہ بول
سر پاک کو دیکھہ ہرگز یہان — نکرنا بلند اب سوے آسمان
خدا کی قسم اے بتول حزین — جو گیسو پریشان کرو تو کہین

تو خاک و ہوا پر نہ کوئی رہے ۔ چرندہ پرندہ نہ باقی رہے

یہ سنکر وہاں سے پھری ام پدر ۔ گری بسترِ مرگ پر بیخبر

اذیت تھی یوماً فیوماً مزید ۔ یہانتک کہ آخر ہوئے مین شہید

کرین پھر شکایت جنابِ امیر ۔ عسیٰ علیٰ کلِّ شئے قدیر

مین شبیر و شبر کو لیکر گیا ۔ مہاجر کے انصار کے گھر گیا

خلافت کی جن جن سے میری لیئے ۔ مگر تحسین لین بیعتین آپنے

پئے نصرتِ دینِ حق بانئی ۔ کمک مین نے چاہی خفی و جلی

کئے سب نے خود وعدہ ہائے سحر ۔ دمِ صبح کوئی نہ آیا مگر

اب آگے کہانتک کرون مین گلے ۔ دیئے رنج پر رنج جو جو ملے

مطابق مرے حال سے ہی کمال ۔ خبر مین جو آیا ہے ہارون کا حال

بہ تحقیق موسیٰ سے اونسے کہا ۔ کہ اے ابنِ مادر ترے قوم کا

کہاں تک کروں شکوہ میں جان طلب | کہ ہیں ملکے سب مجھے بے سبب

دئے صدموں پر صدمے بیمس کیا | کیا مجکو ہر طرح بے دست و پا

یہ نزدیک تھا مجکو اعدا دین | کریں قتل یا سید المرسلین

غرض میں نے اب تک براہ خدا | کیا صبر ہر طور ای مصطفی

وہ آزاریاں سب نے مجکو دئے | کئی ظلم پر ظلم ایسے کئے

کہ اسکے ہاتھوں سے کوئی صبی | نہ ایسا کبھی وقت ہو پایا نہی

یہانتک کہ اکدن مجکو شہید | کیا ہائے ستم مجکو شہید

کہیں چھریکا جناب حسن | ذرا سنئے اب میرے رنج و محن

ہوئے قتل جسدم جناب پدر | سنی ابن سفیان نے بھی یہ خبر

وہاں اوسکا سردار تھا جو زیاد | چلا ڈیڑھ لاکھ آدمی سے زیاد

کہ تا کرکے کوفہ میں ظلم کثیر | مجھے میرے بھائی کو کرکے اسیر

کہ ہم ابنِ سفیان کی بیعت کریں
وگرنہ وہیں تیغ کے منہ پڑیں

یہ سنکر میں مسجد میں فوراً گیا
پئے مصلحت ایک خطبہ پڑھا

نصیحت بہت میں نے لوگوں کو کی
جہاد کیلئے سبکو ترغیب دی

کہا میں نے ہر ایک سے بارہا
نہ مانا کسی نے مگر زینہار

کسی نے نہ مجکو دیا کچھ جواب
تو ناچار مجبور ہو کر جناب

یہ رو رو کے داور سے میں نے کہا
کہ تو شاہد حال رہنا خدا

ڈرایا ترے قہر سے ذوالجلال
لعینوں کو میں نے بحدِ کمال

تمامی اوامر نواہی تمام
بہ تفصیل انکو سنایا مدام

شنائی مری بات انہوں نے مگر
نہ میری اعانت پہ باندھی کمر

کہانتک کروں صبر میں دل جلا
کر ان سب کو تو موردِ صد بلا

یہ کہہ سن کے منبر سے اوترا وہاں
مدینے کی جانب ہوا میں رواں

پھر آئے مرے پاس مل مل کے سب
کہا دیکھئے ہو گیا کیا غضب

کہ آمادہ جور ہی بادشاہ
وہ کوفے مین پہنچی ہی اوسکی سپاہ

سر اہل اسلام اوتارے گئے
کہ بالکل زن و بچہ مارے گئے

نہ دیکھی خطا کچھ نہ دیکھا گناہ
تہ تیغ لاکر کیا ہی تباہ

خروج آپ بھی کیجئے شاد و شاد
کہ ہم سب کے سب ہین شریک جہاد

کہا مین نے اون سب سے تم مین بھلا
کہان ہی مروت کہان ہی وفا

یقیناً یہ بیعت مری توڑ کر
ملو اوس سے تم مجھسے منہ موڑ کر

کرو تم مجھے مضطر و بیقرار
نہ کچھ بن پڑے مجھسے پایان کار

کرونگا سوا اسکے اوسدم مین کیا
کہ پیغام اوس سے کرون صلح کا

ہوا آخر الامر واقع یو ہین
لگا اونکا بازار دنیا مین دین

اونھین یک بیک پھر جناب حسین
شہید جفا مالک خافقین

محاسن پہ ہو خونِ اطہر ملا | جلو مین وہ سب بسملِ کربلا
ہوئے ہین رفاقت مین جو شہید | بجور و جفائے یزیدِ پلید
حبیبِ خدا سیّدِ بحر و بر | جو شبیر کو دیکھین اس شکل پر
تو کھل کھل کے مانندِ ابرِ بہار | بہت روئین دل کھولکر زار زار
کہ اہلِ سمٰوات و اہلِ زمین | کرین گریہ ہمراہِ سلطانِ دین
جنابِ بتولِ حزین پھر وہان | اک ایسا کرین نالۂ جان ستان
کہ عالم ہو فی الفور زیر و زبر | قیامت کے آثار آئین نظر
یمین نبی مین علی و حسن | تو زہرا یسارِ رسولِ زمن
جو استادہ ہون شافعِ عرصہ گاہ | وہان آئے شبیر روحی فداہ
پہنچ جائے جسوقت نزدیک تر | جنابِ رسولِ خدا دیکھکر
کرین خوب سینے سے لپٹا کے پیار | کہین مین فدا تجھپہ اے جان نثار

تری آنکھ روشن ہو اے نور عین
ترے نور آنکھ روشن ہو تجھسے حسین

ہوا ان شبیر کے منہ وہ ہنسی
تو ہوئین ابو جعفر بعز و شرف

علی جیسے وہ بنت اسد فاطمہ
جو لے آئین محسن کو ہو خاتمہ

وہ آیت پڑھی پھر جناب بتول
کہ ہے جسکا مقصود ہی یہ حصول

وہ دن ہمکو دیتے تھے جسکی خبر
وہی آج سر پر ہے یا لحذر

زمانے میں جس جس نے کین نیکیان
وہ ہین آج حاضر یہان شادمان

جنہون نے کئے کار بد بد ہین جو وہ
پریشان ہین اسوقت بیحد ہین وہ

یہی چاہتے ہین وہ مقہور آج
کہ مٹ جائے وہ کار بد دور آج

یہ فرما کے صادق علیہ الثنا
بہت روئے تا دیر نالہ کیا

کہ وہ آنکھ ہنستا نہو زینہار
جو اس وقت شیعے پر نہو اشکبار

مفضل نے روکر کیا یہ کلام
مفصل اب ارشاد ہو یا امام

کہی اونسے رونے مین کتنا ثواب | کہا شہ نے شیعون کو بیحساب

مفصل یہ پوچھا کہ شاہ ہدی | یہہ فرمایا تب [illegible] کچہ اور کیا

کہا شاہ نے اوٹھہ کے بنتِ نبی | خدا سے کہین گی الٰہی ابھی

وفا کو جو تھا مجھسے وعدہ کیا | کرو [illegible] حضرت [illegible]

جو کرتے تھے جور و جفا روز و شب | جنھون نے [illegible]

جفاؤن سے ناحق ستایا مجھے | دیا رنج [illegible]

گئے میرے فرزند پر وہ ستم | رہے عمر بھر مبتلائے الم

یہ سن کے گریان ہون با صد ملال | ملک اور سب ہفت آسمان [illegible]

پھر اکبار سب حاملِ عرش سب | تڑپ جائینگے ہون جان بلب

اسیطرح سکانِ تحت الثرےٰ | ہون اکبار مصروف آہ و بکا

یہ گویا ہوے پھر امام [illegible] | ہمارے وہ ظالم وہ قاتل تمام

وہ جو جو کہ راضی تھے اِس بات کے	کہ ہم پر کرین ظلم سنگین جگر
نہ اونمین سے اوس دن بچے ایک بھی	مگر قتل ہو الف نوبت وہی
مفضّل نے کی عرض مولا میرے	عقیدہ یہ بعضو نکا ہی شیعون سے
کہ احباب و اعدا و جملہ امام	نہ یون زندہ ہوکر کرینگے قیام
امامِ ہدیٰ نے دیا یہ جواب	نہ دیکھا اونھون نے میانِ کتاب
مرا جدِ امجد رسولِ خدا	اوسیطرح ہم اہلبیتِ ہدا
حکایات رجعت بیان کرچکے	یہ سب رازِ مخفی عیان کرچکے
اونھون نے نہ کیا ہو گا ابتک سنا	یہ آیت میانِ کتابِ خدا

ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

ہر آئینہ اونکو عذابِ صغیر	چکھائینگے غیر از عذابِ کبیر
مفضل وہ رجعت ہی چھوٹا عذاب	بڑا ہی قیامت کا سارا عذاب

شہ دین و دنیا نے دی پھر خبر
کہ شیعو نہیں ایسے بھی ہیں بے بصر

کے گئے ہیں بصد خامکاری قصور
کئے معرفت مین ہماری قصور

وہ کہتے ہین رجعت کے معنی یہی
کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی

ملیگی سراسر دوبارہ ہمین
کہ ابن حسن سلطنت پھر کرین

یہ ارشاد فرما کے شہ نے کہا
تعجب ہی نافہم سمجھے یہ کیا

کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی
بھلا ہمسے کس شخص نے چھین لی

کہ وہ سلطنت تمکو پھیریگا پھر
بظاہر تو مخفی نہین ہی یہ سر

نبوت امامت خلافت مدام
ہماری ہی خاطر ہی صبح و شام

بہ تحقیق شیعہ ہمارے اگر
کرین فکر قران مین بیشتر

مفصل ہمارے فضایل مین سب
نہ پھر شک کرین وہ کبھی بکفنین

یزید سے تا یحذرون یکجا
مع ترجمہ جو رقم ہو چکا

پسے آلِ یعقوب اوسکا نزول
ہوا ہے بعہدِ جنابِ رسول

کہ ایسے تاویل رجعت ہے سب
یہی شان مقصود آیت ہے سب

کہ ہامان و فرعون سے مدعا
ہین ثانی و اوّل جو اول کہا

امام ہمارے کیا پھر بیان
اوٹھے گا مرا جدِّ امجد وہان

جنابِ علی سید الساجدین
مع حضرت باقرِ علم دین

سنیگا [illegible] نے ظلم جو کچھ کیے
کریں وہ رسولِ خدا سے گلے

کرینگے بیان ظلم کا سب ماجرا
کہینگے جو منصور نے ہے کیا

پھر اوٹھے گا موسیِ کاظم وہان
کریگا وہ سب ظلم ہارون بیان

علی ابن موسی الرضا پھر اوٹھے
کہے ظلم مامون نے جو جو کیے

کرے اوٹھ کے بس پھر محمد تقی
شکایت جو مامون مردود کی

علی نقی بعد اونکے اوٹھے
مِنِ معتصم کے کرے سب گلے

یکایک حسن عسکری پھر وہان | اوٹھے معتمد کا شکایت کنان

بس اوٹھے کا پھر خاتم الاولیا | مع جامۂ سیّد الانبیا

احد مین ہوا سرخ جو مثل گل | جراحات دندان و جبہے گل

ملائک کا ہو گرد و پیش ازدہام | رہین وہ سراپا فداے امام

رسولِ خدا سے کہے وہ وصی | کیئے گو بیان آپ نے یا نبی

خلائق سے اکثر مرے وصف سب | علامت نسب نام کنیت لقب

مگر امت بد نے یا مصطفےٰ | کیا رد و انکار با صد جفا

شب و روز میری اطاعت نہ کی | مرے حق مین کہتے تھے سب وہ شقی

نہین وہ تولد ہوا اب تلک | نہوگا کبھی تا بقائے فلک

کہا بعضون نے گو وہ پیدا ہوا | مگر ایک مدت ہوئی مر گیا

یقیناً وہ دنیا مین ہوتا اگر | تو غائب نہ رہتا کبھی اسقدر

برادر نے ہمین سے نہ کیا ۔۔۔ سنین اونکی سب باتین یا صرف لفظ

کہ اب مجھ حق نے حکم ظہور ۔۔۔ یہ فرمائین سنکر رسول غیور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ

کہین پھر خدا نے مدد کی تری ۔۔۔ کہ اب نصرت و فتح ظاہر ہوئی

خدائے جہان کا یہ فرمان عام ۔۔۔ ہوا خلق مین سب پہ ظاہر تمام

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

پڑھین بعدہ پھر رسول زمان ۔۔۔ اس آیت کو یون خرم و شادمان

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ

وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا وَيَنْصُرَكَ

اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا

مفضل نے کی عرض مولا مرے
رسول خدا سے گنہ کیا ہوے

جو ارشاد کرتا ہی رب العلا
مقدم مؤخر بحل سب کیا

جناب امام ہدیٰ نے کہا
یہ کی تھی رسول خدا نے دعا

جو حیدر کے شیعہ تھے نیکو شعار
جو ہین میرے فرزندون کے دوستدار

گناہان مستقبل و ماضی کے
قیامت تلک جو اونھون نے کیا

وہ سب میری گردن پہ رکھہ یا الٰہ
نہ دینا اونھین کچھہ سزاے گناہ

جو پکڑے گئے حشر مین وہ ضعیف
مین ہو جاؤنگا انبیا مین خفیف

یہ سن کے شیعون کی ساری خطا
دھری بر سر اشرف الانبیا

کہ یعنی پئے خاطرِ شاہ دین | کئے عفو گویا ہوئے ہی نہین

مفصل یہ سُن سُنکے روتا ہوا | شہ دین سے اسطرح گویا ہوا

عموماً یہ ہم سب پہ لطف خدا | خصوصاً ہی فضل و کرم آپ کا

کہ ہم سب گنہگار بخشے گئے | تو حضرت یہ ارشاد فرما ہوئے

سناؤن مفصل مفصّل تجھے | یہ ہی بات مخصوص تیرے لیئے

ہون خالص تر مثل شیعہ جو اور | وہ سب اسمین داخل ہین بے فکر و غور

مگر یہ حدیث اے مفصل کبھی | نہ اونسے تو کہنا مفصّل کبھی

جو نامعتمد اور بیباک ہین | گناہون کے کرنے مین چالاک ہین

جو رہتے تھے مصروفِ لہو و طرب | گنہ کیلئے ڈھونڈھتے تھے سبب

اگر یہ فضائل سنین وہ فضول | تو ترکِ عبادت کرین وہ جہول

مگر اے مفصل یہ سُن لے ذرا | نہ پہنچے گا ہمسے اونھین فائدا

کہ فرما چکا صاف رب غنی — شفاعت نہین کر سکے پر نبی

مگر جو پسندیدہ ہووے کلام — با خلاص و اصلاح و تسلیم تمام

یہان ختم شفیقونکا دامن ہے جاکی — [illegible]

یہ بولے مفضل سے پھر شاہ دین — پڑھینگے [illegible]

لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون

مفضل نے کی عرض پھر یا امام — مگر سارے دینون پہ اظہار نام

زمانہ مین غالب ہوئے کیا نہین — ہوئے شاہ ارشاد فرما نہین

کہ غالب اگر سب پہ ہوتے نبی — تو ادیان باطل نہ رہتے کبھی

نہ رہتا یہود و نصارا کا دین — مجوس اور یہ فرقہ ضالین

وہ شاہ جہان خاتم الاوصیا — مع حضرت سید الانبیا

ہون جو وقت فرماے جہان شادکام — عمل ہوگا اس آیہ پر لا کلام

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
كُلُّهُ لِلّٰهِ

کہا شہ نے پھر وہ امام ہدا ۔ جو کوفے کی جانب ہو رونق فزا
تو برسائے خلاقِ ارض و سما ۔ بشکل ملخ آسمان سے طلا
کہ جسطرح عالم میں ربِ غنی ۔ ہے برسا چکا پر ایوب بھی
جواہر زر و سیم شاہِ انام ۔ زمین سے نکلوا کے بانٹیں تمام
کہا پھر مفضل نے دے اب خبر ۔ کہ شیعہ کا شیعہ ہو مقروض اگر
اوسیطرح مر جائے وہ ذمہ دار ۔ رہا ذمہ داری میں انجام کار
کہا شاہِ دین نے نہین بیخبر ۔ بھلا رہتے تھے ہم کہین بیخبر
یقیناً مرا خاتم الاوصیا ۔ کرے اولا بعد رجعت ندا
کہ آئے جو عالم میں قرض خواہ ۔ کسی میرے شیعہ کا بے اشتباہ

جو آئے وہاں پاسبانِ دوام	ہو ایک دانہ نا ایک جہنم تمام
سنو آج گنجینہ داران راز	کلیدِ دہان کھولے قفل باز
بفیضِ جگر بندِ شہ مشکلکشا	بہارِ جوانانِ باغِ جہان
سرِ اسمِ تا خاتمِ اہلبیت	پئے دوستان چھیڑ دو داستان
باسنادِ معتمد بنِ بابویہ	کہ یعنی محمد بنِ بابویہ
روایت مین لایا ہی وہ نیکذات	جنابِ محمد نقی سے یہ بات
بیان اپنے آبائے اطہار کا	بیان اسطرح پر یہان ہی کیا
کہ فرما چکے ہین جنابِ حسین	مین اکدن حضورِ شہِ مشرقین
گیا اور دیکھا زبس شادمان	اُبی بن کعب آچکا ہی وہان
مجھے دیکھکر سیدالانبیا	لگے کہنے خوش آمدی مرحبا
تعالی اللہ اوجِ زمان و زمین	تعالی اللہ اوجِ مکان و مکین

یہ سنکر بن کعب گویا ہوا
جہان مین سوا آپکے مین فدا

کوئی زینت آسمان و زمین
کہان اور ہی سید المرسلین

رسول اللہ ارشاد فرما ہوئے
قسم اوس خدا کی کہ جسنے مجھے

خلائق پہ دنیا مین بھیجا بحق
دیا اپنے سب مرسلون پر سبق

زمین سے زیادہ یہ افلاک پر
بڑے رتبہ رکھتا ہی لخت جگر

لکھا عرش اعلے کے دہنی طرف
چراغ ہدے ابن شاہ نجف

ہی خاتم کا میرے نگینہ یہی
ہی امن و امان کا سفینہ یہی

یہی خضر ہی پیشواے انام
نہین سستی و ضعف کا اسمین نام

یقین کر بن کعب بالراس و عین
ہی بیمثل و مانند میرا حسین

یہ کوہ گران ہی بہ عز و بحلم
یہ بحر روان ہی بہ فخر و بعلم

کہ صلب مبارک سے اسکے یہان
کیا نطفہ پاک حق نے عیان

دعائین کی اوسکو وہ تلقین کین ۔ کہ عالم مین آگاہ کوئی نہین

کریگا خلائق مین کوئی دعا ۔ نہ ساتھ اون کے اون کے صبح و مسا

مگر یہ کہ اللہ اوس بندہ کا ۔ یقیناً کرے حشر روزِ جزا

اسی نورِ عینِ پیمبر کے ساتھ ۔ اسی پورِ زہرا و حیدر کے ساتھ

شفیع اوسکا ہر طرح ہوگا حسین ۔ کہ ہے وہ غلام اور آقا حسین

کرے دور اندوہ و غم سب خدا ۔ کرے مشکل آسان کرے قرض ادا

ہر اک راہ دنیا و دین کھولدے ۔ کرے اوسکے دشمن پہ غالب اوسے

نہ عیبون کے پردے کرے چاک چاک ۔ فضیحت سے تا یہ رہے صاف پاک

یہ یشکر بنِ کعب نے عرض کی ۔ ہو ارشاد ہے وہ دعا کونسی

پیمبر نے فرمایا بعدِ نماز ۔ تو جسطرح بیٹھا ہے پڑھ با نیاز

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ مَعَاقِدَ عَرْشِكَ

وَسُكَّانِ سَمٰوٰاتِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اِنْ
تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهِقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا
فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا

باخلاص تو جب پڑھے یہ دعا — ہر اک کام آسان کر دے خدا
شہادت وہ تلقین کریگا تجھے — کہ تجھپر درِ علم و عرفان کھلے
بن کعب نے پھر کہا میں فدا — بتا نطفۂ پاک کا ماجرا
مرے مثل ہی وہ کہا شاہ نے — علانیہ ظاہر ہوں اوس نطفہ سے
علوم و معارف خدا کے ہوں وا — اگر اوسکا تابع ہو عبدِ خدا
کہ بنجائیں سب دین و دنیا کے کام — رہیں تا ابد شادمان صبح و شام
مگر اوسکا منکر جو ہو مردودن — کرے چاہ ذلت میں وہ سرنگون

بن کعب نے عرض کی مین فدا | بھلا اوسکا کیا نام ہی کیا دعا
کہا شہ نے ہی نام اوسکا علی | ندا اوسکی یہ ہی خفی و جلی

یَا دَائِمُ یَا دَیْمُوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ وَیَا فَارِجَ الْهَمِّ وَیَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَیَا صَادِقَ الْوَعْدِ

پڑھے یہ دعا جو کوئی خوش نہاد | وہ ساتھ اوسکے محشور ہو وشاد
بن کعب نے پھر کہا یا نبی | خلف کون ہی کون اوسکا وصی
کہا ہی وصی و خلف بیگمان | ہی مختار ارث زمین و زمان
کرے حکم حق پر جو ہر روز و شب | بتاویل و تفسیر احکام رب
محمد ہی نام اوسکا باقر لقب | ہمیشہ ملک آسمانون کے سب
شب و روز جب مانگتے ہین دعا | یہ کرتے ہین خالق سے وہ التجا

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ رِضْوَانٌ وَوُدٌّ فَاغْفِرْ لِیْ

وَلِمَنْ تَبِعَنِیْ مِنْ اِخْوَانِیْ وَشِیْعَتِیْ وَطَیِّبْ

مَا فِیْ صُلْبِیْ

کرے دوسرا جب کہ اسپر عمل | | پڑھے اسطرح شیعتی کے بدل

شِیْعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

یہ کہتے ہین احمد کہ اکدن مجھے | خبر حق سے دی آکے جبریل نے
کہ اوس صلب طاہر مین یا مصطفےٰ | جو نطفہ خدا نے مرتب کیا
ہی اوس نطفۂ طیب و نیک کا | بڑا مرتبہ پیشِ ربِّ ہدا
اوسیکا خدا نے بعز و وقار | دیا پیش خود نام جعفر قرار
کہ مہدی و ہادی بنایا اوسے | رضا اون پہ راضی بنایا اوسے
کہ پیش خداوند جلّ و علا | یہی ہی کتابون مین اوسکی دعا

يَا دَانَ غَيْرَ صَفْوَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ
لِشِيْعَتِيْ مِنَ النَّارِ وَقَاءً وَلَهُمْ عِنْدَكَ رِضًى
وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ
دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ
الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخَافُ
الضَّيْمَ وَلَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِّيْ
مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا

پڑھے اس دعا کو جو کوئی مدام
تو ہو حشر اوسکا بروز قیام
مع جعفر ابن محمد وہ مرد
سوئے جنت عدن رہ نورد
ہو انطفہ پاک وس سے عیاں
مسمّٰی بموسیٰ کاظم یہاں
اُنّی نے کہا یا رسول خدا
خبر ایک کی دیگا کیا دوسرا

کہا شہ نے مجکو برو سے زمین
خبر دے گئے اونکی روح الامین

کہا پھر یہ ارشاد فرمائے
دعا اوسکی بھی ہوگی بتلاے

سوائے دعاہاے جد و پدر
کہا شہ نے ہان یہ ہی اے باخبر

یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَیَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَبَارِیَ النَّسَمِ وَ مُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَ مُمِیْتَ الْاَحْیَاءِ وَدَائِمَ الثَّبَاتِ اِفْعَلْ لِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ

جو کوئی پڑھے اِس دعا کو مدام
تو حاجات اوسکے روا ہوں تمام

قیامت میں تھامے خدا اوسکی ہاتھ
کرے حشر موسی بن جعفر کے ساتھ

پھر اک صلب مین نطفہ پیدا کیا
علی نام رکھکر ہویدا کیا

یہ ہی خاص مروی علی کی دعا
کہ یعنی یہی ہی اوسیکی دعا

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی الْھُدٰی وَثَبِّتْنِیْ عَلَیْہِ

اَحشُرنِی عَلَیہِ اٰمِنًا اٰمِن مَن لَاخَوفٌ عَلَیہِ وَلَاحُزنَ وَلَاجَزَعَ اِنَّکَ اَھلُ التَّقویٰ وَاَھلُ المَغفِرَۃِ

خوشا صلب مین اوسکے پیدا کیا	کہ نطفہ مبارک خدا نے دیا
محمد کیا نام زد پھر اوسے	کہ تا مومنونکی شفاعت کرے
وہ ہی وارثِ علم و حلمِ خدا	دلیلِ خدا شمعِ راہ ہدے
خدا کیلئے مصطفے کے لیئے	بوقتِ ولادت گواہی وہ دے
خدا سے دعا مین وہ شاہِ انام	یہی عرض کرتا ہی ہر صبح و شام

یَامَن لَاشَبِیہَ لَہٗ وَلَامِثَالَ اَنتَ اللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنتَ وَلَاخَالِقَ اِلَّا اَنتَ تُفنِی المَخلُوقِینَ وَتَبقٰی اَنتَ حَلُمتَ عَمَّن عَصَاکَ وَفِی المَغفِرَۃِ رِضَاکَ

باخلاص جو اِس دعا کو پڑھے
وہ مولا شفاعت کو اوسکی بڑھے

خدا نے دیا صلب مین اوسکے بھی
نکوکار نطفہ مبارک زکی

علی نام رکھا پھر اوس شاہ کا
بلطف و بعز و بمہر و عطا

کیئے اپنے سب علم اوسپر عیان
نرکھا کوئی راز اوس سے نہان

خفی و جلی پیش پروردگار
یہی ہی دعا اوسکی لیل و نہار

یَا نُوْرُ یَا بُرْھَانُ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبِّ اکْفِنِیْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَاٰفَاتِ الدُّھُوْرِ وَاَسْئَلُكَ النَّجَاةَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

پڑھے اِس دعا کو جو باصد حضور
علی نقی سب بے تامل ضرور

شفاعت کرے خلد مین لیکے جاے
ہر ایک رنج و آفت سے اسکو بچاے

دیا صلب مین اوسکے حق نے قرار
وہ ایک نطفہ پاک عالی وقار

کورکھا پھر اوسکا حسن حق نے نام ۔ بصد خوبی و عزت و احترام

یہان اوسکو اپنا کیا جانشین ۔ کیا مومنون کا شفیع و معین

خداوند عالم سے با صد نیاز ۔ دعا مین یہ کہتا ہی وہ سرفراز

یَا عَزِیْزُ الْعِزِّ فِیْ عِزَّتِہٖ مَا اَعَزَّ عَزِیْزُ الْعِزِّ یَا عَزِیْزُ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ فِیْ عِزَّتِہٖ یَا عَزِیْزُ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ وَاَیِّدْنِیْ بِنَصْرِكَ وَابْعِدْ عَنِّیْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِدَفْعِكَ وَامْنَعْ عَنِّیْ بِمَنْعِكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ خِیَارِ خَلْقِكَ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ

اگر کوئی مومن پڑھے یہ دعا ۔ کرے حشر ساتھ اوسکے اوسکا خدا

کرے سر ہر ایک انگارے کو ۔ بچائے جہنم سے بیچارے کو

دیا صلب مین حق نے اوسکے اوسے
وہ پاکیزہ نطفہ کہ جسکے لیئے

علانیہ ہر طرح روز الست
کیا جبکہ بندونکا سب بند و بست

لیا عہد میثاق سب سے وہان
اطاعت کرین تاکہ سب انس و جان

لیا مان جسنے یہ عہد خدا
ہوا مومن و زاہد و پارسا

جو منکر ہوا اوس سے کافر ہوا
جو کافر ہوا اوس سے منکر ہوا

وہ ہی باعث خلق لیل و نہار
پسندیدہ و خاص پروردگار

وہ ہی زاہد و متقی کا امام
جو غمگین ہو مومن کرے شاد کام

زمانہ مین اپنی عدالت کے ساتھ
کرے حکم برحق امامت کے ساتھ

کریگا وہ تصدیق اللہ کی
کریگا خدا اوسکی تصدیق بھی

کہیگا جو وہ وہ کریگا خدا
کریگا خروج اور جنگ و وغا

محل خروج امام زمان
ہی مکہ حریم خدائے جہان

دیا صلب مین حق نے اوسکے اوسے
وہ پاکیزہ نطفہ کہ جسکے لیئے

علانیہ ہر طرح روزِ الست
کیا جبکہ بندونکا سب بند و بست

لیا عہد میثاق سب سے وہان
اطاعت کرین تا کہ سب انس و جان

لیا مان جسنے یہ عہد خدا
ہوا مومن و زاہد و پارسا

جو منکر ہوا اوس سے کافر ہوا
جو کافر ہوا اوس سے منکر ہوا

وہ ہی باعثِ خلقِ لیل و نہار
پسندیدہ و خاص پروردگار

وہ ہی زاہد و متقی کا امام
جو غمگین ہے مومن کرے شادکام

زمانہ مین اپنی عدالت کے ساتھ
کرے حکم برحق امامت کے ساتھ

کریگا وہ تصدیق اللہ کی
کریگا خدا اوسکی تصدیق بھی

کہیگا جو وہ وہ کریگا خدا
کریگا خروج اور جنگ و وغا

محلِ خروجِ امامِ زمان
ہی مکہ حریمِ خدائے جہان

رہین جان و دل سے وہ مصرفِ کار — رہین سعی و کوشش مین لیل و نہار

بن کعب نے عرض کی ای حضور — بیان کیجئے اب نشانِ ظہور

کہا مصطفےٰ نے سن و اسکا بیان — نشان ایک ہی وہ ہی و اسکا نشان

کہ وقتِ خروجِ امامِ زمان — اوٹھے کھلکے خود صوتِ کہکشان

علم کو عطا کردے خالق زبان — کہے اے امام زمین و زمان

یہی ہی یہی وقت وقتِ ظہور — خروج آپ اب کیجئے ای حضور

کہ ظاہر ہو تا سب پہ شانِ خدا — تہِ تیغ ہون دشمنانِ خدا

علامت ہی ایک اور بھی دوسری — کہ قبضہ مین وہ تیغ ہی قہر کی

یہ جوہر ہی اوسمین دمِ انتقام — تڑپکر کھنچے خود جدا ہو نیام

ندا یون کرے مین فدائے حضور — ذرا جلد فرمائے اب ظہور

نہین دیر جائز براے مراد — کہ سر پر ہی ہنگامِ جنگ و جہاد

یہ سنکر جو نکلین امام زمان
کرین قتل اعدا کو پائین جہان

جہانتک جہان مین ہون اعدای دین
کرین قتل چن چن کے سبکو وہین

حدود الہی وہ جاری کرین
کہ جاری سب احکام باری کرین

غرض جبکہ ظاہر ہو سلطان دین
ہو جبریل استادہ دست یمین

ہو میکال بائین طرف پر کھڑا
یہ فرمایا احمد نے تمنے سنا

یہ سب ایکدن ہوگا ظاہر تمام
یہ سب تم پہ کھل جائیگا اکلام

ہر اک طرح پر میرے سب کاروبار
ہین تفویض خلاق لیل و نہار

زہے بخت عبد خدا اے جہان
ملے اوس سے جو خود باخلاص جان

دلی دوست ہی اوسکا جو خوش نہاد
امامت کا قائل ہو با اعتقاد

زمانہ مین فیض ہی اوسیکے لیئے
بہشت برین ہی اوسیکے لیئے

ہلاکت سے اور آفتون سے خدا
بچائیگا شیعونکو بس دیکھنا

کہ ہیں وہ مقرِ خدا او رسول | امامت کو دل سے کیا ہی قبول
ہدار و نیز محشر بہشتون کے در | کرے اونپہ وا تا کریں سب گذر
زمین پر فلک پر تجھے دون خبر | آئمہ ہیں مانند مشک و قمر
نہ خوشبو ہو جس مشک کی کم کبھی | نہ زائل ہو جس چاند کی روشنی
بن کعب گویا ہوا اسطرح | کہ حق انکا مداح ہی کسطرح
کہا شہ نے اک اک صحیفہ تمام | کیا حق نے نازل پئے ہر امام
مزین بمہر و بمہر و عطا | کہ ہی نام ہر مہر مین ایک کا
کہ ہر ایک صحیفہ مین ہر ایک کے | سب اوصاف و احکام ہین سب لکھے

سنو بزم آرا ے سرِ خفی | قریب ظہورِ امام زمان
جو واقع ہو فی الواقعی وہ لکھون | شنفیدہ کرون مثل دیدہ بیان
ہون بعضے علامات بھی باضرور | لکھون مین پئے خاطرِ دوستان

بن بابویہ محمد بہ نام — مع شیخ طوسی عالی مقام

علی ابن موسے سے راوی ہوئے — یہ فرماتے ہین شہ کہ شیعہ مرے

بہت خاص وہ ہین کہ غم کھائینگے — بہت دین حق سے نکل جائینگے

یہ احوال واقع ہوا جسدم تمام — حسن عسکری علیہ السّلام

کرے دار فانی سے جب انتقال — ہو غائب ادھر حجت ذوالجلال

امام زمان جب چھپے یک بیک — پریشان ہون سب از سما تا سمک

تپ ہجر سے شیعونکے دل جلین — سراسیمہ ہون ہاتھ غم سے ملین

قریب آئے جسدم زمان ظہور — رجب کے مہینے مین باصد سرور

فلک سے صدا آئے تین بار — یہ پہلی صدا ہے سنین ہوشیار

الا لعنۃ اللہ علی الظالمین

کہ یعنی ہے البتہ ثابت ہوئی — ستمگار دین پر لعنت ایزدی

سنین پھر صدائے دوم میں وہان | اوسیطرح اس بات کو سب عیان

أَزِفَتِ الْآزِفَةُ

کہ یعنی وہ نزدیکتر اب ہوا | جسے یاد کرتے تھے سب بارہا
صدائے سوم پھر کرے فتح باب | یہ دیکھیں بہ پیش رخ آفتاب
کہ تشکل مجسم ہی اک آشکار | بشر ہون ہر آسان و حیران کار

هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ كَرَّ فِيْ هِلَاكِ الظَّالِمِيْنَ

کہ بس ہی یہی سید مومنان | پھر آیا ہی اسواسطے اب یہان
کرے تا ابھی ظالمون کو تمام | یہ سن سنکے ہون مومنین شاد کام
کرے آرزو مردہائے زمین | کہ ای کاش ہم زندہ ہوتے کہین
غرض مومنون خدائے جہان | کرے دور بغض و غم دشمنان
روایات ہی معتبر بیشتر | کہ روز خروج شہ بحر و بر

کرے اوس روز یون اک ندا
ملک آسمان سے بحکم خدا

کہ حق ہے عیان صاف حیدر کے ساتھ
تو پھر شیعان مظہر کے ساتھ

مگر آخر روز با اضطراب
پکاریگا شیطان خانہ خراب

کہ عثمان و احباب عثمان پر
خدا کی طرف سے ہے حق منحصر

ضعیفان و بدبخت و بد اعتقاد
پڑین شک و شبہ مین کج نہاد

یہ سنتے ہی اوسکے ہوا خواہ ہون
بہک جائین پھر جائین گمراہ ہون

مگر فی الحقیقت جو ہین باخبر
حدیثین جنھین یاد ہین بیشتر

جنھین میل ارباب عصمت سے ہے
ولا خاندان رسالت سے ہے

اونھین ہووےگا معلوم فی الواقعی
کہ شیطان سے ہے یہ صدا دوسری

رہین سب وہ ایمان پہ کامل وفا
بدل اہلبیت نبی پر فدا

یہ وارد ہوئی ہے خبر معتبر
امام زمان ہادی بحر و بر

دہم روز شنبہ بجاہ و عزا — بروے زمین ہی جو رونق فزا

کرے سنگ اسود کو وہ تکیہ گاہ — بہ پشتِ مبارک وہ عالم پناہ

جو اوّل پئے بیعتِ شاہِ دین — کرے قصد ہی جبرئیل امین

کہ نازل ہو بشکل مرغ سفید — وہ بیعت کری کھولے قدرت کے بھید

پھر اک پاؤن کعبہ پہ تو دوسرا — ہو بیت المقدس پر رکھکر کھڑا

فصاحت سے پھر وہ ندا یہ کرے — تمامی خلائق دم اونکا بھرے

أَتَىٰ أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ

کہ یعنی ہوا ظاہر امرِ خدا — طلب مین نہ جلدی کرو مطلقا

پتا ہی روایت مین اِس حال کا — کہ نام و نسب قائمِ آل کا

براے تنبیہ بامر خدا — بیان کرکے جبرئیل دی وہ ندا

کہ گھر گھر جو سوتے ہون بیدار ہون — جو بیٹھے ہون استادہ اکبار ہون

کھڑے ہوں جہاں اسقدر خوف کھائیں
کہ بیساختہ سہم کر بیٹھ جائیں

علامات میں یہ بھی ہی اک نشان
کہ مولا ہوں دنیا میں ظاہر جوان

جو دیکھے گا سوے شہنشاہِ دین
کہیگا چہل سالہ ہیں یا نہیں

رہی اکطرح پر رشہ شش جہات
ہمیشہ جوان تا بروزِ وفات

حدیثوں میں وارد ہی اے ذی شعور
کہ ہیں پانچ چیزیں نشانِ ظہور

نشان اولیں آسمان کی صدا
نکلنا ہی سفیان کا دوسرا

علامت یہ ہی تیسری بالیقین
کہ افواج سفیان کو نگلے زمین

ہی قتل حسینی نسب چارمین
پس کوفہ یا پیش کعبہ کہین

یمن سے خروج یمانی جوان
علامات سے پانچوان ہی نشان

ہو جسدم ظہورِ امامِ مبین
چلیں سیصد و سیزدہ مومنین

کہ ہوں بعض بستر سے گم وقت شب
سحر کو نمایاں ہوں مکہ میں سب

تو بعض سوار ابرش ابر پہ — علانیہ حاضر ہوں وقت سحر

وہ تلواریں پھر سے شمار سیزدہ — کریں ہر سر سہم تقسیم شش

جو نازل ہوئے ہوں فلک سے تمام — کہ ہر اک کا حلیہ نسب و نام

ہر اک پر مع اصل نام پدر — لکھا ہو بخط قضا و قدر

حدیثوں سے ظاہر ہوا یہ کلام — کہ نیچ پہ ہو بیچ تاریخ ماہ صیام

نمایاں ہو سورج گہن چرخ پر — مہینے کے آخر خسوف قمر

قواعد سے تنجیم کے ہی خلاف — ہے یہ عکس عادت بہ ماہ اوصاف

تہ خاک پھر ہوگی موج شفق — وہ روداد ساری [illegible]

پھر اک دن سورج میان فلک — ٹھہر جائیگا اوسط عصر تک

ہو مغرب سے اک دن طلوع آفتاب — پھر اک دن ذنب نمایاں شتاب

نکلکر وہ مشرق میں ایسا ہو خم — کہ دونوں سرے ہوں قریب بہم

ظہور آسمان پر ہو سرخی کا پھر | ہو آفاق گردون پہ وہ منتشر
پھر اک آگ مشرق سے ہو کر بلند | رہے تین یا سات دن سر بلند
ممالک پہ غالب آئیں اکثر عرب | کریں مردم مصر ظلم و تعب
کریں قتل اپنے شہنشاہ کو | خراب اور برباد پھر شام ہو
خلافت میں پڑ جائیں سو خلاف | علم ہوں علم تین پھر مصاف
بنی قیس کا پھر عرب کا علم | رہے داخل مصر با صد ستم
بنی کندہ کے ہوں علم پھر روان | عرب سے خراسان کو ناگہان
تو پھر ساٹھ کاذب ہان ہی عیان | نبوت کا دعوے کرے ناگہان
عنہمائے آل ابوطالب آئین | وہ بارہ امامت کے سب طالب آئین
تو پھر شہر بغداد میں چاشتگاہ | نمایان عجب ایک ہو باد سیاہ
ترقی ہو پھر زلزلہ کی وہان | کہ ہوں شہر کے شہر زیر زمین

پڑین قحط و طاعون سے تہلکے
فوائد نہ ہاتھ آئین اموال کے

زراعت تہ و باغ ہوں سب خراب
ہر اک لیکے کھلجائے وحشت کا باب

سبب سے اسقدر تلخ کامی عراق
بلا کا ہو مورد تمامی عراق

عجم مین بھی برہم ہون وطائفے
کرین جنگ باہم بہت خون بہے

تو پھر اہل بدعت مین کچھ بدسلوک
وہان مسخ ہون شکل میمون و خوک

عجائب غرائب بر آئے ظہور
علامات ہین اور بہر سرور

کہ اکثر میان کتاب بحار
کیا مجلسی نے بیان بشمار

سنو شیر میدان جنگ آوری
سر و تن فدائے امام زمان

امام زمان خاتم الاوصیا
بظاہر ہون بے ونق فرا جہان

علامات رجعت ہین پیش نظر
مبارک ہو احباب جان بازیان

جناب محمد بن بابویہ
مع شیخ جعفر بن قولویہ

ہی ابن ابراہیم نعمانی ایک ۔ محمد ہی نام اور راوی ہی نیک

ہی ارشاد صادق کہ گویا یہان ۔ ہم اب دیکھتے ہین بچشم عیان

کہ قائم ہمارا علیہ السلام ۔ پہنکر نبی کی زرہ وہ امام

پھر اک اسپ اشہب پہ ہوکر سوار ۔ ہو پیشانی اوس اسپ کی قشقہ دار

نجف مین اس انداز اعجاز سے ۔ خرامان وہ ہوگا کہ ہر شہر کے

سب اشخاص اسطرح دیکھین اوسے ۔ کہ خود اپنے شہرون مین ہون دیکھتے

امام زمانہ کرے پھر علم ۔ جناب رسول خدا کا علم

کہ جھنڈا اوسکی ہو عرش کا ایک عمود ۔ سراپا بیاری رب ودود

کرے جس جماعت پہ اوسکو بلند ۔ ہلاکت مین پڑجائین وہ خود پسند

جو اندک تکان سکین جناب ۔ تو جرأت کا شیوہ نہ ہو فتح یاب

زبردست پامرد ہون مومنین ۔ صلابت مین دل قطعہ آہنین

ہر اک مرد مومن کو رب ہے | کریگا جہل کس کی قوت جٹا
تہ خاک جو مومنین ہین نہان | کرے اُن خبر سے او نہین شادمان
مقابر مین وہ جا بجا آیا کرین | ظہور مبارک کا چرچا کرین
یکایک پئے نصرت و فتح شہ | ہون نازل ملک سیصد و سیزدہ
ملائک مین بعضے وہ ہونگے مگر | جو کشتی مین تھے نوح کے ہم سفر
ہون ہمراہ بعضے رفیق خلیل | کہ جو نار نمرود مین تھے کفیل
وہ ہمراہیان کلیم خدا | کہ جسوقت دریا ہوا تھا جدا
رفیق مسیحا بھی ہون کچھ ملک | گئے تھے جو ہمراہ سوئے فلک
ملک پھر وہ نازل ہون اربعہ ہزار | کہ جنکا لقب ہی علامات دار
ہزار اور آئین جو زیر فلک | تو پھر سیصد و سیزدہ وہ ملک
جو حاضر ہوئے بدر مین ایکدن | پئے نصرت سید انس و جن

پھر آئیں ملک اور اربع ہزار
محرم کی دسویں کو جو بیقرار

سپے حضرت سید تشنہ کام
دل و جان زہرا علیہ السلام

کہا آکے یوں اے شہ کربلا
کریں قتل اعدا کو ہم مطلقا

نہ راضی ہوا پر وہ سلطان دین
کہا فضل حق سے یہ عاجز نہیں

غرض سب پراگندہ مو نوحہ گر
مجاور رہیں وہ مرقد پاک پر

مصائب پہ حضرت کے لیل و نہار
حزیں سب کے سب ہوتے ہیں اشکبار

ترقی ہے اک نالہ و آہ کو
قیامت تلک روئیں گے شاہ کو

ملک ایک اونمیں ہے عالیمقام
وہ سردار ہے سب کا منصور نام

زیارت کو زوار جاتے ہیں جب
ملائک وہ لینے کو آتے ہیں سب

جو رخصت ہو زوار وہ شاہ سے
ملک سب ہیں پہنچانے جاتے اوسے

جو بیمار ہو جائے وہ مرد دین
عیادت کو اوسکی یہ جاتے ہیں

وہ تنہا [illegible] کرتے ہیں جسپر ہم تقاضا
نماز اوسپہ کرتے ہیں جو سب ادا

تو ذلیل [illegible] آبرو دیسے
یہ سب توبہ کرتے ہیں اوسکے لیئے

غرض ہے نہیں پر یہ سب گوار
امامِ زمانہ کا ہے انتظار

کہ ظاہر ہو جسدم امامِ انام
تو آجائیں یہ سب کے سب اوسکے کام

کرینگے غضبناک ہوکر جہاد
نکالینگے سب کے بلا کے عناد

وہ لائینگے اک اک پہ قہرِ خدا
اعادی کو دینگے سزائے جفا

روایت یہ آئی ہے ذی اعتبار
سکندر کو حق نے دیا اختیار

جو ہیں ابر صعب اور ابر ذلول
کرے ایک کو انمیں سے وہ قبول

دوم ابر کو جو کہ ہے بے صدا
قبول اوس نے اپنے لیئے کرلیا

امانت رہا صعب با رعد و برق
پئے خدمتِ سیدِ غرب و شرق

ہو جسوقت ظاہر شہِ نامدار
اوسی ابر پر ہوئیگا ایک سوار

کرے سیر پھر شاہِ دنیا و دین یہ ساتوں فلک او رساتوں زمین

ہوائیں ہر اک قسم کی بیشتر ہوں تسخیر شاہنشہِ بحر و بر

نبی و علی کا وصی نامور جوان شکل میں ہو وہ سن میں [illegible]

وہ طاقت وہ قوت ہو نامِ خدا کہ گاہے اگر وہ امامِ ہدا

درختِ کلاں کو کہ تھا ان ایک دے او کھڑ کر وہیں بیچ [illegible] گر پڑے

جبل میں جو حضرت کریں اک صدا تو ہو پھٹکے پتھر سے پتھر جدا

خدیوِ جہاں مالک بند و بست تمامی کرے سیرِ بالا و پست

کرے کوہ و صحرا و دریا کی سیر ہو محکوم ہر وقت دنیا کی سیر

نہ باقی رہے کوئی ایسا مقام نہ جاوے جہاں وہ امامِ انام

وہ برپا کرے دین حق ہر کہیں او گل دے ہر اک گنج و معدن زمین

جدھر رخ کرے شاہ گیتی پناہ دلو نیر او مہر تابیک ما ہمراہ

عجب طرح کا رعب چھانے لگے ... لعینونکو اندوہ کھانے لگے

وہ پہچان لے دیکھکر اک نظر ... کہ مومن یہ ہی یہ منافق لبشر

نکوکار یہ ہی یہ بدکار ہے ... یہ ہی بےخطا یہ گنہگار ہے

ہر اک شخص پر شاہ عالم پناہ ... ہر اک حکم جاری کرے بے گواہ

سلیمان و داؤد کی طرح سے ... کرے اصل احوال پر فیصلے

جہان جائے سلطان جن و بشر ... رہے سایۂ ابر بالائے سر

ہون اوس ابر سے صدائیں بلند ... سنین ساری مخلوق یہ وعظ و پند

کہ مہدی و آلِ محمد ہے یہ ... خدا کی عدالت کا مقصد ہے یہ

کرین ورد کا قصد جب شاہ دین ... سمٹ جائے اکبار روئے زمین

کہ حضرت مع لشکر اک آن مین ... مسافات عالم وہین طے کرین

خرامان ہون جب وہ امام ہدا ... تو احمد کے مانند نام خدا

سراسر ہو پر نور روئے زمین | بچشم فلک دیکھے سارا کہین
برآمد ہو نکلے سے جب وہ جناب | کرے یہ ندا اک منادی شتاب
کہ ہمراہ اپنے برائے سفر | نہ لے توشہ و آب کوئی بشر
جو مشہور ہے سنگ موسیٰ بنام | جب چاہتے ہونگے سب خاص و عام
کہ تھی بار اک اونٹ کا وہ حجر | رہے ساتھ شہ کے میان سفر
جہان ہو مقام امام زمان | بارشاد ہو نصب پتھر وہان
تو بارہ روان چشمے ہون سنگ سے | رہین نہ پر ہمین وہ عجب ڈھنگ سے
جو ان چشمونکا پانی پیتا رہے | تو زنہار بھوکا نہ پیاسا رہے
نجف مین جو پہنچین امام زمان | وہین رونق افزا ہین یکگان
روان ہون اوسی سنگ سے شیر و آب | ہوان سیراب آسودہ سب بحیاب
روایات مین راوی ہین لکھ گئے | کہ آپ طعام و علف سنگ سے

باذراطہ پیدا ہو شام و سحر
کریں نقش سب مردم و جانور

عصا ہر کا موسی کا حضرت کے پاس
کہ جسوقت چاہیں شہ حق شناس

تو ثعبان بنکر کرے سب جو دا
لبوں میں ہو چالیس گز فاصلہ

نگل جاے ہر چیز کو بے تعب
باسیارِ سلطانِ ملکِ عرب

وہ پیراہن خاص باغِ جنان
ہو زیبِ تنِ سیدِ انس و جان

کہ جبریل امانت کو جب آئے تھے
براہیم کے واسطے لائے تھے

پہنکر جسے بچ گئے آگ سے
جلے تھے جو نمرود کی آگ سے

وہی جامہ یوسف کے تھا زیب بر
ہوا جس سے خوشبو دماغِ پدر

جو کوری کا باعث ہوا ہجر پور
اوسی جامہ سے آیا آنکھوں میں نور

سلیمان کی خاتم ہوں پہنے امام
ہوں ساتھ انبیا کے تبرک تمام

اگر کوئی کافر چھپے بھاگ کر
بہ پشتِ حجر یا بہ پشتِ شجر

باآواز گویا ہون سنگ و درخت — چھپا ہی مرے پیچھے وہ خفتہ بخت

فدا تجھپہ ہم اے امام زمان — اسے قتل کر آیہان ہی نہان

یہانتک تو دنیا مین ہو انتظام — نہ باقی رہے کچھ بھی کفر و ظلام

جو شیعون کے سر پر پھیرے دست شاہ — خدا اونکو دے عزت و عقل و جاہ

قوی کر دے شیعونمین ہر فرد کو — ہو چالیس کی قوت اک مرد کو

ارادہ کرین جب سوئے کوہسار — اوکھاڑین بن و بیخ سے ایکبار

درندے پرندے چرندے تمام — اطاعت کرین شاہ کی صبح و شام

جو اصحاب و انصار شاہ زمان — زمین پر قدم اپنا رکھین جہان

کرے ناز سب پر وہانکی زمین — فلک عرش کا آسمان کی زمین

ہر اک دہشت و بیم رب انام — کرے دور اونکے دلون سے تمام

کرے دشمنون کے دلون مین مکین — مرین خوف سے اشقیا و لعین

کریں دشمنوں کو جو شیعہ ہلاک — ملیں زیر پا سبکو مانند خاک

خدا اونکو دیوے کچھ ایسے چشم و گوش — کہ جس جس جگہ ہوں وہ با عقل و ہوش

خود آنکھوں سے شہ کی زیارت کریں — طلاقت سماعت اشارت کریں

غم و ضعف و سستی و درد و بلا — ہو شہ کی بدولت سب انسے جدا

زمین آسمان کی عطیات سب — ترقی کریں خوب ہر روز و شب

نہ برسا خلافت کے جو غصبت — وہ باران رحمت برستا رہے

دل آپس میں ہوں تشکل آئینہ صاف — کدورت سے ہر ایک ہو سینہ صاف

درندے بھی ہوں رام با یکدگر — نہ پہونچائیں ہرگز کسی کو ضرر

عراق و عجم سے اگر تا بہ شام — کرے کوئی عورت سفر صبح و شام

مع زیور و زینت و مال و زر — چلی جائے محفوظ وہ راہ بھر

درندوں کی ایذا نہ چوروں کا ڈر — نہ رہزن کا کھٹکا نہ رہ کا خطر

بنی شیبہ مشہور ہی جنکا نام
امینانِ مفتاحِ بیت الحرام

بحکم شہنشاہ گیتی پناہ
کٹین ہاتھ اونکے بلا اشتباہ

وہ لٹکا دے جائین پھر کعبے سے
منادی ہر اک سو ندائین کرے

یہ کعبے کی کرتے ہین چوریان
ہو آگاہ مخلوقِ ربِ جہان

ہر اک زادۂ قاتلانِ حسین
ہو کشتہ بحکمِ شہِ مشرقین

کہ آباؤ اجداد سے بدگہر
رضامند تھے سب وہ اس قتل پر

کسی کار بد پر جو راضی ہوا
تو وہ کام گویا خود اوسنے کیا

امامِ زمان شاہِ دنیا و دین
کرین زندہ پھر عائشہ کو وہین

پئے ماریہ اور بہر بتول
و ام براہیم و بنتِ رسول

امامِ زمان اوس مین انتقام
وہ جور و جفا یاد آئین تمام

نہ دے پھر جو دنیا مین کوئی زکوٰۃ
کرین قتل اوسکو شہِ کائنات

یہ روشن ہو عالم مین نورِ جناب
کسی کو نہین حاجتِ آفتاب

ہر اک شیعہ کی عمر ہو اسقدر
کہ ہون اک ہزار اوس سے پیدا بشر

وہ مسجد کہ ہون سب در اوسکے ہزار
بنا پشت کوفہ پہ با صد وقار

کرے پشت قبرِ شہِ کربلا
وہ اک نہر جاری امامِ ہدا

کہ ملجاے نہر نجف سے وہ نہر
خلائق ہو عذب اللسان شہر شہر

وہان جا بجا پھر امام زمان
بنائین گے پل اور پن چکیان

ہے ارشاد باقر علیہ السلام
کہ گویا ہون مین دیکھتا وہ مقام

کہ زنبیل گندم کی اک پیر زال
لئے اپنے سر پر چلی بے ملال

سوے کربلا جانب نہر جاے
کہ تا بے کرایہ دے پیس لائے

عیال اپنی لیکر امامِ زمان
رہین مسجد سہلہ مین شادمان

جو کہنہ عمارت وہ پائین امام
گرا کر اوسے پھر بنائین امام

کرین جمع پہ سب اوسکی تحریر تقسیم — بسانِ زبانِ جناب کلیم

مساجد سرِ راہ جو دیکھ لے — منارے وہ اوسکے وہ سب کنگرے

ہر اک ناودان روزنہ پنجرا — کہین راہ مین ہو جو بیت الخلا

کرین منہدم سبکو ایکبار شاہ — کہ ہو ساٹھہ گز وسعتِ شاہ راہ

بحکمِ خداے جہان آسمان — ہوا سدرجہ آہستہ گردش کنان

ٹھہرنے لگے دن نہ کاٹے گئے — برابر ہوا ک روز دس روز کے

بحکمِ خدا شاہ کعبہ کو ڈہائین — تو مثلِ خلیلِ خدا پھر بنائین

گرے مسجدِ سید المرسلین — بنی پھر قدیمی بنا پر وہین

مقامِ جنابِ خلیلِ خدا — جہان مصطفٰے نے کیا تھا بنا

خلیفہ نے جسکو دیا ہی بدل — بغاوت جہالت سے بن بے محل

بنائین پھر اوسکو امام ہدا — مثالِ بناے رسولِ خدا

کریں بدعتیں محو مولا تمام | کریں سنتیں شاہ برپا تمام

نہ شیعوں میں مفلس رہے کوئی کہیں | غنی ہوں تونگر ہوں سب مومنین

برائے تصدق برائے زکوٰۃ | بنائیں گدا کو پھریں شش جہات

کریں منتیں لاکھ اہل کتاب | نہ جزیہ پہ راضی ہوں ہرگز جناب

نہ جبتک مسلمان ہو ہر بشر | نہ راضی ہوں شاہنشہ بحر و بر

کریں ہر کسیکو نصیحت جناب | ولیکن نہ مانے جو خانہ خراب

کریں بے تامل وہیں قتل اوسے | نہ کافر نہ منکر نہ مرتد بچے

وہ قرآن مکتوب دست علی | کہ جسمیں منافق کو تکرار تھی

امام زمان شاہ دنیا و دین | کریں اوسکو ظاہر پئے مومنین

علی ولی دست رب انام | امیر دو عالم علیہ السلام

یہ ارشاد فرما ہوئے صاف صاف | ہیں گویا ہم اب دیکھتے بیخلاف

کہ کوفے کی مسجد مین سب شیعون نے | ہر اک سمت ہین خیمے برپا کیئے

ہر اک کو اوسی تازہ قران کا | بہم درس دیتے ہین اب برملا

جناب امامِ زمان شاہِ دین | روانہ کرینگے جو حاکم کہین

بالطاف اوس سے یہ فرمائینگے | کہ تیرے کفِ دست تیرے لیئے

بلا شبہہ رکھتی ہی حکمِ کتاب | تجھے امر و نہی و خطا و صواب

اگر کچھہ نہ انمین سے مفہوم ہو | ہتیلی جو دیکھے تو معلوم ہو

کہ تو چاہتا ہی جو حکمِ خدا | بتفصیل بالکل ہوا اوسمین لکھا

روانہ کرین صاحب الامر فوج | سوے کشورِ روم جب ثج موج

لبِ نہر لشکر کا ہو جب گذر | لکھے پاؤن پر اپنے کچھہ ہر بشر

چلی راہ پانی پہ مثلِ زمین | جو دیکھین یہ احوال رومی کہین

تو فی الفور ہوون ملک سب روبرو | کہین جسکا لشکر ہی یہ ہی وہ شاہ

بھلا ہوگا کس رتبہ ذوی الاقتدار
عدول ادھر سے لازم نہیں زینہار

جو باہم یہ سب شور کر چکین
تو دروازہ شہر کو کھولدین

وہ سب فوج ہو داخلِ شہر جب
اطاعت کرین شاہ کی سب کے سب

ہون جب حاضر بارگاہِ امام
کرین اسطرح پر اداے سلام

السلام علیک یا بقیۃ اللہ

ہون پھر بعدہ چار چشمے روان
بہم مسجد کوفہ سے ناگہان

ہو روغن کا اک شیر کا دوسرا
اک آب طہور اور ایک آب کا

کرین جب قیام آکے شاہ زمان
اوسی مسجد کوفہ مین شادمان

تو لشکر کو بھیجو آئینگے شام کو
امیہ کی اولاد تا قتل ہو

یہ سنتے ہی سب بھاگین ہو کر تنگ
امان کے لیے سوے ملک فرنگ

فرنگی نہ دین مطلقا اونکو راہ
کہین سب کبھی ہم نہ دینگے پناہ

جہانتک کہ تھے اُسکے گروہِ فضول
نہ دینِ نصاریٰ کروگے قبول

یہ سنتے ہی باتیں وہ سب بے ادب
چلیپا کو گردن میں لٹکائیں سب

جو ہوں داخلِ شہر گم کردہ راہ
یقین ہو کہ ہاتھ آئے شاید پناہ

مگر پہنچی جسدم سپاہِ امام
نصارے کی بھی صبح ہو جائے شام

پکار اوٹھیں سب صلح کرتے ہیں ہم
امان چاہتے ہیں بربِّ حرم

کرین شاہ کے اہلِ لشکر سوال
حوالے کرو ہمکو بے قیل و قال

ہمارے گنہگار بھاگے ہوئے
جو ہیں سب امیہ کی اولاد سے

غرض اونکو فوراً کرین دستگیر
تہِ تیغ ہو جائیں آخر شریر

خلائق کا جسطرح پر انتظام
کیا تھا شہِ انبیا نے مدام

کہ پچھلی کسی کی نہ دیکھی سنی
خطا جاہلیت کی سب بخشدی

مگر تازہ احکام جاری کیے
سب آدابِ اسلام جاری کیے

اسی طرح صاحب الامر بھی — کریں انتظام جہان واقعی

نہ چھپائیں کسی کی خطا و قصور — ہوئے ہوں جو مردم سے پیش از ظہور

سنو دل لگا کر مری آرزو — فدا او نثار امام زمانؑ

ہمیشہ تھا جس عہد کا انتظار — مبارک ہو وہ دور دور جہان

جو واقع ہو رجعت میں دیکھیں ہنسیں — بنام خدا چشم دل گوش جان

جو ہیں شیخ راوندی قطب دین — مع بعض دیگر رواۃ امین

کہ کہتے ہیں باقرؑ سے مروی ہوا — کہ پیش از شہادت شہ کربلا

ہوئے اپنے اصحاب سے حرف زن — مرے جد جناب رسول زمن

ہوئے مجھ سے گویا کہ اہل نفاق — جو لیجائیں تجھکو کسو عراق

بہم جس جگہ با سداد و صفا — ملاقی ہوئے انبیا اوصیا

وہ جس سرزمین کا عمورا ہی نام — جہاں ہمرہاں یاوران تشنہ کام

مصیبت مین ہو تو شہید جفا | مگر تیرے اصحاب کو مطلقا

وہان درد آہین نہ پہنچے کبھی | بلا فاصلہ پھر یہ آیت پڑہی

قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم

کہا پھر بحکم خدائے جلیل | نہ بجھے جسطرح آگ بہر خلیل

یہ تھین آتش زرِ حرب نبرد | ہو تجھپر مع یار و اصحاب سرد

یہ گویا ہوئے پھر شہ کربلا | ہمین جب کرین قتل اہل جفا

او سید مر تو واللہ ہم بیہراس | پہنچ جائین اپنے پیمبر کے پاس

جہانتک خدا چاہے شام و سحر | وہانتک رہین ہم ہین جلوہ گر

ہو جسکے لئے شق یہ سطح زمین | قیامت سے اول وہ ہونگے ہمین

کہ آئینگے دنیا مین پھر بیگمان | ہمراہ حیدرؑ جہان شادمان

یکایک مع سرورِ نامدار | امام زمانؑ قائم ذی وقار

فلک سے وہ نازل ہوں اوسدن ملک
زمین پر نہ آے ہوں اوسوقت تک

سرافیل و میکال و جبرئیل بھی
ملایک کی لے لیکے فوجین گئی

بحکم خداوند لیل و نہار
مجھی پر ہون نازل بصد افتخار

وہین پھر جناب رسول خدا
ہون نازل مع زمرۂ اوصیا

کہ سب ابلق ہون وہ راہنما
کہ جن پر ہوا ہو نہ کوئی سوا

سوار اونپہ ہو ہو کے آئین یہان
وہان پھر جناب رسول زمان

نشان کو نکان دیکے تیغ و نشان
کرین خود سپرد امام زمان

زمین اسکے مابعد ہم سب یہان
جہان تک ہو منظور رب جہان

ہون کوفیکی مسجد سے پھر لا جواب
عیان چشمۂ روغن و شیر و آب

امیر عرب سید الاوصیا
مجھے دیکے شمشیر خیر الورا

روانہ کرین خرم و شادمان
ہوے شرق و غرب زمین جہان

یہان تک کرون قتل تا مطلقا ‎ ‎ نہ باقی رہین دشمنانِ خدا

جلادون مین اصنام ردی زمین ‎ ‎ کرے تا نہ پھر شرک کوئی کہین

یہانتک کہ جب ہند مین ہو گذر ‎ ‎ کرون فتح ہر شہر مین سر بسر

بفرمودۂ حضرتِ ذوالجلال ‎ ‎ پھر اوٹھکر بہم یوشع و دانیال

چلے جائین پیشِ جنابِ امیر ‎ ‎ علیٔ ولی دست ربِّ قدیر

کرین عرض ای سید الاوصیا ‎ ‎ کہا جو خدا و نبی نے کیا

یہ سن سنکے ہفتاد مردِ جری ‎ ‎ کرین ساتھ اونکے علیٔ ولی

کہ بصرے مین جا کر وہ عالیمقام ‎ ‎ کرین قتل فوجین وہانکی تمام

روانہ کرین شاہ پھر بہر جنگ ‎ ‎ عساکر سبھے بلادِ فرنگ

کہ ہر شہر و قریہ کو وہ خیر خواہ ‎ ‎ کرین فتح کرکے برابر تباہ

کرین قتل مین جانور وہ تمام ‎ ‎ کہ جن جنکا ہی گوشت کہانا حرام

نہ باقی رہے تا بروے زمین
ورلے حلال و رطیب کہین

تمامی مذاہب کے اشخاص پر
کرون عرض اسلام مین سر بسر

پئے ختم حجت پھر انجام کار
بقتل و با سلام دون اختیار

مسلمان ہوا جو بشر بچگیا
وگرنہ وہین قتل مین لے کیا

نہ ایسا ہو دنیا مین شیعہ کہین
کہ خرم نہو وہ بروے زمین

خدا اک فرشتے کو نازل کرے
کہ ہاتھ اپنا وہ اوسکے منہ پر پہرے

کرے پاک شفقت سی گرد و غبار
دکھائے اوسے پھر جنان کی بہار

وہ سارے مکان اوسکے پیراستہ
وہ اوسکے لئے حورین آراستہ

نہ باقی رہے کوئی کور و علیل
مگر یہ کہ فی الفور رب جلیل

ہماری بدولت اوسے دے شفا
قلاب سے بیٹے زمین پھر خدا

عطیات نازل کرے بیشمار
ہو سد رحہ ہر اک شجر باردار

زمستان کے پھل شیعہ گرما میں کھائیں
جو گرما کے پھل ہوں زمستا میں پائیں

یہ ارشاد فرما ہی رب علا
یہ قرآن میں ہی صاف وارد ہوا

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

کہ یعنی جو مومن ہوں اہل بلاد
بہ زہد و بتقوی و صدق و سداد

عطیات میں اونپہ نازل کروں
زمین آسمانکی شرف انکو دوں

مگر کی جو تکذیب پیغمبران
تو نازل عذاب اونپہ ہو بیگران

ہوئے صرف ارشاد پھر مرتضے
کہ تحقیق شیعوں کو رب علا

عطا وہ کرامت وہ عزت کرے
کوئی شے نہ پوشیدہ ہو جن سے

کہیں اپنی نسواں سے سب واقعی
اونہوں نے جو مخفی کیا ہو کبھی

حدیثوں میں ہی معتبر یہ خبر
کہ زندہ ہو رجعت میں جن بشر

کرے جو قدم رنجہ شش جہات — وہ ہے شاہ تشنہ لبانِ فرات

یہانتک کرے سلطنت مین بسر — کہ بال ابرونکے پڑین اسقدر

پڑین آکے آنکھونپہ مثلِ حجاب — کہ جیسے کرن مین ہے خود آفتاب

روایت مین تفسیر آیے کی — ہے اسطرح وارد ہوئی واقعی

ثمّ رددنا لکم الکرّۃ علیہم

کہ شاہ شہیدان علیہ السلام — جو ہون رونق افزا باحتشام

ہون جملہ شہیدانِ روزِ نبرد — رکابِ سعادت مین ہمقدم

کہ خودِ طلا کا رسر پر دھرے — ہر اک جان و دلسے رفاقت کرے

روایت مین ہے یون بھی ظاہر ہوا — کہ ستر نبی جو بامرِ خدا

رفاقت مین موسیٰ کی تھے شادکام — جلودارِ سبطِ نبی ہون تمام

کہین ہر بشر سے جہانمین یہی — یہی ہے حسینؑ علیؑ ولی

سنو گوش دل سے اطعنا کہو
ہوا خواہ دجال و شیطاں نہو

سنیں جب یہ ارشاد حق مومنین
ہو شبیر کی معرفت میں یقین

خدیو جہاں قبلۂ الاصفیا
امام زماں خاتم الاوصیا

جہاں سے جہاں کو ہوں رونق فزا
تو ابن علی تشنۂ کربلا

کریں فکر تجہیز و تکفین کی
کریں دفن پڑھکر نماز آپ ہی

نہ غسل و نماز اور لاے بجا
اماموں پہ غیر از امام ہدیٰ

روایت میں مروی ہوئی ہے یہ بات
شہ کربلا خسرو کائنات

کریں سلطنت تین سو نو برس
پس فوت مہدی قدسی نفس

مگر مدت عمر ہو جب تمام
تو ساقی کوثر علیہ السلام

زمانے میں پھر ہو گی رونق فزا
کریں بادشاہی بحکم خدا

یہ صادق سے ہی طرفہ گفت و شنید
جو سائل ہوا آکے عجلی برید

کہ خالق نے قرآن میں یا امام — لیا صادق الوعد جسکا ہی نام

سماعیل ہی کیا وہ ابنِ خلیل — کہا شہ نے اوس سے نہیں اے جلیل

سماعیل بیٹا ہے حزقیل کا — نبوت پہ دنیا میں مبعوث تھا

مگر قوم نے اوسکی تکذیب کی — بانواع تہدید تعذیب کی

اذیت رسانی نہ چھوڑی کبھی — سر او کا کھینچا تھا تب پوست بھی

کیا حق نے اوس پر غضب قوم پر — ملک ایک بھیجا برائے خبر

فرشتے نے آکر کہا اے نبی — بحکمِ خدا تجھسے ہوں ملتجی

اگر تو کہے تو تری قوم پر — ہو قہرِ خداوندِ جن و بشر

میں اک دم میں احوال کر دوں تباہ — معذب ہوں یہ سب کریں تو نگاہ

سمیِ ذبیحِ خدا نے کہا — عذابوں سے اونکے مجھے فائدہ

نہیں میری حاجت یہ ہے مدعا — ہوئی وحی خالق کہ حاجت بتا

جو حاجت ہو کہہ مجھ سے اے خیر خواہ
کہا پور حزقیل نے یا الٰہ

مجھے بھی معِ تشنۂ کربلا
زمانے مین پھر لانا تو برملا

کہ مین انتقام اپنے اعدا سے لون
سزا انکو جسطرح چاہون دون

بیان جب وہ یہہ مدعا کر چکا
تو ربّ ہدیٰ نے مقدر کیا

کہ رجعت مین ہو ہمرکابِ حسین
زمانے مین حزقیل کا نور عین

روایت مین ہے یہ بھی وارد ہوا
دمِ رجعتِ خسروِ کربلا

برابر تہِ خاک سے ایکبار
ہوا خواہ اوٹھین پچہتر ہزار

سن اے سوزِ غم گوشِ دل سے ذرا
جلا شمع کے مثل ہر استخوان

سہون کب تلک سوزشِ احتراق
کہ اب شربت دید ہو نوشِ جان

ہوا صبح رجعت کا تارا نمود
کٹی رات کام آئین بیداریان

حسن ابن فرزند جمہور نے
لکھا واحدہ مین یہ اخبار سے

کہ کہتا ہے عاصم کا پور سعید | حدیثو نگاراوی مسمیٰ حمید
کہ باقر یہ ارشاد فرما ہوئے | مرے جدِ امجد یداللہ نے
یہی خطبہ اک روز انشا کیا | کہ یکتا ہے خلاقِ ارض و سما
خداوند عالم نے پہلے پہل | کیا تھا تکلم جو روزِ ازل
ہوا نور وہ پھر اوسی نور سے | محمد کو پیدا کیا پھر مجھے
اوسی نور سے پھر یہ ارشاد ہے | ہوئی خلق ذریتِ پاک سب
پھر اکبار بعد اوسکے اللہ نے | تکلم کیا دوسرے طور سے
سراپا وہ روح مطہر ہوا | اوسی نور مین اوسکو ساکن کیا
معِ روح اوس نور کو اکبار | دیا پھر ہمارے بدن مین قرار
ہماری ہی خاطر ہے سب کائنات | ہے سارے جہان مین ہماری ہی ذات
ہمین سے بڑائی خواص و عوام | خلائق پہ کی اوسنے حجت تمام

نہ خورشید و ماہِ شب افروز تھا | نہ یہ شب کہین تھی نہ یہ روز تھا
نہ عالم مین کوئی کہین ذیحیات | نہ فکرِ معیشت نہ ذکرِ ممات
کہ تھا نورِ سبز اک ہمارا مقام | ہمیشہ خدا کی عبادت سے کام
ہمین شغلِ تسبیح و تحمید تھا | کہ کثرت مین بھی رنگ توحید تھا
یہ احوال تھا واقعی پیش ازان | کہ پیدا ہو مخلوق ربِّ جہان
اس آیت کو دیکھین سنین سامعین | بچشمِ بصیرت بگوشِ یقین

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

یہ معنی ترجمہ ظاہری لفظ کا | کہ خالق سے تھا وعدۂ انبیا
کیا تھا یہی عہد پیمان بدل | کہ سب ہم یہ لائین وہ ایمان بدل

ہماری مدد اور یاری کیں ین　تہ دل سے نصرت ہماری کرین

حبیبِ خدا پر جو ایمان لائین　مری واسطے اپنی جانین لڑائین

یہ ارشادِ فرما کے گویا ہوا　علی ابنِ عمِّ رسولِ خدا

یہ تحقیق مجھسے بھی اللہ نے　اسیطرح تھے عہد و پیمان کیے

کہ شاہنشہِ انبیا کا مدام　رہوں مین مددگار ہر صبح و شام

مرا حال ہی سب پہ آئینہ سب　رہا عمر بھر وقف رنج و تعب

جہان مین رسولِ خدا کے لئے　شہِ انبیا مصطفیٰ کے لئے

مددگار رہتا تھا لیل و نہار　جہادون مین تھا دمبدم جان نثار

غرض ہر طرح مین نے عہد خدا　رہا زندہ جب تک کیا سب وفا

مگر انبیا نے جو گاہے مری　اعانت نکی یہ سبب تھا قوی

کہ میری امامت سے وہ پیشتر　زمانے سے سب کر گئے تھے سفر

پر آئیگا دنیا مین جلد اب وہ دور — کہ وہ انبیائے خدا سب بفور

وصی پیمبر کی یاری کرین — جہادون مین خود جان نثاری کرین

یہ مشرق سے مغرب تلک سب جہان — مرے قبضہ مین آئیگا بے گمان

پھر آدم سے تا سید الانبیا — نبی زندہ ہون سب بحکم خدا

جہاد آکے میری جلو مین کرین — شب و روز دم دوستی کا بھرین

بہت جلد کفار عالم تمام — تہ تیغ بران ہون بس لاکلام

تعجب نہین ہی کسیطرح سے — کہ مردونکو خالق جو زندہ کرے

کرین تلبیہ کی صدائین بلند — کہین فوج فوج آکے سب ہوشمند

لبیک لبیک یا داعی اللہ

حضور یمین ہم سب حاضر ہین حضور — بجا لائین جو حکم ہو بے فتور

یہ مردان دین سب کہین جب ہجوم — تو ہو کوچے کوچے مین انکے دھوم

غضبناک شمشیر بران بدوش
گلے تک مو بحر شجاعت کا جوش

تہ تیغ ہون ظالمین جابرین
تہ تیغ ہون اولین آخرین

وفا کر دین عدہ جو حق نے لیا
جو اس آئے مین ہمسے ادہنے کیا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا

کہ خالق نے خود ونسے پیمان کیا
جنہون نے کہ منظور ایمان کیا

کہ البتہ روے زمین پر اونہین
مقرر ہم اپنا خلیفہ کرین

کہ جسطرح ان لوگون سے پیشتر
خلیفہ مقرر کیے خلق پر

کہ دین دور ونسے ہر خوف و ڈر
عبادت کرین تا مری بیخطر

یہ ارشاد فرماتے ہوئے پھر علی
مگر رہے دنیا مین رجعت مری

مین زندہ ہون پھر زندہ ہونگا بعد
ہویدا رجسطرح سونے کے بعد

مین ہون صاحب رجعت بیشمار
مین ہون صاحب صولت و اختیار

مین ہون مالک دولت بیحساب
مین ہون آہنی قلعۂ فتح باب

مین ہون بندۂ خانہ زاد خدا
مین ہون ابن عم رسول خدا

مین ہون معدن علم پروردگار
امین جنہ خازن ہے از دار

حجاب خداوند بالا و پست
صراط او میزان کا ہون بندوبست

کلام حق اسماے حسنی مین ہون
کہ امثال و آیات علیا مین ہون

مین ہون صاحب ہر سقر نہر بہشت
کہ ہر اہل کو دونگا مین کوثر بہشت

جو نا اہل اہل جہنم ملین
جہنم مین داخل کرونگا مین انہین

ہے تزویج اہل جنان میرے ہاتھ
جسے چاہونگا بیاہ دونگا جسکے ساتھ

قیامت کے دن حشر ہو جب عیان | ہی میرے طرف بازگشتِ جہان

حساب اونکا ہی منحصر مجھپہ سب | گذر ہو نہ اعراف تک بے طلب

بلاشبہہ مین آخر روزِ گار | بفرمانِ خلاق لیل و نہار

وہی دابہ ہون بر روی زمین | کہ ناطق ہی جسپر کتابِ مبین

ظہور آخر کار جب ہو مرا | کلیمؑ و سلیمانؑ خاتم عصا

مین رکھون سراسر بے جبین | نہ کوئی بچے کافر و مرد دین

منقش یہ مومن کے ماتھے پہ ہو | کہ مومن بحق ہی یہ مرد ذنکو

اسیطرح کافر کے ماتھے پہ بھی | منقش ہو کافر بحق ہی یہی

غرض مومنونکا ہو مین بادشاہ | زبانِ سخن گو ہون بے اشتباہ

مین ہون خاتمِ اوصیاے رسل | مصیبت مین مشکل کشاے رسل

مین وارث رسولانِ اطہر کا ہون | خلیفہ خداوند اکبر کا ہون

خدا نے مجھی کو کیا ہی عطا — خلایق کا سب علم مرگ و بلا

مجھے ہر طرح کے یہ سب علم مین — کہ مخلوق پہ تا کرون حکم مین

یہ حکم ہیرے خدا نے کیا — یہ رعد اور برق ابر یہ صاعقا

یہ سب تیرگی سب صفائی جہان — یہ سب بحر سب کوہ سب آندھیان

یہ ماہ اور یہ انجم و آفتاب — اب آگے بتاون مین کسکا حساب

جو کچھ چاہے آغاز و انجام سے — مفصل ہر اک شخص وہ پوچھ لے

حدیثوں مین صادق سے ہی یہ لکھا — کہا حق سے شیطان نے یا خدا

تو کر حین سے مجھکو مہلت عطا — کہ مہلت ہو تا روز رجعت عطا

کہا گو کہ فاحش ہی تیری خطا — مگر ہمنے کی تجکو مہلت عطا

کہ آدم سے تا وقت معلوم سب — نمایان ہون شیطان پر رنج و تعب

کہا شہ سے راوی نے پھر واقعی — کہ ہے رجعت آخری کیا یہی

برائے جنابِ علیؑ ولی — دیا اور بھی رجعتیں ہیں کئی

کئی رجعتیں ہین کہا شاہ نے — جنابِ علیؑ ولی کے لئے

جہان مین دمِ رجعتِ ہر امام — ہے پئے اہتمام و پئے انتظام

ہے پئے نصرت و یاریِ کاروبار — جنابِ علیؑ ولی بار بار

بلاشبہہ لاریب رجعت کرین — یہان ہر زمانے مین ہر عہد مین

نکوکار بدکار جو ہین بشر — حضوری مین حاضر ہون شام و سحر

خلایق پہ غالب رہین مومنین — خداوندِ عالم ہو اونکا معین

جو مومن ہین وہ کافرونسے تمام — بانواع و اقسام لین انتقام

بوقتِ معین بحکم اله — علی ولی باتمامی سپاه

ہون رونق فزا زمین و زمان — بصد صولت و شوکت و عز و شان

ہو شیطان بھی لیکے اپنی سپاہ — بناچار ہو حاضرِ عرصہ گاه

جو ہین قرب کوفے کے صحرا تمام
کنارِ فرات اوسکا رہجانی نام

وہین ہوگی ملاقات انجامِ کار
وہان ہووے ہنگامۂ کارزار

کہ محشر تک اسطرح کا معرکہ
نہ گاہے کہین ہوگا واقع ہوا

لڑائی کو گر پاہون مین دیکھتا
کہین پا ہوا لشکرِ مرتضےٰ

پس پشت سو سو قدم ہٹ گئے
قدم بعضونکے نہ ہین جابجا

خداوندِ جبّار و قہار جب
کرے نازل ابرِ سراپا غضب

کہ اوس مین ہون ملایک تمام
فلک تک بعید کثرت اژدحام

ہون پھر حضرتِ سید الانبیا
مع حربۂ نور رونق فزا

جو حضرت کو ابلیس دیکھے وہان
ہٹے پیچھے جی چھوڑ کر ناگہان

کہین اوسکے لشکر کے سب لشکری
چلے تم کہان چھوڑ کر افسری

کہ اسلام پر اب تو پائی ظفر
مظفر ہے منصور ہے کیا ہے ڈر

یہ سنکر کہے گا لعین بے حیا | کہ جس شے کو مومنین یہان دیکھتا
بھلا دیکھتے ہو اوسے تم کہان | عقابِ خدا سے نہین ہی امان
میان دو کتفِ لعین پر ہین | رسولِ خدا سید المرسلین
وہ نیزہ لگائین کہ اک وار مین | مع فوج داخل ہو وہ نار مین
زمانے مین جبکہ شرک و بدعت نہو | کہین شغلِ غیر عبادت نہو
زمین بس علی صاحبِ ملک و مال | کہ گذرین جہان الف و چار الف سال
ہون ایک اک ہزار ابنِ شہ سے | مگر ہر برس ایک ہو ایک کے
نمایان ہون دو باغ سبز و عجیب | کہ اک مسجد کوفہ کے ہو قریب
کیا حق نے قرآن مین اوسکا بیان | یہ تشدید پنجم ہے مدہامتان
جہانتک چاہے خدا سے یہ سمع | وہان تک ہون وہ باغ دونون وسیع
ہی اکثر احادیث مین یہ خبر | اس آیت کی تفسیر مین معتبر

وَلَئِن مُّتُّم اَوْ قُتِلْتُم لَاِلَى اللهِ تُحْشَرُوْنَ ۵

کہ پیدا ہوا خلق میں جو کوئی
ہے اک قتل اک مرگ اوسکی لکھی

اگر پیش رجعت ہو یخصیں موا
تو رجعت میں ہو تیغ سی چاک جا

اگر قتل وہ پیش رجعت ہوا
تو رجعت میں ہے بے قتل مرجائیگا

احادیث میں معتبر معتبر
اس آیت کی تفسیر میں بیشتر

یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا

کہ جسدن ہر امت کے وہ مدعی
جو کرتے ہیں تکذیب آیات کی

کئے جائیں محشور سب رو سیاہ
ہے مقصود رجعت کلام اله

نہیں تو قیامت میں خلق خدا
بلا قید محشور ہو مطلقا

ہے ارشاد صادق علیہ السلام
کہ قرآن میں اپنے رب انام

سنے ناصبی بہر اہل خلاف
یہ ارشاد فرما ہوا صاف صاف

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنكًا

کہ رجعت مین لیجاینگے ہر صبح وشام | یہی فضلۂ آدمی سب تمام

احادیث معراج مین بعض جا | پیمبر سے ارشاد حق نے کیا

یہ میرا علی ہی جو زوج بتول | ہی وہ دابۂ ارض کا یا رسول

امامانِ دین مین سے یہان | کرون سب کے بعد اوسکا مین قبض جان

روایت ہی اخبار مین معتبر | کہ رجعت مین زندہ ہون جو جو بشر

ہوئی جتنی عمر اونکی پہلے یہان | دوچندان ہو رجعت مین عمر روان

یہ گویا ہوے پھر امام ہدی | کہ سلطان دنیا و دین مرتضی

جو رجعت کرین باشہِ کربلا | سب اعدا تہِ تیغ ہون برملا

امیہ کی اولاد سر تا بپا | مع آلِ سفیانی بے حیا

یہان ہونگے غرض جو جو ملعون بڑے | علی و ولی انتقام اونسے لین

کرے زندہ پھر رب لیل و نہار
اہالیِ کوفہ سے وہ سی ہزار

جو یاور تھے انصار تھے شاہ کے
ہمیشہ مددگار تھے شاہ کے

تمامی قبائل مین ستر ہزار
جلاے پھر اکبار پروردگار

ہو صفین مین زندہ سفیان کا پوت
معاون بھی ہون اوسکے زندہ ضرور

جہان تھی ملاقات باہم ہوئی
اوسی جا ملاقات ہو اونکی بھی

تو شاہِ نجف سید الاوصیا
وہین پور سفیان کو با اشقیا

کرین قتل با صد عذاب و تعب
مگر زندہ ہون پھر لعین سب کے سب

تو ہمراہِ فرعون فرعونیان
علی ولی سرورِ انس و جان

باقسام و انواع ایذا اونھین
سراسر برابر معذب کرین

غرض آئینگے پھر جناب امیر
یہان با جنابِ بشیر و نذیر

ضرور انبیا سب کرینگے ظہور
بفرطِ تمنا و شوقِ حضور

کرین سید الانبیا خود عطا | علیؑ ولی کو پھر اپنا لوا
علی پھر شہنشاہ ہون خلق مین | نبی سارے عمالِ حیدر بنین
باطراف واکناف عالم تمام | حسنؑ سے محمدؑ تلک ہر امام
رہین شاہ دو خرسند زیر علم | مع زہرہ انبیا سب بہم
نہ ہر دم کسی سے کہین پھر ڈرین | بدون تقیہ عبادت کرین
محمدؐ پہ ہو لطف وفضلِ اِلٰہ | تمام اہل عالم کے ہون بادشاہ
کہ دنیا کے سب مبتدا منتہا | ہوا تحتِ فرمانِ خیر الوریٰ
یہان تک وہ وعدہ بھی ہووے وفا | جو قران مین کرتا ہی رب علا
کہ ہر دین پر اوسکو غالب کرے | اوسیکا ہر اک دین خود دم بھرے
روایت مین کرتے ہین ہادی بیان | کہ قرب ظہور امام زمانؑ
جمادی اخری مین بس یک | رجب مین بھی بعد اوسکی دس دن تلک

جو بارانِ رحمت برستا رہے
وہ خود برق کی شکل ہنستا رہے

سحابِ کرم کی وہ دریا دلی
ہو مخلوق نے جس کی دیکھی سنی

نیا گوشت مردوں کے اوگنے لگے
کہ سب زندہ ہو کر ہوا ان [illegible]

مجھے اب وہ آتے ہیں گویا نظر
کہ ہیں جمع رستے نہاک بالا ہے

حدیث اور اس طرح وارد ہوئی
کہ رجعت ہو صاحب الامر کی

تو ہو پشت کوفہ سے وقت فزا
سع سبع عشرین امام ہدا

اوٹھے ہوں وہ سب قبر سے مردہ
کہ موسائی اوٹھیں ہوں پیش رہ

ہوں سات اوٹھیں اصحاب کہف رقیم
وصی ایک موسیٰ کا مرد کریم

ہو یوشع بن نون و سلمان ایک ہو
پھر اک بو دجانہ جو ہے مرد نیک

ہیں مقداد پھر مالک اشتر ہیں پھر
یہ ہیں سب کے سب یار اور منتصر

کہ ہیں جانب مہدی رہنما
ہوں عمال و حکام شہر و قری

ہی منقول ظاہر ہوں جب حضور
تو مرقد میں ہر شیعہ کی بالضرور

ملک ایک آ کر کہے یہ پیام
کہ ظاہر ہوا آج تیرا امام

اگر کہہ تو میں زندہ کر دوں تجھے
کہ تو اپنے آقا سے جا کر ملے

وگرنہ نعماے پروردگار
رہیں شاد رہ تا بدار القرار

ہی ارشاد صادق علیہ الثنا
کہ رجعت کرینگے جو خیر الورا

تو عالم میں یا رحمت و مکرمت
کرے نصف لک سال و سلطنت

علی پھر کریں سلطنت آ کے بس
بچل و چار الف اونکو گزرین برس

کہیں آ کے راوی نے شہ سے کہا
اس آیت کا فرمایئے مدعا

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

کہ قرآن تجھپر جو واجب کیا
تو دنیا میں پھر لائیگا تجھکو لیا

کہا شہ نے واللہ دنیا کبھی
تہو گی نہو گی کبھی منقضی

کہ جبتک اگر نجف میں کبھی
ملائی نہوں باہم علی ونبی

وہاں ایسی مسجد کرینگے بنا
کہ بارہ ہزار اوسکے در ہونگے وا

کیا ابن طاؤس نے یہ مقال
کہ دنیا کی کل عمر ہے لاکھ سال

ہے سکے لئے سال عشرین ہزار
تو اسی ہزار آل پیغمبر شمار

ہے منقول صادق سے پھر یہ خبر
ہے اک واقعہ میرے پیشِ نظر

کہ میں دیکھتا ہوں عجب تخت زر
پھر اک قبہ یاقوت کا تخت پر

جواہر جڑے اوسمیں ہیں بیشمار
ہیں اطراف کے قبے نوسی ہزار

ہر اک نور اخضر کا قبہ ہے صاف
ضیا اوسکی ہے قاف سے تا بقاف

سرِ تخت یوں رونق افزا حسینؑ
شہِ کربلا سیدِ مشرقین

زمین ادب شوق سے چوم کر
کریں مومنین ہر طرف سے گذر

بجا لائیں تسلیم جب بے ریا
تو آئے خدا کی طرف سے ندا

کہ اے میرے احباب خیر المآل
جو چاہو کرو آج مجھسے سوال

زمانے مین تم سب نے فی الواقعی
بہت کھینچے آزار ایذا سبھی

سہے تم شب و روز وقف بلا
سہے صدمہ و رنج و غم و بلا

مگر آج وہ روز ہے دیکھیے
کہ دنیا و عقبیٰ کی حاجات سے

جو مطلوب ہو لیجے تردد کہو
نہ مین ہاتھ روکون نہ تم چپ رہو

بہشت برین سے طعام و شراب
پھر اون سبکو آیا کرے بیحساب

یہ ہی عام شیعون کے مذہب مین بات
اسی پر ہی اجماع جملہ ثقات

کہ پیش از قیام قیامت یہان
بہنگام عہد امام زمان

سعید جہان صالح و پارسا
شقی جہان طالح و بے حیا

یہ زندہ کئے جائین دونون گروہ
جہان مین یہ پھر آئین دونون گروہ

مگر زندہ ہون عمدۂ صالحین
کہ ہو باریاب امامانِ دین

حضور سے حضرت کی ہوں کامیاب ۔ ملیں بعض اعمال کے بھی ثواب

جو ہوں بدترین جہاں زمرہ سب ۔ ہمیشہ رہیں مبتلائے غضب

جو رہتے ہے گوارہ نہ تھی انکو گاہ ۔ پیئے اہلبیت رسالت پناہ

مضاعف وہ رتبے کرینگے نگاہ ۔ ائمہ کی سب دولت و عز و جاہ

کریں نیک بندے طلب انتقام ۔ سراسیمہ ہو جائیں ملعون تمام

سو انکے سب بندے کا ان خدا ۔ رہیں قبر میں تا بروز جزا

کہ آیا ہے اکثر احادیث میں ۔ وہی بندے مخصوص رجعت کریں

جنھیں محض ایمان حاصل ہوا ۔ ہوں یا کفر میں جو رہے مبتلا

سو انکے محشر تلک سب بشر ۔ معطل رہیں اپنے احوال پر

کہے عالموں نے ہمارے کہا ۔ یہ دعوے جو رجعت پر اجماع کا

تو شیعوں پہ باہم نبیں و علن ۔ مخالف برابر رہے طعن زن

جوابات شافی سے بیشتر
نہ رجعت کے قابل ہوئے بیخبر

نجاشی جو عالم ہے اوسنے یہ حال
لکھا ہے میان کتابِ رجال

ہے نعمان جو مشہور آفاق مین
گیا خدمتِ مومن الطاق مین

کہا دلگی سے یہ نعمان نے
عقیدے جو رجعت پہ ہین آپکے

تو رجعت کا اب عذر کرتے ہین ہم
ہمین دیجئے قرض پانصد درم

کہا اوس سے مومن نے دے ضامنی
کہ تو ہوگا رجعت کے دن آدمی

مجھے ہے یقین جب وہان آئیگا
تو آتے ہی تو مسخ ہو جائیگا

ولیکن نہ سمجھے تناسخ کہین
کوئی شخص اسکو بروزِ زمین

پڑے روح جب جسم مین اور کے
کہا کرتے ہین سب تناسخ اوسے

مگر روح جب جسم اصلی مین آئے
بقہرِ خدا اور صورت وہ پائے

تناسخ کی کب اوسپہ تعریف ہے
کہ یہ مسخ کی ساری توصیف ہے

غرض اٹھ گیا بعد قطعِ کلام ہے ارشادِ صادق علیہ السلام

کہ رجعت پہ ایمان نہ لائے اگر تو ہمسے نہیں ہے کبھی وہ بشر

نہ سمجھے جو وہ متعہ کو خود حلال کرے رد و انکار بین قیل و قال

مترجم کو منظور ہے اختصار جو تفصیل چاہو تو دیکھو بحار

سنو حاضرین بساطِ سخن شمارندۂ جادۂ داستان

کہ آخر ہوا دورۂ آخرین کوئی دم غمِ ہجر ہے میہمان

مبارک خدا نے دکھایا وہ دن کہ مرتا تھا جسکے لئے اک جہان

صدوق انکا لکھتے ہیں خبر کہ صادقؑ سے منقول ہے معتبر

خلایق پر اک وقت وہ آئیگا امامِ زمان جسمیں چھپ جائیگا

خوشا حال انکا جو اوسوقت میں ہماری ولایت پہ قایم رہیں

ہنیئے اہلبیتِ رسولِ خدا رہیں بندۂ فرمان بر و باصفا

کم اجرا ہو چکا ہی — سنین ایک آواز وہ غیب کی

سبھی ہم بندہ ونہین اِل آتی — مرہو راز پنہان پہ لا یقین

غیب پر تشتے تصدیق کی — ہوا اب میری جانب سے تمکو خوشی

ہو تمکو ثواب جزیل — بہ تحقیق تم سب بلا قال وقیل

تمہیں سب غلام اور میری کنیز — نہایت ہی رکھتا ہون تمکو عزیز

ات بالکل کرون مستجاب — کرون مین تمھین عفو سے کامیاب

تمھین بخشدونہین بروز جزا — رضا مند ہون تمسے بے انتہا

جہان مین جو ہم پانی برساتے ہین — بلاؤن سے انسان بچ جاتے ہین

تمہارا ہی باعث ہی یہ سر بسر — زمانے مین تم سب نہ تے اگر

بتحقیق بی شبہہ وبی حساب — ابھی اونپہ ہم بھیجتے اک عذاب

نی سنکر کہا اے حضور — کہ اس عہد مین کیا عمل ہی ضرور

تو فرمایا رکھنا زبان کو نگاہ — نکلنا نہ خود گھر سے شام و پگاہ

زرارہ سے مروی ہے یہ ایک جا — کہ اکبار حضرت نے یہ ہین کہا

بتحقیق آخر تمھارا امام — نگاہوں سے غائب ہے پیش از قیام

کہا کیون کہا قتل کے خوف سے — بحکم خداوند عالم چھپے

جو دیکھا کرین شیعہ او آپ کی — تو ہو بعض کو شک و لاریب نہین بھی

امامت کا انکار بعضے کرین — علانیہ گفتار بعضے کرین

کہ ہنوز وہ پیدا ہوا ہی نہین — ابھی بطن مادر مین ہے بالیقین

کہین بعضے اوسکا کہان ہے وجود — نہین ہمکو معلوم کچھ ماندوبود

کہینگے کہین بعضے بعضے بشر — کہ دو سال پیش از وفات پدر

یہ مشہور ہی تھا وہ پیدا ہوا — خداوند عالم نے خود شیعوں کا

کیا اوسکی غیبت مین بس امتحان — ذلیلون نے کھوئے ضلالت مین جان

زرارہ نے سنکر کہا مین فدا | اگر اوس زمانے تلک بچ گیا
کرون کیا عمل کچھہ تو فرمائیے | کہا اس دعا کی تلاوت رہے

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ
نَبِیَّکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ
رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ
فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ

حدیث اور ہے معتبر یہ یقین | کہ فرماتے ہین سید الساجدین
محمد مرا خاتم الاوصیا | کریگا جو غیبت بحکم خدا
بہت ہوگا غیبت کی مدتکو طول | مگر اوس زمانے مین جو ذی العقول
امامت پہ اوسکی کرین اعتقاد | رہین منتظر اوسکے مسرور و شاد
کرین رات دن انتظار ظہور | رہین رات دن وقت کا ر ظہور

وہ ہین ہر زمانیکے لوگونسے نیک / ہی نیکونسے بھی نیک وہ ایک ایک

خدا نے اونھین معرفت اپنی دی / کیا عقل ہین فہم ہین منتہی

تو غیبت کو غیبت سمجھتے ہین وہ / اوسے مثل رویت سمجھتے ہین وہ

کہ ذی قدر و ذی منزلت ہین وہ لوگ / بڑے نیک و با معرفت ہین وہ لوگ

ہین اونکے لئے عزتین مرتبے / بلاشبہ ہانند اون لوگون کے

علانیہ جو پیش روے نبی ص / جہادون مین مصروف ہر گھڑی تھے

ہمیشہ بشمشیر و تیر و سنان / جو تھے ناصر سید مرسلان

ہماری خوشی کے ہین سب پابند / ہمارے وہ شیعہ ہین اخلاص مند

احادیث مین ہی یہ وارد ہوا / جو ہین مخلص خاتم الاوصیا

جنھین نہی بہت انتظار ظہور / جنھین ہی شب و روز شوق حضور

مشابہ ہین اون سب سے وہ حق شناس / جو زیر علم ہونگے حضرت کے پاس

وہ سب لوگ اون سب کے مانند ہین — جو حضرت کے خیمے مین خرسند ہین

وہ ہین بلکہ اونسے مشابہ تمام — جو راہِ خدا مین بہر صبح و شام

جہاد و نپہ مر مر کے لڑتے رہے — قدم کی عوض دم اوکھڑتے رہے

یہ صادق سی منقول ہی سب ہین — کہ وہ وقت آتا ہے جسمین تمھین

یکایک بڑا شبہہ پیش آیگا — امامِ زمان تجھہ سے چھپ جائیگا

نہ چھٹکارا پائین کبھی خاص و عام — مگر جو پڑھین یہ دعا صبح و شام

کہ مشہور ہی یہ دعای غریق — یہی ہی جہان مین امانکا طریق

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

علی ابن طاوس نے ایک جا — ہی مصباح زائر مین ایسا لکھا

کہ ارشادِ صادق علیہ السلام — یہ منقول ہی جب کرے التزام

پڑھے اس دعا کو جو کوئی بشر — بلا ناغہ چالیس دن ہر سحر

تو پھر جنابِ امامِ زمان — ہو منجملۂ ناصر و یاوران

اگر فوت ہوگا وہ پیش از ظہور — تو بے شبہہ اوسکو خداے غفور

زمانہ مین حضرت کے زندہ کرے — پھر اوسکو شریکِ احبا کرے

حضوری مین حاضر رہے خانہ زاد — ہمراہ جلو دار وقتِ جہاد

ہزار اجر کامل اوسے دے خدا — سراسر پے حرف حرفِ دعا

مٹا دے سرِ حرف فوراً الٰہ — ہزار اوسکے نامہ سے نامی گناہ

کرو حفظ اے خاصگانِ خدا — وہ ہی یہ دعا دیکھو شانِ خدا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ
الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَ
مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ
الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرَضُوْنَ
وَبِاسْمِكَ الَّذِیْ يَصْلَحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ
الْاٰخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ
بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِ
الْمَوْتٰی وَمُمِيْتَ الْاَحْيَاۤءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِیَ الْمَهْدِیَّ
الْقَاۤئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰی
اٰبَاۤئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

والمؤمنات في مشارق الارض ومغاربها
سهلها وجبلها وبرها وبحرها وعني
وعن والدي من الصلوات والتحيات
زنة عرش الله ومداد كلماته و
ما احصاه علمه واحاط به كتابه
اللهم اني اجدد له في صبيحة يومي
هذا وما عشت من ايامي عهدا وعقدا و
بيعة له في عنقي لا احول عنها ولا ازول ابدا
اللهم اجعلني من انصاره واعوانه و
الذابين عنه والمسارعين اليه في قضاء
حوائجه والممتثلين لاوامره والمحامين

عنه والسابقين الى ارادته والمستشهدين

بين يديه اللهم ان حال بيني وبينه

الموت الذي جعلته على عبادك حتما

فاخرجني من قبري موتزرا كفني شاهرا

سيفي مجردا قناتي ملبيا دعوة الداعي

في الحاضر والبادي اللهم ارني الطلعة

الرشيدة والغرة الحميدة واكحل ناظري

بنظرة مني اليه وعجل فرجه وسهل

مخرجه واوسع منهجه واسلك بي

محجته وانفذ امره واشدد ازره واعمر

اللهم به بلادك واحي به عبادك

فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ
لَنَا وَلِيَّكَ وَ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاِسْمِ
رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ
اِلَّا مَزَّقَهٗ وَ يُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُحَقِّقَهٗ وَ
اجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِّمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ
وَ نَاصِرًا لِّمَنْ لَّا يَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَ
مُجَدِّدًا لِّمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ
وَ مُشَيِّدًا لِّمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَ سُنَنِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اجْعَلْهُ
اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهٗ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِيْنَ

وَ سَرِّ نَبِیَّکَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

بِرُؤْیَتِہٖ وَ مَنْ تَبِعَہٗ عَلٰی دَعْوَتِہٖ وَ ارْحَمْ

اسْتِکَانَتَنَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ ھٰذِہِ

الْغُمَّۃَ عَنِ الْاُمَّۃِ بِحُضُوْرِہٖ وَ عَجِّلْ لَنَا

ظُھُوْرَہٗ اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَنَرٰہُ قَرِیْبًا

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بلا در قبضہ دست یمین تین بار		تو سیدھی طرف ران پر اپنی مار
ہر اک مرتبہ کہہ بہ تصدیق دل		عبارت یہ ہر ضرب کے متصل

اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ

الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ اَنَا مُنْتَظِرٌ

اِلَیْکَ حَتّٰی یُمَکِّنَنِیَ اللّٰہُ مِنْ رُؤْیَتِکَ

وَسَعَادَتِكَ وَيُمْنِكَ يَامَوْلاَىَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ السَّاعَةَ

بصدق وصفا از رہِ اضطرار	پڑھے اس عبارت کو پھر بار بار

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ اٰبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ طَلْعَتَهٗ وَبَهْجَتَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

مبارک ہوں اے دل یہ خوابِ نہاں	ہوا توفیق امامِ زماں
مع الخیر ہو خوابِ تعبیر یا خدا	کہ چودہ حدیثیں اثر لکھ چکا

اثر حسب حکم جناب اخی — ہے نام اونکا سید وزیر علی

لیے ہدیۂ زمرۂ شیعیان — لکھون مستفاد وحید زمان

نسب موسوی مفتی نامور — وطن شوستر لکھنو ہی مقر

علمدار شرع حدیث و کلام — شہیر جہان ہے عباس نام

کہ المفتی ہین وہ قدوۂ راستان — یہ حال جناب امام زمان

وہ ہین شرح سنن مین روایت نگار — کہ اسطرح پر ہے حدیث بحار

سنین حاصل ترجمہ مومنین — زوائد سے طالب کو مطلب نہین

کہ فضل بن یحیی جو ہے نامور — روایت یہ کرتا ہے وہ باخبر

کہ تھی سال ہجری مین عرب — نود و ششصد و نہ زمانے مین جب ۶۹۹

وہ تھا گیارھوان روز شوال کا — جو حلہ مین ہم سب سے گویا ہوا

علی زین دین افتخار زمان — ہین فاضل شیخ مازندران

کہ اکبار مین پیش ازین چند سال — پئے شغلِ تحصیلِ علم و کمال

ہوا وارد و ساکنِ ملکِ شام — رہا درس مین بیشتر اہتمام

مدرس مرا شیخ عبد الرحیم — جو تھا دلسے شیدا محبِ صمیم

ہوا عازمِ اندلس اکبار — مگر در سفر مین رہا سایہ وار

ہوا ایک قریہ مین آخر گذر — رہا شہر جسکو سے نزدیک تر

کہ عارض ہوئی تپ مجھے ناگہان — مدرس ہوا اندلس کو روان

وہ تپ بعد سہ روز زائل ہوئی — مجھے تابِ رفتار حاصل ہوئی

طبیعت جو ٹھہری نہ ٹھہرا وہان — ہوا قطعِ رہ زن ہوا آگے روان

نظر قافلہ تازہ اک آگیا — یہ سب اہلِ بربر مین ظاہر ہوا

وہانسے جزیرہ بھی شیعونکا تھا — بہت متصل اور کم فاصلا

زبس تھا جو مین مبتلائے فراق — یہ سنتے ہی غالب ہوا اشتیاق

جو آنے لگی مجھکو الفت کی بو — ہوئی شکل بادِ سحر جستجو
مرا بلبلِ دل چہکنے لگا — کہا ایک نے مژدۂ جانفزا
کہ پچیس دن جب چلا جائیگا — جزیرہ وہ مشیعو نکا تو پائیگا
ملا ہمسفیروں کا جسدم سراغ — وہیں میں خراماں ہوا باغ باغ
چڑھا نشۂ بادۂ بوئے گل — چلا شکل بادِ صبا سوئے گل
مسافت ہوئی قطع پایان کار — لبِ بحر آیا نظر اک حصار
خوش اسلوب و خوش قطع سرتا بسر — نہ برج ایسے دیکھے نہ دیوار و در
بڑی اونچی اونچی بڑی پائدار — بروجِ فلک کا یہاں کیا شمار
غرض شادمان خرم و شادکام — کیا شہر پر میں میں نے مقام
جو آئی ہر اک سو سے بوے ولا — پھرا خوب کی سیر کوسے ولا
ہوا سیرِ شہر میں جب گذر — کیا شکر اک گوشہ میں بیٹھ کر

دمِ ظہر پھر صورتِ شیعیان
موذن نے دی آکے اوسمین اذان

اذان دیچکا جب وہ عالیمقام
دعا کی برائے ظہورِ امام

جو بیٹھا تھا اپنی جگہہ مین خموش
بس اوٹھا دلِ زار سے اک خروش

ہوا ضبط دشوار دم چڑھگیا
ہر اشغلِ آہ و بکا بڑھگیا

جو مین خوب جی کھولکر رو لیا
غبارِ الم دلسے کچھہ دھو لیا

نمازی سب اکبار باصد نیاز
ہوئے آکے مصروف وقف نماز

بجا لائے سب واجب و مستحب
بطورِ امامیہ وہ حق طلب

وضو سے جو فارغ ہوئے مومنین
برابر صفین منعقد ہو گئین

ہوئین جب صفین منعقد جا بجا
اونھین سے یکایک پھر اک شخص اوٹھا

ہوا مقتدا باشکوہِ تمام
عجب مقتدی تھے عجائب امام

عیان رخسے اک نور رب ہدے
ملائک حشم قبلۂ اتقیا

ہوئی جب نماز جماعت تمام | پھر واجب و مستحب تا سلام
پڑھی سب نے تعقیب مانگی دعا | وہ سب سجدہ شکر لائے بجا
مخاطب ہوئے مجھسے پھر یا کہا | کہا کر مفصل حقیقت بیان
کہ تو کون ہے غیر مذہب ہے کیا | پڑھی کیون نہ تو نے نماز خدا
بتفصیل مین نے کہا اپنا حال | ہے اسطرح مذہب مین کی قیل و قال
خدا ایک ہے اور کیا مین کہون | تمھارے پیمبر کی امت مین ہون
یہ کہنے لگے مجھسے سب واہ واہ | ہوا ابھی اگر اسطرح تو گواہ
کہ اے خدا و شہ مرسلین | تو ہوگا تجھے فائدہ غیر ازین
کہ دنیا مین بچ جائیگا قتل سے | بہت یون مسلمان ہین نام کے
مگر ہان گواہی جو دے تیسری | بلا فاصلہ بعد احمد نبی
بلاشبہ و بیگمان بیجواب | تو ہو داخل خلد ای کامیاب

کہا مین نے سنکر کہو تو سہی ‎ ‎ گواہی بدو ہم کون سی تیسری

امام جماعت نے سنکر شتاب ‎ ‎ دیا بات کا میری ایسا جواب

یہ اقرار کر تو بہ تصدیق دل ‎ ‎ زبان سے بلا وقفہ اب متصل

کہ اول جناب علیؑ ولی ‎ ‎ بلا ریب ہین جانشین نبی

بترتیب بعد اونکے گیارہ امام ‎ ‎ خلایق کے ہین یہ ہمالا کلام

وہ ہین واجب الطاعت و احترام ‎ ‎ بحکم خدا مثل خیر الانام

سنا جب یہ مین نے بہت خوش ہوا ‎ ‎ کیا شکر خالق کہا مرحبا

ہے میرا بھی دل سے عقیدہ یہی ‎ ‎ سمجھنا نہ ہرگز مجھے اجنبی

باخلاص پیش آئے وہ سب کے سب ‎ ‎ پھر اک سمت مسجد مین باصد طرب

مکان ایک رہنے کو ہمکو دیا ‎ ‎ وہان جمع ہونے لگے اتقیا

تکلف ہوا ہر طرف سب تمام ‎ ‎ نہ ہوتا تھا مجھسے جدا پھر امام

بہت دن وہاں کا نظارہ کیا
بخوبی ہر اک شئے سے واقف ہوا

نہ دیکھا زراعت کا کچھ اشتغال
کیا آخرِ کار اک دن سوال

کہ یہ راز ہوتا نہیں مجھپہ فاش
خورش کیا تمہاری ہے کیا ہے معاش

کہا اک جزیرہ کہ خضرا ہے نام
دوم بحر ابیض ہے اور اک مقام

کہ ہے جلوہ افروز ساکن وہاں
سب اولادِ پاکِ امامِ زمان

اوسے جا سے دو بار ہر سال میں
پہنچتا ہے قوت معین ہمین

کہ اکبار تو آچکا پیشتر
پھر اکبار آئیگا غلہ ادھر

کہا اب کب آئیگا بے اشتباہ
کہا جب گذر جائینگے چار ماہ

یہ سنکر ہوا بندہ وقفِ دعا
کہ آوے کہیں جلد وہ قافلا

نگذرا تھا چالیسواں دن ابھی
کہ دیکھا تمنا ہوئی سیر کی

جو اکبار کی سوے مغرب نگاہ
کہ تھی قافلہ کی اوسی سمت راہ

جو تکنے لگا مین یہ انتظار
ہوئی دور سے ایک شے آشکار

کہا آشناؤن سے یہ کون شے
سر سطح دریا نمودار ہے

ہوئے دیکھکر سب کے سب شادمان
کہا لشکر ہی آئین وہ کشتیان

ابھی تھے اسی فکر مین ہم وہین
کہ ساحل پہ سب کشتیان آگئین

جو آگئے تھی اک سب سے کشتی بڑی
تو کچھ اور پیچھے تھین چھوٹی بڑی

پیاپے وہ تھین سات سب کشتیان
کہ دریا مین تھے ہفت قلزم روان

بڑی وہ جو کشتی تھی ماہ منیر
ہوا اوس سے رونق فزا مرد پیر

گیا تا بمسجد وہ عالیمقام
کیا پڑھ کے ظہرین مجھکو سلام

یہ پوچھا دیا مین نے جسدم جواب
کہ ہی تیرا کیا نام تبلا شتاب

کہا پھر مگر ہی مجھے یہ گمان
کہ ہو نام تیرا علی اکبر ان

کہا نام ہان ہان یہی ہو مرا
کہا نام کیا ہی ترے باپ کا

مگر اے علی بالیقین لاکلام
وہ مشہور ہے سب مین فاضل بنام

کہا سچ کہا آپ نے واقعی
یہی ہے مرے باپ کا نام بھی

مفصل اب ارشاد فرمائیے
سفر مین کہین آپ بھی ساتھ تھے

کہا مین کہین ساتھ تیرے نہ تھا
کہا کہئے پھر از برائے خدا

حقیقت کھلی آپ پر کسطرح
شناسا ہوئے بے خبر کسطرح

کہا تیرا سب حال از حق خطاب
یہ شکل و شمائل یہ نام و نسب

سراپا ہوا مجھپہ پہلے عیان
نہین مطلقاً احتیاج بیان

بفضل خدا مجھکو ارشاد کام
وہان لیچلون جسکا خضر اپنا نام

غرض بعد یکہفتہ پھر شاد شاد
چلا اوسکے ہمراہ مین بامراد

کہ وہ شیخ ہمنام خیر الوریٰ
مرا راہ خضرا مین اک خضر تھا

چلے پندرہ دن جو لیل و نہار
ملا آب دریا سفید ایکبار

وہی شیخ کرنے لگا یہ کلام
اسی بحر کا بحر ابیض ہے نام

وہ خضرا جزیرہ ہے وہ دیکھ تو
جسے آب دریا نے ہے چار سو

احاطہ کیا ہے بصد آب و تاب
جو ہے صورت خرمن آفتاب

ہوا سیر دریا سے جس دم فراغ
اتر آئے مرکب سے ہم باغ باغ

عجب شہر دیکھا عجائب بنا
جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا

ہوا محو بخت رسا ہے کہیں
نہ رکنے دیا شوق نے یہ کہیں

ہوئے داخل شہر جب بیقرار
برابر ملے سات پہلے حصار

نظر آئے ہر سو شجر سایہ دار
ہر اک شاخ مائل پر برگ و بار

ہر اک سمت نہریں لبالب رواں
خیابان خیابان چمن بندیاں

جمالے چمن خوب رنگ بہار
لب جو ہوا سرو سے ہمکنار

سراپا جو محو تماشا ہوا
بتکلف نظر آیا بازار کا

نہیں اسمیں ہرگز مخلّل خلاف ۔ عمارات سب سنگ مرمر سے صاف

سب اوس شہر کے طفل و پیر و جوان ۔ ملائک شیم انتخاب جہان

تقدّس میں یکتائے آفاق سب ۔ سراسر سراپا ہین اخلاق سب

مسافر نوازی مین ہر فرد بیش ۔ امیر و جلیل و شریف و رئیس

ہر اک رخ سے نور خدا جلوہ گر ۔ ضیا و صفا رشک شمس و قمر

وہ سب نور چشم نبی و علی ۔ خجستہ سیر نیکخو تھے سبھی

خرامان تھے مانند باد سحر ۔ ہمین مسجد جامع آئی نظر

جو مسجد مین پہنچے بہم شادمان ۔ نظر آیا اک مجمع شیعیان

کھلا پھر کہ ہے صدر مین جلوہ گر ۔ وہ عالی مناقب وہ عالی گہر

وہ صاحب شرف سید محترم ۔ وہ رشک سلیمان وہ قدسی خدم

سنا شمس دین محمد ہے نام ۔ وہ ہے نائب و آل آخر امام

ملقب بعالم سر سروران ‎ ‎ بحکم امامِ زمان حکمران

کہ تھا پانچ پشتون کا بفاصلہ ‎ ‎ امامِ زمان تک اوسکے فاصلہ

ہمیشہ وہ احکام کرتا بیان ‎ ‎ بہ نقلِ حدیثِ امامِ زمان

اوسے مشغلہ درس کا وعظ کا ‎ ‎ مسائل کا مذکور صبح و مسا

یکایک جو مین اوسکے آگے گیا ‎ ‎ کہا خیر مقدم خوشا مرحبا

مجھے پاس اپنے بلطف و کرم ‎ ‎ بٹھایا کہا کہ سفر کے الم

منازل مین تو نے جو دیکھی تعب ‎ ‎ یہان ہو گئے مجھپہ آئینہ سب

جو تجھپر گذرتی تھی شام و سحر ‎ ‎ پہنچتی تھی مجھکو مفصل خبر

غرض مجھپہ کیا کیا نوازش کی ‎ ‎ جگہ مجھکو پہلوے مسجد مین دی

مجھے بے طلب ایک خادم دیا ‎ ‎ طلب خوانِ نعمت یہ ہر دن کیا

غرض ہیزدہ روز ہر صبح و شام ‎ ‎ رہا موردِ لطف مین شادکام

کہا کیجئے مجھکو آگہ شتاب — برائے نماز و رسالت مآب

کہ اوس جمعہ کو آئے وہ نبی — جماعت میں واجب کی نیت جو کی

ملک کیا خطاب امامِ زمان — امامِ زمان سیدِ انس و جان

امامِ زمان خسروِ نیک ذات — امامِ زمان قبلۂ شش جہات

امامِ زمان مرکزِ بازگشت — امامِ زمان دلبرِ پنج و ہشت

امامِ زمان سیفِ ربِ جلیل — امامِ زمان قبلۂ جبرئیل

امامِ زمان مفخرِ انبیا — امامِ زمان خاتم الاوصیا

امامِ زمان داورِ داوران — امامِ زمان یاورِ یاوران

امامِ زمان شاہِ بالا و پست — امامِ زمان مرکزِ بند و بست

امامِ زمان دستِ ربِ قوی — امامِ زمان سرِ کارِ خفی

امامِ زمان خسروِ کائنات — علیہ الثنا و علیہ الصلوٰۃ

جماعت مین حاضر تھا فرمائے
کہ واجب کی نیت کا عقدہ کھلے

فدا اوس پی مین سب مرا خاندان
دکھاوے وہ دن جلد رب جہان

رہا عمر بھر جسکا امیدوار
یہانتک کیا رات دن انتظار

سیاہی سفیدی مین کھو کھو گئی
کٹی رات ساری سحر ہو گئی

ہوا اور مجبور تراب فقیر
تو پہنچا دے یارب بحق الضمیر

دعاؤن مین تیری جو کچھ ہی اثر
تو پہنچیگا بیشک وہان اے اثر

غرض اوس نے سنکر کیا یہ بیان
نہ تھے رونق افزا امام زمان

مگر نائب خاص اوس شاہ کا
مین حاضر ہون بندہ ہون درگاہ کا

کہا آپ ہین باریاب حضور
کہا اے علی اب ہی یہ بات دور

نہ کانون سے مین نے تکلم سنا
نہ آنکھون سے صورت کو دیکھا ذرا

مگر میرے والد بصد احترام
سنا کرتے تھے خود کلام امام

غرض جو ارادہ [illegible] تمام — حضوری میں بھی [illegible] پایا

یہ کہہ کے مجھے [illegible] — وہاں سے مجھے ساتھ لیکر اٹھا

طبیعت ہوئی واں کی باغ باغ — نہ آیا نظر مجھکو جب غیر باغ

چمن میں صبا گل کھلانے لگی — ہوا مجھکو جنت کی آنے لگی

عجب صحن تھا یہ عجب وہ مکان — فدائے گل و بلبل بوستان

دکھانے لگی صورتیں جوے آب — بنا صفحۂ خاک آئینہ تاب

شجر ہر طرف بیشتر باردار — یہی سیب و انگور و امرود و نار

حلاوت میں انگور رشک عسل — انارون میں پایا اک ایک پھل

نہ آنکھوں نے دیکھے میان جہان — وہ ہر قسم کے میوے کھائے وہان

نثار جوار امام زمان — کہ دنیا میں کی سیر باغ جنان

وہ دن مجھکو خالق نے دکھلا دیا — کہ مرتی ہے جسدن یہ خلق خدا

جب اک باغ سی سوے باغ دگر | عنادل رہ وشق تھا ہمارا گذر

نظر آیا اک مرد صاحب جمال | صلاح و تقدس مین صاحب کمال

کہ دو چادرین صاف پشمین کی | خراماں تھا خود اور وہ متقی

ہوا راہ مین ہم سے جب دو چار | سلام اک کیا پھر کیا سایۂ ان

عجب صاحب حسن تھا خوش لقا | کہ مین ہو گیا محو صنع خدا

کیا پوچھ کے سید آخر سوال | یہ تھا کون مرد ملائک خصال

کہا تو نگر دیکھتا ہی وہ کوہ | کہا مین نے ہان اے سراپا شکوہ

کہا اوسط کوہ مین ایجوان | زمین پاک و پاکیزہ ہی اک مکان

شجر اوسمین ہی ایک بالیدہ سر | ہی اک چشمہ جاری بزیر شجر

ہی گنبد بھی اک اوسمین خشتی تعمیر | سراپا یہ از قبہ ہای بہشت

شب و روز یہ خضر نیکو سیر | ہمیشہ مع یک رفیق دگر

ہے خادم اوسی قبۂ پاک کا — بفرمودۂ خاتم الاوصیا

کہ مین بھی بہر صبح جمعہ وہان — زیارت برائے امام زمان

جو پڑھتا ہون بعد از دو رکعت نماز — با آداب شائستہ و با نیاز

مجھے ایک کاغذ ہے ملتا وہین — کہ اوسمین مطالب ہے مربا یقین

ضروری سب احکام لیل و نہار — بہم مومنین مین جو ہون کاروبار

لکھا حقہ صورت فیصلہ — رقم جزو کل مسئلہ مسئلہ

عمل وہ سچ کرتا ہون مین دیکھکر — بحکم امام زمان بیخطر

مناسب ہے اب تجھکو بھی ای جوان — کہ جا تو برائے زیارت وہان

اوسی قبے کے پاس پہنچا مگر — زیارت پہ تھے خسرو بحر و بر

یہ سنکر چلا جب جزیرہ کو وہ پیر — ہوا قبۂ پاک تک بس گذر

ملے دونون وہ خادمان امام — کیا ایک نے بڑھ بسبقت سلام

کہا دوسرے سے مگر یہی | سنو یہ مسافر نہین اجنبی
تکلف نکر اس سے اے حق شناس | اسے مین نے دیکھا تھا سید کے پاس
کہا اوس نے بھی یہ بصدق و صفا | ادہر آئی آئی مرحبا
غرض رفتہ رفتہ ہوا ارتباط | رہین صحبتین بڑہ گیا اختلاط
مرے واسطے نان و انگور لاے | بہر و محبت وہ مجھکو کھلاے
جو وہ ماحضر سب تناول کیا | اوسی چشمے سے جاکے پانی لیا
پڑہین پھر وضو کرکے دو رکعتین | باصرار کین اسطرح منتین
اما میرے زمان تک چلو اب شتاب | زیارت کرون جنکے مین باریاب
کہا غیر ممکن ہی اے ذی شعور | کہ لیجائین تجھکو ہم اونکے حضور
اجازت نہین یہ بھی آٹھون پہر | کہ پہنچائین جاکر کسی کی خبر
یہ سنکر کیا التماس دعا | چلا شہر کو اونسے رخصت ہوا

گیا اتفاقاً محمد کے گر قصد — وہیں جو کہ دریا میں تھا ہمسفر

کیا سنکے منا دین سب ماجرا — کہا سنکے تجھکو بھی نام خدا

یہ رتبہ ملا رہنمائی ہوئی — وہاں تک تری بھی رسائی ہوئی

وگرنہ بجز سید نامور — ہوا کب ہاتف تک اک کا گذر

غرض میں جو پھر پیش سید گیا — کہ بیدار ہو میں تھی وہ آزردہ تھا

کہیں اکطرف سے اوٹھا غلغلا — تعجب میں نے کہا کیا ہوا

کہا سنکے سید با صد طرب — یہ ہیں مومنین لشکر کے سردار سب

کہ ہر جمعہ اوسطے ماہ میں — دعا کرتے ہیں منتظر راہ میں

تعجیل ہونا ظہور امام — کہ ہو انتظار حضور امام

اوٹھا میں انھیں دیکھنے کو گیا — جو آیا تو سید یہ گویا ہوا

کیا تو نے سرداروں کا کچھ پتا — کہا میں نے ہرگز نہیں اے جناب

کہاں شہ سے کہتے ہیں عمران ذی جاہ
ہماری مددگار ناصر معین

کہیں سب وہ اور باقی ابھی
خدا جلد وہ دن دکھائے کبھی

کہا ہیں نے فرمائے بالضرور
کہ حضرت کا کس وقت ہوگا ظہور

کہا اے برادر یہ ہے سر خدا
خدا کے سوا کس پہ حالی ہوا

مگر ہیں علامات حجت کئی
احادیث میں ہیں علامت کئی

بہت کیا میں نے پھر التماس
کہا اے میرے آقا مری حق شناس

بس اے میرے سید مرے قدردان
مجھے رہنے دے اب مجاور یہاں

سمجھکر شکستہ دل و ناتوان
سمجھکر غبار رہ کاروان

مسافر سمجھکر مجھے پر تعب
سمجھکر مجھے فاقہ کش تشنہ لب

سمجھکر مجھے آشنا ہی خیرخواہ
پڑا رہنے دے زیر دامان شاہ

سمجھکر مجھے نقش پا سایہ وار
پڑا رہنے دے زیر دیوار یار

سمجھکر سبک کوئی مہر و وفا
پڑا رہنے دے گلیوں مین جا بجا

سمجھکر مجھے اپنے در کا فقیر
پڑا رہنے دے تکیئے مین لیے امیر

کہا سنکے سید نے تو غم نہ کہا
کہ ہم تیرے غمخوار ہین با وفا

سفر مین ہی کیے ترا دل ملول
دیا عرصۂ ہجر کو خوب طول

زیادہ نہین دے برادر ردا
جو تو خانمانسے رہے اب جدا

کہ تو ہے غریب اور صاحب عیال
نہین خانہ بردوش افسردہ حال

ہوا حکم شاہ زمان پیش ازین
کہ رخصت کرون تجھکو بس مین حزین

مناسب نہین اسمین گاہے خلاف
مجھے اور تجھکو بہم بیخلاف

مناسب نہین اس مین تاخیر اب
ہے انکار اسمین خلاف ادب

کہا مینے میر تو مین ہوش گم
یہ ممکن ہے تمسے کہ بار دوم

مگر کر و عرض پیش امام
کہ ہو حکم مجکو یہانسے قیام

کہا اوسنے ممکن نہین یہ محال — نہین پھر گذارش کی مجکو مجال

کہا خیر اجازت تو ہو اسقدر — کہ دیدہ شنیدہ یہانکی خبر؟

کرون اپنے احباب مین بیان — کہا بے تردد مگر ای جوان

نہ کہنا فلان و فلان امر تو — سوا اوسکے جو چاہے کر گفتگو

بمنت کیا مینے پھر التماس — کہ ای قدردان میرے ای حقشناس

بھلا عمر بھر مین کبھی یہ غلام — مشرف بھی ہوگا بدیدار امام

کہا یہ بھی مشکل ہے ممکن نہین — مگر اے علی سن بگوش یقین

کہ ہر مومنِ پاک حیدر کار — امام اولوالامر کو تین بار

بلا ریب ہے دیکھتا بالیقین — شناسا مگر اوس سے ہوتا نہین

کہا مینے کہیے تو ہو توجیہہ کیا — کہ ہون بندۂ سید الاوصیا

مگر اب تلک شہ کو دیکھا نہین — غلامانِ خالص مین مین کیا نہین

کہا تو نے دیکھا ہی دو بار ابھی ۔ پھر اک بار ہوگا مشرف کبھی

گیا بار اوّل جو تو نے سفر ۔ ترا جانب سامرہ تھا گذر

ہوا تھا کہین قافلے سے جدا ۔ گذر نہر پے آب پر تھا ترا

کہ اوس وقت اک راکبِ نیزہ دار ۔ ملا اسپ اشہب پہ تجھکو سوار

وہ تھے حضرتِ خاتم الاوصیا ۔ تجھے منتشر دیکھکر دی صدا

کہ کچھ خوف اب تو نکر زینہار ۔ وہ کرتی ہین زیر درخت انتظار

ترے سب رفیقان راہِ مراد ۔ تو جا اونسے ملحق ہو شاد شاد

کہا مین نے ہی راست یہ ماجرا ۔ وہان تھا یہی مجھپہ واقع ہوا

کہا پھر کہ بار دوم غور کر ۔ جب اوستاد کے سات تھا ہمسفر

ہوا مصر کی راہ مین تو جدا ۔ یکایک کہین قافلہ بڑھ گیا

ہوا خوف سے جب تو بیقرار ۔ سوار ایک پیدا ہوا نیزہ دار

جو تھا اوسکی رانون تلے اہوا — وہ زانو سفید اور تھا قشقہ دار

وہ شاہِ زمان تھا کہا تو نہ ڈر — کہ اک قریہ ہی جانبِ راست پر

وہان بیخطر جا کے شب باش ہو — کر آگاہ مذہب سے ہر ایک کو

مفصل کر احوال اپنا بیان — کہ ہاتھ آئیگا قافلے کا نشان

کہا مین نے ہان ہی یہی ماجرا — یہ فرمانا بھی آپکا ہے بجا

مگر مجھسے اب کیجئے یہ بیان — ہمارے جنابِ امامِ زمان

کبھی حجِ کعبہ کو بھی جاتے ہین — زیارت مشاہد کی فرماتے ہین

کہا وسعتِ راہِ دنیا تمام — ہر اک مردِ مومن کی ہی ایک گام

علی پھر یہ بیش امام ہدا — یہ دنیا ہی کیا اور وسعت ہی کیا

کہ حج و زیارت کی خاطر مدام — بہر سال و وقت فرماہین امام

یہ مکہ مدینہ یہ طوس و عراق — ہی سیرِ سمی سوارِ براق

پھر اکجا سے ہوکر مشرف یہان | کیا کرتے ہین عودا امام زمان
غرض شب یہہ کھہ سن گئے مجہسے کہا | کہ تا خیر اب ہی یہان نا روا
علی حسب حکم امام زمن | روانہ ہو تو جلد سوے وطن
دئے پانچ درہم مجھے پھر عطا | کہ ہر ار مر یہی سکہ تھا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی
اللہ م ح م د ابن الحسن المہدی قائم بامر اللہ

سو لکھتا ہون پھر تبرک مدام | اونہین اپنے ہمراہ مین صبح و شام
مجھے ایک کشتی پہ کر کے سوار | کئے گندم و جو پئے خرچ بار
بچے جنس جو کھانے سے بیچ لی | ملین چھل یکصد مجھے اشرفی
ارادہ یہ ہی جبتلک زندہ ہون | خدا چاہے جا کر نجف مین ہو
سمند قلم ہی سبک وا اثر | ہوئی قطع رہ تک دو اثر

پتا مل گیا کوئے دلدار کا
یہ دنیا ہے اک گام مردِ خدا

دوری کی نہین اب گوارا مجھے
جدائی کے غم نے تو مارا مجھے

کہ یہ بعد اس قرب پر یا نصیب
لیجا گل کا جلوا لیجا عندلیب

الٰہی مدد کیا کرون کیا کرون
بآین حالِ بد کیا کرون کیا کرون

الٰہی بحقِ امامِ زمان
ذرا سن لے اپنے اثر کی فغان

الٰہی سلام و پیامِ فقیر
پہنچ جائے پیشِ بشیر و نذیر

حضورِ جنابِ بتولِ غمین
ستمدیدہ و غمکش و دلحزین

حضورِ علیؑ ولی بوتراب
گیا جسنے احمد کی بستر پہ خواب

بسبطین شاہنشہِ مرسلین
بہارِ جوانانِ خلدِ برین

تو پھر خدمتِ سید الساجدین
جنابِ امامِ زمان تک یونہین

الٰہی شب و روز یہ التجا
یہ تفصیل پہنچا مین تیرے فدا

ہوئی مثنوی ختم وقت سحر
شگفتہ ہوا کا ہبوب
بحمد خداوند کون و مکاں
جو ہی لوح محفوظ یہ مثنوی

موثر ہوے نالہاے اثر
ملا موقع عرض و معروض خوب
بشکر عطایا ہو رطب اللساں
تو ہے دستیٔ غیب اسکی تاریخ بھی

خدایا رہیں مومنیں کامیاب
یہ مخزن وہجور بھی ہو مثاب

تمت بالخیر

سنہ ۱۳۰۹ ہجری

تاریخ تصنیف این مثنوی از نوعی ریختی المسمی بمعنی مخفی خیر مرقوم الحری بالقبا مع لاالمرحوم السید غلام حسین البلخرامی المتخلص بالقدر

چھوٹے ماہ جو آن مرتضی فیروز علی
شعر لکھنے کو لگا یا جو سگاف
فکر سے کر گئے امداد قلم
کھل گئی خاطر ناشاد قلم

لوح محفوظ لکھی صل علے
کیا جد یوتونکو بنایا تصویر
اس قلم رو مین ملی داد قلم
حبذا صنعت بہزاد قلم

مثنوی ہے کہ خدا کی قدرت
نغمہ بلبل معنی
دیکھئے زور خدا داد قلم
لفظ ہین قمری شمشاد قلم

تھوئی خلق کبھی ایسی کتاب
یاد کر کے وہ جنین سر دھنتا ہے
جب سے قایم ہوئی بنیاد قلم
یہ صریرین ہین کہ فریاد قلم

جمکیا سال کا نقشا اے قدر
لوح محفوظ ہے ایجاد قلم

۱۲۸۲ھ

[illegible] تصنیف انیق مثنوی از نتایج افکار سید سند عالم مستند

رئیس المحققین فصیح اللسان بلیغ البیان

جناب مولانا زین [illegible]

فی العالمین نمیرۂ عالیجناب

افقہ الناس مفتی مولانا سید عباس شو

لکھنوی اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرا

اثر آن شاعر نازک خیالی
یقین ہر حق گو باد ملحوظ

نوشت این نامۂ نامی کہ از وے
طبیعت میشود بسیار محظوظ

قلم سال ختامش کرد تحریر
چسان پاکیزہ آمد لوح محفوظ

۱۲۸۶